دُنیا کب فنا ہوگی؟

قرآنِ کریم اور آنحضرتؐ کی سچی پیشین گوئیاں

تالیف
حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری
استاذ حدیث وفقہ و مُرتب فتاوی دار العلوم دیوبند

معاون
مولانا مفتی مصطفی امین صاحب پالن پوری
معاون مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند



دار العرفان دیوبند
09837094598

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾

(جو (بھی) زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے)

دُنیا کب فنا ہوگی؟

قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی پیشین گوئیاں

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری

اُستاذِ حدیث وفقہ ومرتبِ فتاوی دارالعلوم دیوبند

معاون

جناب مولانا مفتی مصطفیٰ امین صاحب پالن پوری

معاون مرتبِ فتاوی دارالعلوم دیوبند

ناشر

دارالعرفان دیوبند

نام کتاب : دُنیا کب فنا ہوگی؟

تالیف : حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری

اُستاذ حدیث وفقہ ومرتب فتاوی دارالعلوم دیوبند

معاون : جناب مولانا مفتی ابوحسان مصطفی امین پالن پوری

معاون مرتب فتاوی دارالعلوم دیوبند

تصویب : حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

کمپیوٹر کتابت : الامین کمپیوٹر دیوبند، محلہ برضیاء الحق دیوبند

سن اشاعت : ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ — جنوری/۲۰۱۷ء

ملنے کے پتے : الامین کتابستان دیوبند ومکتبۃ الاحسان دیوبند

ومکتبہ حجاز دیوبند وکتب خانہ نعیمیہ دیوبند،

ومکتبہ عائشہ، گلشن کالونی، ورسوا، ممبئی

ناشر : دارالعرفان دیوبند

DARUL IRFAN DEOBAND

Shop No:4 , Minara Market Near jame Rasheed

Deoband, Saharanpur Pin Cod:247554 (U.P.)

Mob: +91 98370 94598 +91 80061 10900

Email: darulirfandbd@gmail.com

فہرستِ مضامین

تصویب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از: حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

ہماری دُنیا نو پید ہے، یعنی پہلے نہیں تھی، پھر اللہ نے اس کو وجود بخشا، وہ ﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ ہیں، دونوں کو بے مثال پیدا کیا ہے، مگر ہمیں اس کا ابتدائی سرا معلوم نہیں، دُنیا کب سے ہے؟ اس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا، اسی وجہ سے مادّہ پرست دُنیا کو قدیم مانتے ہیں، مگر قرآن کریم سے ان کی تردید ہوتی ہے۔

اور یہ دُنیا فانی بھی ہے، ایک دن ختم ہو جائے گی، آخری دن میں مخلوقات دوبارہ پیدا ہوں گی، پھر حساب کتاب کے بعد مکلّف مخلوقات دوسری دُنیا میں منتقل کی جائیں گی، جس کا نام 'آخرت' ہے، یہ بھی حادث ہے، پہلے نہیں تھی، پھر اللہ نے اس کو وجود بخشا، البتہ وہ سَرمدی ہے یعنی ہمیشہ چلے گی، کبھی ختم نہیں ہوگی، اور ہماری یہ دُنیا کب ختم ہوگی؟ اس کا اندازہ کرنا بھی ممکن نہیں! قیامت کب برپا ہوگی؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، کوئی مخلوق اس کا قطعی وقت نہیں جانتی، اِسرافیل علیہ السلام جو صور پھونکنے پر مامور ہیں وہ بھی نہیں جانتے، بلکہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اوّلین و آخرین کا علم دیا گیا ہے، وہ بھی نہیں جانتے تھے، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چھوٹی بڑی نشانیاں بیان کی ہیں، چھوٹی نشانیاں اَشراط کہلاتی ہیں، اور بڑی آیات۔

چھوٹی نشانیاں: جیسے علم دِین کا اُٹھالیا جانا، جہالت کا عام ہو جانا، شراب کا دَور چلنا اور زنا کا پھیلنا۔ اور بڑی نشانیاں آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گی: جیسے مہدی کا ظہور، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، دجال کا خروج، یاجوج ماجوج کی فتنہ انگیزی، دابۃ الارض کا نکلنا جو لوگوں سے باتیں کرے گا، اور آخر میں مغرب سے سورج کا نکلنا، پھر جب کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ رہے گا تو بگل بجایا جائے گا، اور قیامت برپا ہوگی، قیامت کی

بڑی نشانیوں کی ابتداء: ظہورِ مہدی، نزولِ عیسیٰ اور خروجِ دجّال سے ہوگی، یہ تینوں معرکۃ الآراء مسائل ہیں، اور جس طرح جھوٹے نبی برساتی کیڑوں کی طرح پیدا ہوتے ہیں، طالع آزما مہدی ہونے کا دعوی کرتے رہتے ہیں، بلکہ کوئی تو مہدی ہونے کے ساتھ عیسیٰ ہونے کا بھی دعوی کرتا ہے، وہ حقیقت میں دجّال اصغر ہے۔

اور دجّال کا مسئلہ یہود کی دلچسپی کا مسئلہ ہے، وہ اپنے مسیح موعود کا انتظار کرتے ہیں، چنانچہ جب دجّال اکبر کا خروج ہوگا تو یہود ہی اس کی پیروی کی طرف سبقت کریں گے، اس سلسلہ میں ان کا بے پناہ لٹریچر بھی پھیلا ہوا ہے، اور قرآن کریم میں نزولِ عیسیٰ، اور دابۃ الارض کا ذکر ہے، باقی آیات احادیث میں مذکور ہیں، مگر احادیث میں موضوعات بھی شامل ہوگئی ہیں، اور تفسیری روایات کی طرح ان راویات کی بھی تنقیح نہیں ہوئی، اس لیے بے لگام واعظین یہودی لٹریچر پڑھ کر اور موضوع روایات کا سہار لے کر اناپ شناپ بیان کرتے ہیں، اور لوگ بے تابی سے دجّال کے منتظر ہیں، حالانکہ اُمّت کو اس کے فتنہ سے پناہ چاہنے کا حکم ہے، ہمیں اس کے انتظار کا حکم نہیں دیا گیا۔

اس لیے ضروری تھا کہ کوئی ایسی کتاب مرتب ہوتی جس میں قیامت کی بڑی علامتوں کا ذکر ہو، مجھے بے حد خوشی ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث وفقہ حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری زید مجدہم نے قلم اُٹھایا، اور معتبر کتابوں کے حوالے سے یہ کتاب مرتب کی، میں نے اس کا بڑا حصہ پڑھا ہے، احادیث کی تنقیح تو مصنف نے بھی نہیں کی کہ یہ ناممکن بات ہے، مگر سب حوالے معتبر کتابوں کے ہیں، اور جہاں روایات میں تعارض ہے اس کو بھی حل کیا ہے، اور اہل السنہ والجماعۃ کے عقائد کی بھی وضاحت کی ہے، اب یہ خاصے کی چیز ہوگئی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں، اور ہدایت کا ذریعہ بنائیں، واعظین اب اس مواد سے بیان کریں، موضوع روایات بیان کرنے سے احتراز کریں۔ والسلام

سعید احمد پالن پوری
خادم دارالعلوم دیوبند
۲۵/ربیع الاول، ۱۴۳۸ھ

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ، وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ ، وَ الۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ، أَمَّا بَعۡدُ:

میں بیس (۲۰) سال سے رمضان المبارک کے مہینے میں برطانیہ (یو، کے) جاتا ہوں، برطانیہ کے اَحباب نے بار بار مجھ سے فرمائش کی کہ علاماتِ قیامت کے بارے میں آپ ایک کتاب لکھیں، ہم اس کا انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کریں گے، برطانیہ کے احباب یہ فرمائش اس لیے کرتے تھے کہ پاکستان اور ہندوستان سے جو علماء برطانیہ جاتے ہیں، ان میں سے بعض علاماتِ قیامت کے تعلق سے طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عام لوگ حیران و پریشان ہو جاتے ہیں۔

چند سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک عالم گجرات سے تشریف لائے اور میں جس مسجد میں قیام پذیر تھا، اس میں عصر کے بعد تقریر کی، چونکہ اسی سال یورپ کے ایک مُلک میں آتش فشاں پھٹا تھا، جس کی وجہ سے یورپ کے بعض مُلکوں میں چند دنوں تک ہوائی جہاز کی پروازیں موقوف رہی تھیں، موصوف نے اسی دُھویں کو "دُخان مبین" کا مصداق قرار دے کر فرمایا کہ قیامت کی دو نشانیاں باقی رہ گئی تھیں، ان میں سے ایک نشانی اس سال وجود میں آچکی، اب صرف ایک نشانی باقی رہ گئی ہے، اس کے ظاہر ہوتے ہی قیامت برپا ہو جائے گی، موصوف نے نہ یہ بتایا کہ قیامت کی نشانیاں کیا کیا ہیں؟ اور کونسی نشانی باقی رہ گئی ہے کہ اس کے ظاہر ہوتے ہی قیامت برپا ہو جائے گی۔

احقر موصوف کے بیان میں شریک نہیں تھا، عصر کی نماز کے بعد اپنے کمرہ میں

چلا گیا تھا، اور مغرب تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا، اس لیے احقر نے ان کی تقریر نہیں سنی تھی، مگر برطانیہ کی اکثر مساجد میں ایسا نظام اور سسٹم ہوتا ہے کہ مسجد میں جو بیان ہوتا ہے، اس کو کوئی شخص اپنے گھر میں سننا چاہے تو سن سکتا ہے، چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد بعض خواتین کے فون آئے کہ ہم عید کی تیاری کریں؟ یا قیامت کی؟ احقر نے پوچھا: کیوں؟ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: ابھی عصر کے بعد ایک مولانا نے بیان فرمایا ہے کہ قیامت بالکل قریب آ چکی ہے، صرف ایک نشانی باقی رہ گئی ہے، اور مدینہ منوّرہ کے ایک بہت بڑے عالم کے حوالے سے مولانا نے یہ بات کہی ہے کہ قیامت کی صرف ایک نشانی باقی رہ گئی ہے، اس کے ظاہر ہوتے ہی قیامت برپا ہوجائے گی، احقر نے فون کرنے والوں سے کہا: میں تحقیق کر کے کل عصر کے بعد ان شاء اللہ اس موضوع پر تقریر کروں گا، جب میں نے اُن اَحباب سے دریافت کیا جو بیان میں موجود تھے، تو انہوں نے پوری تفصیل بتائی، اور بعض اَحباب نے کیسٹ لا کر دی، جب میں نے تقریر سنی تو اکثر باتیں بے بُنیاد تھیں، بالآخر احقر نے تین دن تک اس موضوع پر تقریر کی، اور لوگوں کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا۔

پھر جب احقر نے اس موضوع پر لکھنے کا اِرادہ کیا، اور مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا تو بعض اردو کتابوں میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق سے ایسی مبالغہ آرائی دیکھی جو کسی حدیث سے ثابت نہیں، اس لیے احقر نے ضروری سمجھا کہ ایک کتاب ایسی مرتّب کی جائے جس میں صحیح اور معتبر احادیث اور ان کا صحیح ترجمہ اور مطلب ہو، اور کوئی بات بے حوالہ نہ ہو۔

گزشتہ سال احقر نے لکھنے کا اِرادہ کیا تھا، مگر طبیعت کے ناساز ہونے کی وجہ سے لکھ نہ سکا، اِس سال الحمد للہ طبیعت ٹھیک ہے، اس لیے بقرہ عید کی تعطیل میں لکھنا شروع کیا، اور آج بتاریخ ۱۰/ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ کتاب کو مکمل کر کے یہ "پیش لفظ" لکھ رہا ہوں، اس کتاب کو مرتّب کرنے میں میرے بڑے فرزند جناب مولانا مفتی

مصطفی امین صاحب معاون مرتب فتاوی دار العلوم دیو بند نے بڑا تعاون کیا ہے، آپ ہی نے اس کی کتابت کی ہے اور تمام اَحادیث اور عربی عبارتوں پر اِعراب لگائے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائیں، اور ان کو سلامت رکھیں۔ آمین

اس کتاب میں احقر نے قیامت کی صرف اُن ہی نشانیوں کو ذکر کیا ہے، جو حضرت مہدی کے ظہور سے کچھ پہلے اور بعد میں ظاہر ہوں گی، یہ کتاب احقر نے عوام کے لیے لکھی ہے، اس لیے متن میں صرف احادیث مبارکہ وغیرہ کا عام فہم ترجمہ اور مطلب بیان کیا گیا ہے، اور اہلِ علم کی تشفی کے لیے حاشیہ میں تمام احادیث مبارکہ اور عربی عبارتوں کو نقل کیا ہے، تاکہ احقر سے کوئی بھول چوک ہوگئی ہو تو علماء کرام اس کی اِصلاح فرمائیں، اور ہو سکے تو احقر کو آگاہ کریں، تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کو درست کر دیا جائے۔

اس کتاب میں نہ کوئی بات بے حوالہ ہے، نہ کوئی ضعیف اور غیر معتبر حدیث ہے، بلکہ قیامت کی بعض نشانیوں کے بارے میں جو ضعیف اور غیر معتبر روایات لوگوں میں مشہور اور کتابوں میں مذکور ہیں، ان کی نشاندہی کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں، کیونکہ اس میں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی سچی پیشین گوئیوں کی تفصیل ہے، جو قیامت سے پہلے اپنے اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہوں گی، اور یہ بات اسلامی عقائد میں سے ہے کہ قرآن کریم اور صحیح احادیث میں قیامت کی جو نشانیاں وارد ہوئی ہیں اُن پر ایمان لانا ضروری ہے، کوئی شخص ان سچی پیشین گوئیوں کا انکار کرتا ہے، یا بعض کو مانتا ہے، بعض کو نہیں مانتا، یا تاویل کرتا ہے، تو وہ راہِ حق سے بھٹکا ہوا ہے، اس کی اِصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔ بہشتی زیور میں ہے:

عقیدہ: (۲۷) ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کو سب باتوں میں سچا سمجھے، اور ان سب کو مان لے، اللہ و رسول کی کسی بات میں شک کرنا، یا اس کو جھٹلانا، یا اس میں عیب نکالنا، یا اس کے ساتھ مذاق اُڑانا، ان سب

باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ: (۲۸) قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطالب کو نہ ماننا، اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔

عقیدہ: (۳۸) اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں، سب ضرور ہونے والی ہیں (۱) حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر [1] ہوں گے، اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے (۲) کانا دجال نکلے گا، اور دُنیا میں بہت فساد مچاوے گا (۳) اُس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے اُتریں گے، اور اس کو مار ڈالیں گے (۴) یاجوج و ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے، اور بڑا اُودھم مچائیں گے، پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے (۵) ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا (۶) مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا (۷) قرآن مجید اُٹھ جائے گا (۸) اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے، اور تمام دُنیا کافروں سے بھر جائے گی (یعنی روئے زمین پر کوئی مسلمان باقی نہیں رہے گا، دُنیا میں بسنے والے سب کافر ہوں گے) اور اس کے سوا بہت سی باتیں ہوں گی۔

(اختری بہشتی زیور، حصہ اوّل، ص: ۳۵/۳۶/۳۷، عقیدوں کا بیان)

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لیے ایمان کی پختگی کا، اور راہِ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے اصلاح کا ذریعہ بنائیں، اور ہم سب کا ایمان پر خاتمہ فرمائیں۔ آمین یارب العالمین!

محمد امین پالن پوری

خادم حدیث و فقہ و مرتب فتاوی دارالعلوم دیوبند

۱۰/محرم الحرام، ۱۴۳۸ھ = ۱۲/اکتوبر، ۲۰۱۶ء بروز بدھ

---

(۱) بہشتی زیور میں "امام مہدی علیہ السلام" ہے؛ احقر نے اس کو بدلا ہے۔ ۱۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡ اصۡطَفٰى اَمَّا بَعۡدُ

علاماتِ صغری و کبری کی تعریف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جو علامتیں اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں اُن کی دو قسمیں ہیں: (۱) علاماتِ صغری (۲) اور علاماتِ کبری ——— جو نشانیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت مہدی کے ظہور تک وجود میں آئیں گی اُن کو 'علاماتِ صغری' کہتے ہیں ——— اور جو نشانیاں حضرت مہدی کے ظہور سے نفخِ صور (صور پھونکے جانے) تک وجود میں آتیں رہیں گی اُن کو 'علاماتِ کبری' کہتے ہیں۔

قیامت کی 'علاماتِ صغری' بہت ہیں، اور ان میں سے اکثر وجود میں آچکی ہیں، اور 'علاماتِ کبری' میں سے کوئی علامت ابھی تک وجود میں نہیں آئی، میرا موضوع اور مقصود 'قیامت کی علاماتِ کبری' سے آپ حضرات کو آگاہ کرنا ہے، اور علاماتِ کبری کا آغاز چونکہ حضرت مہدی کے ظہور سے ہوگا اس لیے سب سے پہلے حضرت مہدی کے احوال اور ان کے ظہور سے پہلے جو واقعات پیش آئیں گے اُن کی تفصیل احادیث مبارکہ کی روشنی میں پیش کروں گا۔

حضرت مہدی کے لیے ’علیہ السلام‘ کا کلمہ استعمال نہیں کرنا چاہیے

لیکن اس سے پہلے ایک ضروری مسئلہ جان لینا چاہیے، عام طور پر لوگ جب حضرت مہدی کا نام لیتے ہیں یعنی حضرت مہدی کہتے ہیں تو ان کے لیے ’’علیہ السلام‘‘ کا دعائیہ جملہ استعمال کرتے ہیں، اور بہت سی کتابوں میں بھی حضرت مہدی کے بعد ’’علیہ السلام‘‘ لکھا ہوا ہے مگر یہ درست نہیں، کیونکہ ’’علیہ السلام‘‘ یا ’’علیہ الصلاۃ والسلام‘‘ کا دُعائیہ کلمہ صرف انبیاء کرام اور فرشتوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، نبی اور فرشتے کے علاوہ کے لیے یہ دُعائیہ کلمہ استعمال کرنا اہل السنۃ و الجماعۃ کے نزدیک جائز نہیں، کیونکہ اس سے جو نبی نہیں اس کے نبی ہونے کا وہم ہوتا ہے، اور لوگوں کا عقیدہ خراب ہوتا ہے۔

نیز حضرت مہدی کے لیے ’’علیہ السلام‘‘ کا کلمہ استعمال کرنے میں شیعوں کی مشابہت لازم آتی ہے، شیعہ لوگ اپنے اماموں کو انبیاء کرام کی طرح معصوم سمجھتے ہیں، اور ان کے لیے بھی ’’علیہ السلام‘‘ کا دُعائیہ کلمہ استعمال کرتے ہیں، اس لیے اہل سنت کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے، اور جب حضرت مہدی کا نام لیں تو ’’علیہ السلام‘‘ کے بجائے رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہنا چاہیے، کیونکہ حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابی ہوں گے، اور صحابی کے لیے رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہنا درست ہے۔

علاوہ ازیں اگر آپ حضرت مہدی کے لیے ’’علیہ السلام‘‘ کا دُعائیہ جملہ استعمال کریں گے، اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے لیے رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا کلمہ استعمال کرو گے تو جاہل اور دین سے ناواقف لوگ یہ سمجھیں گے کہ حضرت مہدی حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے افضل

ہیں، حالانکہ تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاق ہے کہ انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں، اس لیے آپ جب بھی حضرت مہدی کا نام لیں تو ہرگز ''علیہ السلام'' نہ کہیں بلکہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کہیں۔ —— نیز آپ 'امام مہدی' نہ کہیں بلکہ حضرت مہدی کہیں، کیونکہ 'امام مہدی' کہنے میں شیعوں کی مشابہت لازم آتی ہے، اس سے احتراز ضروری ہے تاکہ لوگوں کا عقیدہ خراب نہ ہو۔

ترمذی کی شرح تحفۃ الالمعی میں ہے: حضرت مہدی کے ساتھ ''امام'' یا ''علیہ السلام'' کا اضافہ درست نہیں، مہدی کی امامت کا عقیدہ شیعوں کا ہے، اہلِ سنت اس کے قائل نہیں، اور شیعوں کے نزدیک ان کے بارہ (۱۲) امام؛ نبوّت کی حقیقت کے حامل تھے، اس لیے وہ ان کے ناموں کے ساتھ ''علیہ السلام'' بڑھاتے ہیں، مگر اہلِ سنت اس کے قائل نہیں۔ (تحفۃ الالمعی: ۵/ ۶۰۰)

اور دُرِّ مختار میں ہے: غیر انبیاء اور غیر فرشتوں پر دُرود نہیں بھیجا جاتا، مگر ضمنی طور پر (یعنی غیر نبی اور غیر فرشتہ کے لیے ''علیہ السلام'' کہنا جائز نہیں، ہاں! صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ کہہ سکتے ہیں، کیونکہ اس میں غیر نبی پر جو دُرود بھیجا جارہا ہے، وہ ضمنی طور پر ہے) اور صحابۂ کرام کے لیے رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، اور تابعین اور اُن کے بعد کے جو علماء، عُبّاد اور دیگر نیک حضرات ہیں ان کے لیے رَحِمَهُمُ اللهُ کہنا مستحب ہے۔

اور شامی میں ہے: اور رہا سلام تو یہ صلاۃ کے حکم میں ہے، چنانچہ نہ غائب کے لیے اس کا استعمال جائز ہے، نہ غیر انبیاء کے لیے منفرداً دُرست ہے، لہٰذا عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نہیں کہنا چاہیے، اور اس حکم میں زندہ اور فوت شدہ سب برابر ہیں مگر حاضر کے لیے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ یا سَلَامٌ عَلَيْكَ، یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ یا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ کہنا جائز ہے، اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ —— اور سلام

کے ممنوع ہونے کی علت اور وجہ وہی ہے جس کو امام نووی رحمہ اللہ نے صلاۃ کے ممنوع ہونے کی بیان کی ہے کہ یہ اہلِ بدعت (یعنی شیعوں) کا شعار ہے۔(١)

✓ اسی طرح بعض حضرات جب حضرت مریم کا نام لیتے ہیں تو عَلَیْهَا السَّلَامُ کہتے ہیں؛ یہ بھی درست نہیں، کیونکہ تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نبیّہ نہیں بنایا، مگر جب آپ بار بار حضرت مریم کے لیے عَلَیْهَا السَّلَامُ کا دُعائیہ کلمہ استعمال کریں گے تو دِین سے ناواقف لوگ یہی سمجھیں گے کہ حضرت مریم بھی نبیّہ تھیں، حالانکہ غیر نبی کو نبی سمجھنا ایمان کے منافی ہے، اس لیے آپ جب حضرت مریم کا نام لیں تو عَلَیْهَا السَّلَامُ کے بجائے رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کہیں، عَلَیْهَا السَّلَامُ ہرگز نہ کہیں، اگرچہ بہت سی کتابوں مثلاً 'بہشتی زیور' اور 'معارف القرآن' وغیرہ میں حضرت مریم کے بعد عَلَیْهَا السَّلَامُ لکھا ہوا ہے، مگر وہ کاتبوں کی کرم فرمائی ہے، یا تسامح ہے۔

---

(١) وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا غَيْرِ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا بِطَرِيْقِ التَّبْعِ .... وَيُسْتَحَبُّ التَّرَضِّيْ لِلصَّحَابَةِ .... وَالتَّرَحُّمُ لِلتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ وَسَائِرِ الْأَخْيَارِ. (الدّرّ المختار)

وَفِي الشَّامِيْ: وَأَمَّا السَّلَامُ فَنَقَلَ اللَّقَانِيُّ فِيْ شَرْحِ جَوْهَرَةِ التَّوْحِيْدِ عَنِ الْإِمَامِ الْجُوَيْنِيِّ أَنَّهُ فِيْ مَعْنَى الصَّلَاةِ، فَلَا يُسْتَعْمَلُ فِي الْغَائِبِ وَلَا يُفْرَدُ بِهِ غَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ، فَلَا يُقَالُ: عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَسَوَاءٌ فِيْ هٰذَا الْأَحْيَاءُ وَالْأَمْوَاتُ إِلَّا فِي الْحَاضِرِ، فَيُقَالُ: اَلسَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَوْ عَلَيْكُمْ وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ اهـ ...... وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْعِلَّةَ فِيْ مَنْعِ السَّلَامِ مَا قَالَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ عِلَّةِ مَنْعِ الصَّلَاةِ أَنَّ ذٰلِكَ شِعَارُ أَهْلِ الْبِدَعِ. (ردّ المحتار مع الدّرّ المختار: ٥/ ٤٧٩ تا ٤٨٠، كِتَابُ الْخُنْثٰى، مَسَائِلُ شَتّٰى، مطبوعہ: کتب خانہ نعمانیہ، دیوبند)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ انسانوں میں جو نبی نہیں ہے اس کے لیے 'علیہ السلام' یا عورت ہو تو 'علیہا السلام' کا دُعائیہ جملہ ہرگز استعمال نہ کریں، خواہ وہ حضرت مہدی ہوں یا حضرت لقمان حکیم، یا حضرت حواء ہوں یا حضرت سارہ وہاجرہ ہوں، یا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہوں؛ ان سب کے لیے 'رضی اللہ عنہ' یا عورت ہو تو 'رضی اللہ عنہا' استعمال کریں، عام طور پر لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے، اس لیے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے احوال ذکر کرنے سے پہلے میں نے اس کو بیان کردیا، اب حضرت مہدی کے احوال جو احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں ان کو بیان کرتا ہوں تاکہ آپ جھوٹے مہدیوں سے اپنے آپ کو بچائیں۔

۱)..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "بے شک قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے؛ پس تم ان سے بچو"۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت مہدی کا نام ونسب اور خاندان

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا نام نامی 'محمد' اور آپ کے والد کا نام 'عبداللہ' ہوگا، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بڑے صاحب زادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔

۲)..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ، فَاحْذَرُوْهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة المصابيح، ص:۴۶۹، باب أشراط السّاعة)

۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ = =

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دُنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہوجائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (محمد) ہوگا''۔ اس کو ترمذی اور ابوداوٗد نے روایت کیا ہے۔

اور ابوداوٗد کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دُنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دراز کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجیں گے، جس کا نام میرے نام کے مطابق (محمد) اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق (عبداللہ) ہوگا، وہ دُنیا کو عدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح (اس کے ظہور سے پہلے) ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی''۔

۳) .....اور امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل یعنی اولاد فاطمہ سے ہوں گے''۔ اس کو ابوداوٗد نے روایت کیا ہے۔

۴) ..... نیز ابواسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے

== مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللهُ فِيهِ رَجُلًا مِّنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا. (مشكاة المصابيح، ص:۴۷۰، باب أشراط السّاعة)

۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. (حوالہ سابقہ)

۴) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَنَظَرَ إِلٰى==

بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: ''بے شک میرا یہ بیٹا سیّد ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سیّد نامزد کیا ہے، عنقریب اس کی پشت یعنی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا، اس کا نام تمہارے نبی کے نام پر (محمد) رکھا جائے گا، وہ سیرت واخلاق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہوگا، اور شکل وصورت میں (کامل طور پر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نہ ہوگا (اور جس حدیث میں ہے کہ حضرت مہدی شکل وصورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض میں مشابہ ہوں گے) اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ بات ذکر کی کہ وہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا''۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

☑ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہوں گے، اور ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ حضرت مہدی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے، اس لیے بعض حضرات نے دونوں حدیثوں میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ حضرت مہدی باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے۔

حضرت مہدی کا حلیہ

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی پیشانی روشن چمک دار اور کشادہ ہوگی، اور ناک بلند اور خوشنما ہوگی۔

== ابْنِهِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهٗ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهٗ فِي الْخَلْقِ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. (مشكاة المصابيح، ص: ٤٧١، باب أشراط السّاعة)

۵) ..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہدی مجھ سے یعنی میری نسل سے ہوں گے، ان کی پیشانی روشن اور کشادہ ہوگی اور ناک بلند اور خوشنما ہوگی، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے (اُن کے ظہور سے پہلے) ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی، وہ زمین کے مالک اور بادشاہ ہوں گے سات سال تک''۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

حضرت مہدی کے بارے میں چند غیر معتبر روایات

حضرت مہدی کے بارے میں کچھ باتیں لوگوں میں مشہور ہیں، اور بعض کتابوں میں مذکور ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)....... حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے گزشتہ ماہِ رمضان میں چاند اور سورج گرہن ہوگا، اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ نداء آئے گی: هٰذَا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَطِيْعُوْا (یہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سنو اور مانو) اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص وعام سن لیں گے، زبان میں قدرے لکنت ہوگی، جس کی وجہ سے تنگ دل ہوکر کبھی کبھی ران پر ہاتھ مارتے ہوں گے، آپ کا علم لدنّی (خدا داد) ہوگا، بیعت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال ہوگی۔

(۲)....... حضرت مہدی کے ظہور کے بعد اَطرافِ عالَم سے علماء مہدی کی تلاش میں مکّہ پہنچیں گے، اور سب مل کر انہیں ڈھونڈ نکالیں گے، لیکن حضرت مہدی

---

۵) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. (مشكاة المصابيح ،ص:۴۷۰، باب أشراط الساعة)

چکمہ دے کر چپکے سے مدینہ پہنچ جائیں گے، لوگ ان کو تلاش کرتے کرتے مدینہ منوّرہ پہنچ جائیں گے تو حضرت مہدی مکّہ مکرمہ آجائیں گے، ایسا تقریباً تین مرتبہ ہوگا، بالآخر انہیں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان پکڑ کر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

(۳)...... حضرت مہدی اس حال میں نکلیں گے کہ ان کے سر پر ایک بادل سایہ فگن ہوگا، اس میں سے ایک ہاتھ نکلے گا اور حضرت مہدی کی طرف اشارہ کرے گا۔

(۴)...... آسمان سے آواز آئے گی: اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِیْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (سنو! حق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اولاد میں ہے)

(۵)...... حضرت مہدی کا ظہور ماہِ محرم میں عاشوراء (۱۰ محرم الحرام) کی رات میں عشاء کے بعد ہوگا۔

(۶)...... حضرت مہدی کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ، تلوار اور جھنڈا ہوگا، اس پر لکھا ہوگا: اَلْبَیْعَۃُ لِلّٰہِ (بیعت اللہ کے واسطے ہے)

(۷)...... حضرت مہدی کے کندھوں کے درمیان نبی کی علامت یعنی مُہرِ نبوّت ہوگی۔

(۸)...... حضرت مہدی کے لیے دریا اس طرح پھٹ جائے گا جس طرح بنی اسرائیل کے لیے پھٹ گیا تھا۔

(۹)...... حضرت مہدی ایک سوکھی ٹہنی زمین میں گاڑیں گے تو وہ اسی وقت برگ وبار آور (پھل دار) ہوجائے گی۔

(۱۰)...... حضرت مہدی کے پاس ایک تابوت ہوگا، جس کو دیکھ کر اکثر یہودی ایمان لے آئیں گے۔

یہ اور اس قسم کی کچھ اور باتیں کتابوں میں مذکور ہیں؛ لیکن یہ سب باتیں غیر معتبر ہیں، اور جن روایتوں میں ان کا ذکر ہے وہ نہایت ضعیف ہیں، اس لیے ایسی کمزور باتیں بیان نہیں کرنی چاہئیں، اور جو شخص اس قسم کی باتوں کا انکار کرتا ہے وہ

سچا مؤمن ہے، اس کو منکرِ حدیث اور گمراہ کہنا درست نہیں۔

حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظاہر ہونے سے پہلے جو واقعات رونما ہوں گے اُن کی کچھ تفصیل احادیث مبارکہ میں ہے، ہم پہلے ان واقعات کو ذکر کرتے ہیں تا کہ آپ جان لیں کہ حضرت مہدی کا ظہور کب ہوگا؟

عراق وشام اور مصر کی اقتصادی نا کہ بندی

٦)..... ابونضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہلِ عراق کے پاس نہ غلہ آئے گا نہ درہم آئیں گے، ہم نے پوچھا: یہ بندش کن لوگوں کی طرف سے ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا: عجمیوں کی طرف سے یہ پابندی لگائی جائے گی ―― پھر فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار آئیں

---

٦) عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ : يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يَجِيْءَ إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ ، قُلْنَا : مِنْ أَيْنَ ذَاكَ ؟ قَالَ : مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ، ثُمَّ قَالَ : يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يَجِيْءَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْيٌ ، قُلْنَا : مِنْ أَيْنَ ذَاكَ ؟ قَالَ : مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ، ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَ لَا يَعُدُّهُ عَدًّا. ―― قَالَ: قُلْتُ: لِأَبِي نَضْرَةَ وَ أَبِي الْعَلَاءِ أَ تَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ؟ فَقَالَا: لَا. (الصّحيح لمسلم ،ص:۲/ ۳۹۵،باب الفتن وأشراط الساعة)

گے نہ غلہ آئے گا، ہم نے دریافت کیا: یہ پابندی کس کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے —— پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اُمت کے آخر میں ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا جو مال لپ (چلو) بھر بھر کر دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

ابونَضرہ کے شاگرد جُریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابو العلاء سے پوچھا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں (یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے علاوہ ہوں گے) یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

(۷) ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عراق پر درہم اور غلے کی پابندی لگادی جائے گی اور شام پر بھی غلے اور دینار کی پابندی عائد کردی جائے گی، اور مصر پر بھی غلے اور دینار کی پابندی لگائی جائے گی (یعنی عراق وشام اور مصر کی اقتصادی ناکہ بندی ہوگی) اور تم اپنی ابتداء کی طرف لوٹو گے، اور تم اپنے آغاز کی طرف عود کروگے، اور اسلام کے آغاز میں تمہاری جیسی حالت تھی ویسی ہی ہوجائے گی''۔ (اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ''ابوہریرہ کا رگ وریشہ اس کی گواہی دیتا ہے''۔ یہ بھی مسلم کی راوایت ہے۔

---

۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مُنِعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَ قَفِيزَهَا ، وَ مُنِعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَ دِينَارَهَا ، وَ مُنِعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَ دِينَارَهَا ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ، وَ عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ، شَهِدَ ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ. (الصحيح لمسلم ۲: ۳۹۱، باب الفتن وأشراط الساعة)

۸) ..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''عنقریب عراق والوں کے پاس روپے اور غلّے آنے پر پابندی لگادی جائے گی''۔ لوگوں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: یہ پابندی کن لوگوں کی طرف سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا: ''عجمیوں کی جانب سے''۔ —— کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: ''عنقریب شام والوں پر بھی یہ پابندی عائد کردی جائے گی''۔ لوگوں نے دریافت کیا: یہ پابندی کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا: ''رومیوں کی جانب سے''۔ پھر حضرت جابرؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''میری امت میں ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا جو لوگوں کو (مال) لپ بھر بھر کردے گا اور شمار نہیں کرے گا''۔ —— نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ (اسلام) اپنی پہلی حالت کی

---

۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يَجِيْئَ إِلَيْهِمْ دِرْهَمٌ وَلَا قَفِيزٌ، قَالُوْا: مِمَّ ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ؟! قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ. ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يَجِيْئَ إِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدٌّ، قَالُوْا: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا، لَا يَعُدُّهُ عَدًّا. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَيَعُوْدَنَّ الْأَمْرُ كَمَا بَدَأَ، لَيَعُوْدَنَّ كُلُّ إِيْمَانٍ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا بَدَأَ مِنْهَا، حَتّٰى يَكُوْنَ كُلُّ إِيْمَانٍ بِالْمَدِيْنَةِ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَهَا اللهُ خَيْرًا مِنْهُ، وَلَيَسْمَعَنَّ نَاسٌ بِرُخْصٍ مِنْ أَسْعَارٍ وَرِيْفٍ فَيَتْبَعُوْنَهُ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ.

(المستدرك للحاكم، ص:۴/۴۵۴، باب أشراط الساعة)

طرف لوٹے گا، بالیقین سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح (اسلام کا) آغاز مدینہ منورہ سے ہوا تھا، حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا"۔ —— پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب بھی کوئی شخص مدینہ سے بے رغبتی کی بناء پر نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کریں گے، کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی ہے (تو مدینہ کو چھوڑ کر) وہاں چلے جائیں گے، حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر ہوگا، کاش وہ لوگ اس کو جانتے"۔ یہ مستدرک حاکم کی روایت ہے۔

☑ مسلم و حاکم کی مذکورہ بالا روایتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے عراق وشام اور مصر کی ناکہ بندی ہوگی، اور یہ ناکہ بندی عجمیوں اور رومیوں یعنی دشمنانِ اسلام اور یورپ کے عیسائیوں کی طرف سے ہوگی، اس وقت مسلمانوں کا حال ایسا ہی ہوگا جیسا کہ ابتدائے اسلام کے وقت تھا، اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جس طرح آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مبین سے نوازا تھا، اسی طرح آخر میں بھی اللہ تعالیٰ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کو دشمنان اسلام پر عظیم فتح نصیب فرمائیں گے۔

دریائے فُرات سے سونے کے پہاڑ کا نمودار ہونا

۹) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دریائے فُرات (عراق وکوفہ کے دریا) سے سونے کا خزانہ نمودار ہوگا، پس

---

۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكاة المصابيح ،ص:۴۶۹،باب أشراط الساعة)

جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے"۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

۱۰) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا، لوگ اس کو حاصل کرنے کے لیے جنگ کریں گے، تو ہر سو (۱۰۰) میں سے ننانوے (۹۹) آدمی مارے جائیں گے، ان میں سے ہر شخص کہے گا کہ شاید میں بچ جاؤں (اور یہ خزانہ مجھے مل جائے)"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

☑ مظاہر حق قدیم میں ہے: ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متحد ہے اور روایت متعدد ہے، پس معنی یہ ہوں گے کہ "کھل جاوے گی (نہر) فرات گنجِ عظیم سے جو سونے کے پہاڑ کے برابر ہوگا"۔

لیکن یہ واقعہ کب پیش آئے گا اور لڑنے والے کون لوگ ہوں گے بخاری اور مسلم کی روایت میں اس کی وضاحت نہیں، البتہ ابن ماجہ کی روایت میں اس کی تفصیل موجود ہے؛ ابن ماجہ کی روایت یہ ہے:

۱۱) ..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، وَ يَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّيْ أَكُوْنُ أَنَا الَّذِيْ أَنْجُوْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (حوالہ سابقہ)

۱۱) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيْفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيْرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ، فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ.

(سنن ابن ماجۃ، ص: ۳۱۰، باب خروج المہدی)

فرمایا: ''تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے، یہ تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے، پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہیں ملے گا، اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے، وہ تم سے ایسی سخت جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی''۔ (حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بات ذکر کی جو مجھے یاد نہیں رہی (ابن ماجہ کے حاشیہ میں ہے کہ وہ بات یہ ہے: ثُمَّ یَجِیْئُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ: یعنی پھر اللہ کے خلیفہ حضرت مہدی کا ظہور ہوگا)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم حضرت مہدی کو دیکھو تو ان سے بیعت کر لینا اگر چہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، کیونکہ وہ بلاشبہ اللہ کے خلیفہ حضرت مہدی ہوں گے''۔

☑ ابن ماجہ کی مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ جب خزانہ ظاہر ہوگا تو تین شہزادوں میں جنگ ہوگی، پھر مشرق سے کوئی جنگ جو قوم آئے گی اور عربوں سے جنگ کرے گی، اس کے بعد حضرت مہدی کا ظہور ہوگا۔

سُفیانی کا خروج اور اس کی غارت گری

۱۲) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

۱۲) عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: یَخْرُجُ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ السُّفْیَانِیُّ فِیْ عُمْقِ دِمَشْقَ، وَ عَامَّۃُ مَنْ یَتَّبِعُہٗ مِنْ کَلْبٍ، فَیَقْتُلُ حَتّٰی یَبْقِرَ بُطُوْنَ النِّسَاءِ، وَ یَقْتُلَ الصِّبْیَانَ. فَتَجْمَعُ لَھُمْ قَیْسٌ فَیَقْتُلُھَا، حَتّٰی لَا یَمْنَعَ ذَنَبُ تَلْعَۃٍ، وَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَھْلِ بَیْتِیْ فِی الْحَرَّۃِ فَیَبْلُغُ السُّفْیَانِیَّ، فَیَبْعَثُ إِلَیْہِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِہٖ فَیَھْزِمُھُمْ، فَیَسِیْرُ إِلَیْہِ السُّفْیَانِیُّ ---

فرمایا: ''دمشق کے نشیبی علاقہ سے سفیانی نامی ایک شخص نکلے گا، اس کے عام پیروکار قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے، وہ لوگوں کو قتل کرے گا یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا، اس کے مقابلہ کے لیے قبیلۂ قیس کے لوگ جمع ہوں گے، سفیانی ان کو بھی قتل کرے گا، یہاں تک کہ بلند جگہ کی چوٹی بھی اس کے لیے مانع نہیں ہوگی'' (یعنی کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا، اور کوئی اس کو قتل سے روکنے والا نہیں ہوگا)

(اسی دوران) ''میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور سیاہ پتھروں والی زمین یعنی حرم میں ہوگا، سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو وہ اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کرنے کے لیے بھیجے گا، جب اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا یہاں تک کہ جب (مکہ اور مدینہ کے درمیان) مقام بیداء میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور ایک مخبر کے سوا کوئی نہ بچے گا۔'' یہ مستدرک حاکم کی روایت ہے۔

اہل اسلام اور اہل روم کے درمیان مصالحت اور رومیوں کی بے وفائی

۱۳) ..... حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

== بِمَنْ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا صَارَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ ، فَلَا يَنْجُوْ مِنْهُمْ إِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ . (المستدرك للحاكم ، ص:۴/ ۵۲۰، کتاب الفتن والملاحم)

(۱۳) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ ==

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے اور رومیوں کے درمیان مصالحت ہوگی، پھر وہ بے وفائی کریں گے، اور اسی (۸۰) جھنڈوں تلے تم پر چڑھائی کریں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (۱۲) ہزار فوج ہوگی“۔

یہ ابن ماجہ کی روایت ہے، اور بخاری شریف میں بھی ہے، لیکن بخاری اور ابن ماجہ کی اس روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے کہ رومی عہد شکنی کیوں کریں گے؟ البتہ ابوداؤد اور ابن ماجہ کی دوسری روایت میں اس کی صراحت ہے، اور وہ یہ ہے:

۱۴)..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور نجاشی کے بھتیجے حضرت ذی مخبر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”تم رومیوں سے پُرامن صلح کروگے، پھر تم اور رومی مل کر ایک دشمن سے جو تمہارے سوا ہوگا جنگ کروگے،

-- هُدْنَةٌ، فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَيَسِيْرُوْنَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. (ابن ماجة، ص:۳۱۱، باب الملاحم)

نیز بخاری شریف میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت کے آخر میں ہے:

ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. رَوَاهُ الْبُخَارِي.

(مشكاة المصابيح، ص:۴۶۶، باب الملاحم، وصحيح البخاري ۱/۴۵۱، كتاب الجهاد، بَاب مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ)

۱۴) عَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِيْبُ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ. --

پس تمہاری مدد کی جائے گی، اور تم مالِ غنیمت پاؤ گے، اور (زخمی ہونے اور مارے جانے سے) سلامت رہو گے، پھر تم لوٹو گے یہاں تک کہ تم ایک ٹیلے والی سرسبز و شاداب جگہ میں اترو گے، پھر عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب کو بلند کرکے کہے گا: صلیب غالب آئی (یعنی صلیب کی برکت سے ہمیں فتح نصیب ہوئی) اس پر مسلمانوں میں سے ایک شخص کو غصہ آئے گا اور وہ صلیب کو توڑ دے گا، اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے، اور (مسلمانوں سے) جنگ کرنے کے لیے اکٹھا ہوں گے"۔

اور بعض راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ "پھر مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑیں گے، اور رومیوں سے لڑیں گے، تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شرفِ شہادت نصیب فرمائیں گے"۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

☑ مذکورہ دونوں واقعات یعنی سفیانی کی غارت گری اور رُومیوں کی بے وفائی کے کچھ ہی دنوں بعد حضرت مہدی ظاہر ہوں گے، اس لیے مہدی کے سب سے بڑے دشمن سفیانی اور رومی ہوں گے اور حضرت مہدی سب سے پہلے ان ہی دونوں دشمنانِ اسلام سے جنگ کریں گے۔

شاہِ اسلام کی وفات اور حضرت مہدی کا ظہور

۱۵) .....امّ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

= وَ زَادَ بَعْضُهُمْ: فَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ فَيُكْرِمُ اللهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ. رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ (مشكاة المصابيح ص: ۴۶۷ - ۴۶۸، باب الملاحم، وابن ماجة، ص: ۳۱۰، باب الملاحم)

۱۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، =

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا، تو ایک شخص (یعنی حضرت مہدی اس خیال سے کہ لوگ کہیں انہیں خلیفہ نہ بنادیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے، مکہ کے کچھ لوگ ان کے پاس آئیں گے، اور ناگواری کے باوجود ان کو مکان سے نکالیں گے، اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت کریں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوگا جو (آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا، جب لوگوں کو اس واقعہ کی خبر ہوگی تو شام کے اَبدال اور عراق کے اَولیاء آپ کے پاس آئیں گے اور آپ سے بیعت کریں گے۔

پھر ایک قریشی شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں ہوگی، حضرت مہدی اور ان کے اَعوان واَنصار سے جنگ کرنے کے لیے ایک لشکر بھیجے گا، حضرت مہدی اور ان کے مددگار اس حملہ آور لشکر پر غالب آئیں گے، یہی 'جنگ کلب' ہے،

== فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ، ثُمَّ يَنْشَؤُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَ ذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَ الْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَ يَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى، وَ يُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. قَالَ أَبُو دَاؤُد: و قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ: تِسْعَ سِنِيْنَ و قَالَ بَعْضُهُمْ: سَبْعَ سِنِيْنَ (ابو داؤد، ص:۲/۲۳۳، اوّل کتاب المهدی)

اور خسارہ ہے اس شخص کے لیے جو کلب کی غنیمت میں شریک نہ ہو، پھر حضرت مہدی مال غنیمت تقسیم کریں گے، اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے، اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا (یعنی اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا، پھر بہ حالت خلافت) حضرت مہدی دُنیا میں سات (۷) سال یا نو (۹) سال زندہ رہیں گے، پھر آپ کی وفات ہوگی، اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ ادا کریں گے''۔ یہ ابوداؤد کی روایت ہے۔

وضاحت: (۱) ابوداؤد کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ سفیانی کا پہلا لشکر زمین میں دھنسایا جائے گا، اور دوسرا لشکر ہارے گا —— اور اس سے پہلے مستدرک حاکم کی روایت (۱۲) گزری ہے، اس میں ہے کہ سفیانی کا پہلا لشکر ہارے گا، اور دوسرا لشکر دھنسایا جائے گا —— ان دونوں روایتوں میں بہ ظاہر تعارض ہے، اس کی توجیہ یہ ہے کہ ابوداؤد کی روایت میں واقعات کی جو ترتیب بیان کی گئی ہے، وہ صحیح ہے، اور مستدرک حاکم کی روایت میں تقدیم و تاخیر ہے، یعنی جو واقعہ بعد میں پیش آئے گا اس کو راوی نے پہلے بیان کیا ہے، اور جو واقعہ پہلے پیش آئے گا اس کو بعد میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

وضاحت: (۲) ''اَبدال'' بدل کی جمع ہے، اور اَبدال: اَولیاءِ کرام کی اُس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتے رہتے ہیں، دُنیا اُن کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی، ایک کی وفات ہوتی ہے تو دوسرا اُس کی جگہ آ جاتا ہے، تبادلہ کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بناء پر انہیں 'اَبدال' کہا جاتا ہے، 'اَبدال' سے متعلق اکثر روایتیں اگرچہ غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بعض روایتیں صحیح بھی ہیں، ان میں سے ایک روایت یہ ہے، اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دیا ہے، اُن کا نظریہ صحیح نہیں ہے۔

خراسان کی طرف سے آنے والے لشکر میں شامل ہونے کی تاکید

جب سفیانی کے لشکر کے دھنسنے کی خبر پھیلے گی تو ماوراء النہر کے علاقہ سے یعنی خراسان کے آس پاس سے ایک لشکر جرّار حارث حراث کی قیادت میں حضرت مہدی کی نصرت و مدد کے لیے روانہ ہوگا، یہ لشکر اتنا بڑا ہوگا کہ راستہ میں کوئی دشمن اس سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں کرے گا، اس لشکر میں شامل ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔

۱۶) ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہر کے پیچھے سے یعنی ماوراء النہر کے علاقہ سے ایک شخص نکلے گا، جس کو حارث حرّاث کہا جائے گا، اس کے مقدمۃ الجیش پر جو شخص مقرر ہوگا، اس کا نام منصور ہوگا، وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل اولاد کو ٹھکانہ دے گا، جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹھکانہ دیا تھا (یعنی حارث حراث حضرت مہدی کی مدد کرے گا، اور ان کی خلافت کو مستحکم کرے گا، جس طرح قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی تھی) ہر مؤمن پر حارث حراث کی مدد کرنا یا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ) اس کی دعوت کو

---

۱۶) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَآءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ حَرَّاثٌ ، عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُوْرٌ ، يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ ، أَوْ قَالَ: إِجَابَتُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. (مشكاة المصابيح ، ص:۴۷۱، باب أشراط السّاعة)

قبول کرنا واجب ہے''۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۷)..... نیز حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سیاہ جھنڈے دیکھو کہ خراسان کی طرف سے آئے ہیں، تو تم ان میں شامل ہو جانا، کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ ہوگا جس کو (نصرت و مدد کرنے کی) ہدایت کی گئی ہوگی''۔ (پس یہ حدیث اس حدیث کے منافی نہیں جس میں صراحت ہے کہ حضرت مہدی کا ظہور حرمین شریفین میں ہوگا۔ مرقاۃ میں ہے: (فَإِنَّ فِيهَا خَلِيْفَةَ اللهِ الْمَهْدِيّ: أَيْ نُصْرَتَهُ وَإِجَابَتَهُ فَلَا يُنَافِي أَنَّ ابْتِدَاءَ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيّ إِنَّمَا يَكُوْنُ فِي الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ) اس حدیث کو امام احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں خراسان کی طرف سے آنے والے جس لشکر کا ذکر ہے اس سے مراد حارث حراث اور منصور کا لشکر ہے جس کا ذکر اوپر والی روایت میں ہے۔ مظاہر حق قدیم میں ہے: ظاہر یہ ہے کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا، نیز مرقات اور التعلیق الصّبیح میں ہے: الظَّاهِرُ أَنَّهُمْ عَسْكَرُ الْحَارِثِ وَالْمَنْصُوْرِ.

عیسائی افواج کا ملک شام میں اجتماع اور حضرت مہدی کی فتوحات

جب عیسائیوں کو پتا چلے گا کہ حضرت مہدی کی قیادت میں مسلمان اکٹھا ہو

---

۱۷) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا، فَإِنَّ فِيهَا خَلِيْفَةَ اللهِ الْمَهْدِيّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. (مشکاۃ المصابیح، ص:۴۷۱، باب أشراط السّاعة)

رہے ہیں، تو یورپ کے عیسائی کثیر تعداد میں ملک شام میں حلب کے قریب اعماق یا دابق میں اپنی فوجیں اکٹھا کریں گے، اور مسلمانوں سے جنگ کرنے کی تیاری میں مصروف ہوں گے کہ مسلمان حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ان پر حملہ کریں گے، بہت بڑی جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائیں گے۔

۱۸) ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی اَعماق یا دابق میں اتریں گے، پھر

---

۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ. فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَ اللهِ! لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ أَبَدًا، فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ. فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ إِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيْكُمْ، فَيَخْرُجُوْنَ وَ ذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوْا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِي حَرْبَتِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مشکاۃ المصابیح ص:۴۶۶، باب الملاحم)

مدینہ (۱) سے ایک لشکر ان سے جنگ کرنے کے لیے نکلے گا، اس لشکر میں جو سپاہی شریک ہوں گے وہ اس زمانے کے سب سے بہتر مسلمان ہوں گے، پھر جب (لڑائی کے لیے) صف بندی ہوگی تو رومی کہیں گے: تم ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ، جنہوں نے ہم میں سے کچھ لوگوں کو قید کر رکھا ہے، ہم صرف ان سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ تو مسلمان کہیں گے: ہرگز نہیں خدائے پاک کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے، پھر مسلمان ان سے جنگ کریں گے تو ایک تہائی مسلمان میدان چھوڑ کر بھاگیں گے، اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا، اور مسلمانوں میں سے ایک تہائی قتل کردیئے جائیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے، اور ایک تہائی مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی جو کبھی فتنے کا شکار نہیں ہوں گے۔

پھر وہ قسطنطینیہ (استنبول) کو فتح کریں گے، اور (فتح کے بعد) وہ اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت پر لٹکا کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان ان میں آواز لگائے گا: مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں نکل چکا ہے، تو مسلمان نکل پڑیں گے، اور یہ خبر جھوٹی ہوگی، پھر جب مسلمان شام پہنچیں

(۱) مدینہ سے کونسا شہر مراد ہے؟ اس میں تین قول ہیں: بعض حضرات کہتے ہیں کہ مدینہ سے "حلب" مراد ہے، اور اَعماق و دابق اس کے قریب دو مقام ہیں۔ اور بعض حضرات کی رائے ہے کہ اس سے "دمشق" مراد ہے۔ اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے "مدینہ منوّرہ" مراد ہے۔ مرقات میں ہے:

قَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: قِيلَ: الْمُرَادُ بِهَا حَلَبُ ، وَ الْأَعْمَاقُ وَ دَابِقُ مَوْضِعَانِ بِقُرْبِهِ ، وَ قِيلَ: الْمُرَادُ بِهَا دِمَشْقُ ، وَ قَالَ فِي الْأَزْهَارِ: وَ أَمَّا مَا قِيلَ مِنْ أَنَّ الْمُرَادَ بِهَا مَدِيْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَضَعِيْفٌ. (مرقاۃ المفاتیح ، باب الملاحم)۔

گے تب وہ نکلے گا، پھر جب مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے، (نماز کے لیے) صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے، اور نماز کے لیے اقامت کہی جانے گی تو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام (آسمان سے) اُتریں گے، اور مسلمانوں کی امامت وقیادت کریں گے۔

پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنا شروع ہوگا جس طرح پانی میں نمک پگھلتا ہے، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو چھوڑ دیں (اور قتل نہ کریں) تب بھی وہ سارا پگھل کر ہلاک ہو جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہلاک کریں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا خون آلود نیزہ لوگوں کو دکھائیں گے"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۹) ..... نیز حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم

---

۱۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ، ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَ يَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ ، يَعْنِي الرُّوْمَ ، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ . ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَ تَفْنَى الشُّرْطَةُ . ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ ، فَيَجْعَلُ اللهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ، حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا ، ==

نہیں ہوگی یہاں تک کہ نہ میراث تقسیم کی جائے گی، نہ مالِ غنیمت سے کوئی خوش ہوگا، پھر (اس کی وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا کہ دشمن کی بہت بڑی تعداد اہل شام (یعنی مسلمانوں) سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھا ہوگی، اور مسلمان ان سے یعنی رومیوں سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھا ہوں گے، پھر مسلمان موت کے لیے ایک فوج کا انتخاب کریں گے، وہ منتخب شدہ فوج اس عزم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جائے گی کہ ہم غالب ہوکر ہی لوٹیں گے، پھر وہ قتال کریں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہوجائے گی، تو مسلمان بھی لوٹ جائیں گے، اور رومی بھی لوٹ جائیں گے، اور ان میں سے کوئی غالب نہ ہوگا، اور منتخب شدہ فوج فنا ہوجائے گی۔

پھر (دوسرے دن) مسلمان موت کے لیے ایک اور فوج کا انتخاب کریں گے، وہ منتخب شدہ فوج اس عزم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جائے گی کہ ہم غالب ہوکر ہی لوٹیں گے، پھر وہ قتال کریں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہوجائے گی تو مسلمان بھی لوٹ جائیں گے، اور رومی بھی، ان میں سے کوئی غالب نہ ہوگا، اور منتخب شدہ فوج فنا ہوجائے گی۔

= فَيُتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ ؟! أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَسَّمُ ؟! فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ: أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ، وَ يُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَ أَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشکاۃ، ص: ۴۶۷، باب الملاحم)

پھر(تیسرے دن) مسلمان موت کے لیے ایک اور جماعت کا انتخاب کریں گے، وہ منتخب شدہ جماعت اس عزم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جائے گی کہ ہم غالب ہوکر ہی لوٹیں گے، پھر وہ جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہوجائے گی تو مسلمان بھی (اپنے خیموں کی طرف) لوٹ جائیں گے، اور رومی بھی، ان میں سے کوئی غالب نہ ہوگا (یعنی کسی کو فتح نصیب نہ ہوگی) اور منتخب شدہ جماعت فنا ہوجائے گی۔

پھر جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے، وہ سب رومیوں سے جنگ کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ رومیوں پر شکست ڈال دے گا، اس دن ایسی خوں ریز جنگ ہوگی کہ کسی نے ویسی جنگ دیکھی نہ ہوگی، یہاں تک کہ پرندہ ان (کی لاشوں) کے اوپر سے اڑے گا تو (لاشوں کی کثرت اور بد بو کی وجہ سے) ایک جانب سے دوسری جانب پہنچنے سے پہلے ہی مرکر گر پڑے گا۔

پھر ایک ہی خاندان کے لوگوں کو شمار کیا جائے گا جو سو(۱۰۰) ہوں گے تو ان میں سے صرف ایک بچا ہوگا (اور ننانوے(۹۹) شہید ہو چکے ہوں گے) پس کونسی غنیمت سے خوشی ہوگی؟!اور کونسی میراث تقسیم کی جائے گی؟!

بہرحال مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ وہ ایک اور جنگ کی خبر سنیں گے جو پہلی جنگ سے بہت بڑی اور بھیانک ہوگی، چنانچہ ان کے پاس یہ پکار آئے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں نکل چکا ہے، تو ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا اس کو پھینک کر دجال کی طرف متوجّہ ہوں گے، اور تحقیق حال کے لیے دس (۱۰) سواروں کو روانہ کریں گے۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”میں ان کے ناموں اور ان کے باپوں کے ناموں کو جانتا ہوں، اور ان کے

گھوڑوں کے رنگوں کو بھی جانتا ہوں، وہ بہترین سوار ہوں گے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ وہ اس وقت روئے زمین پر آباد لوگوں میں سب سے بہتر سوار ہوں گے"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت

(۲۰) ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ: علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت کی کثرت ہوجائے گی، زنا کی کثرت ہوجائے گی، اور شراب نوشی کی کثرت ہوجائے گی، مَرد کم ہوجائیں گے، اور عورتیں زیادہ ہوجائیں گی، یہاں تک کہ پچاس (۵۰) عورتوں کا ایک ہی منتظم و متولی ہوگا"۔ (ایسا جنگوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا، مَرد جنگوں میں مارے جائیں گے، عورتیں بیوہ ہوں گی، اور بچے یتیم ہوں گے، خاندان میں سے ایک ہی مَرد بچے گا، جو خاندان کی تمام عورتوں اور بچوں کا منتظم و متولی ہوگا) اور ایک روایت میں ہے کہ "(دینی) علم کی قلّت ہوگی اور جہالت کا دور دورہ ہوگا"۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

قسطنطینیّہ کی فتح

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اعماق و دابق کی جنگ کے بعد شامی بہادروں کی عظیم

(۲۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ. وَفِي رِوَايَةٍ: يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكاة المصابيح، ص:۴۶۹، باب أشراط الساعة)

فوج لے کر رومیوں کا تعاقب کریں گے، اور ان کے ملکوں کو فتح کرتے ہوئے قسطنطینیّہ پہنچیں گے، اور اس کو فتح کریں گے، اس مہم میں حضرت مہدی کے چھ(۶) سال صَرف ہوں گے، ساتویں سال میں دجال نکلے گا تو حضرت مہدی اپنے ہمراہیوں کے ساتھ مُلک شام لوٹ آئیں گے۔

۲۱) .....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس شہر کو جانتے ہو جس کی ایک جانب خشکی کی طرف ہے، اور دوسری جانب سمندر کی طرف ہے''؟ صحابہ کرام نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بنی اسحاق (یعنی اہل شام) میں سے ستر ہزار (مجاہدین) اس پر حملہ کریں گے، جب وہ وہاں پہنچ کر پڑاؤ ڈالیں گے تو نہ ہتھیار سے جنگ کریں گے، نہ ان کی طرف تیر پھینکیں گے، بلکہ وہ لَآ إِلٰهَ إِلَّا

---

۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ ، وَ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ ، فَإِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا، فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ ، وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ ، قَالُوْا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا . قَالَ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيّ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ، فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ ، فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ ، فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ ، فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة المصابيح ، ص:۴۶۷، باب الملاحم)

اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ کا نعرہ بلند کریں گے تو اس کی ایک جانب گر پڑے گی —— حدیث کے راوی ثور بن یزید کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس جانب کے بارے میں فرمایا جو سمندر کی طرف ہے —— پھر دوسری مرتبہ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ کا نعرہ بلند کریں گے، تو اس کی دوسری جانب گر پڑے گی، پھر تیسری مرتبہ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ کا نعرہ بلند کریں گے تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا، اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک آواز آئے گی: بے شک دجال نکل چکا ہے تو وہ ہر چیز کو چھوڑ کر (ملک شام کی طرف) لوٹیں گے"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۲) ..... حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنگ عظیم اور شہر (قسطنطينيّه) کی فتح کے درمیان چھ (٦) سال ہوں گے، اور ساتویں سال میں دجال نکلے گا"۔ اس کو ابو داود نے روایت کیا ہے۔

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۲۳) ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۲۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَ فَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ ، وَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. (مشكاة ،ص:۴۶۷،باب الملاحم)

۲۳) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يُقَسِّمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ. وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَ لَا يَعُدُّهُ عَدًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة المصابيح ،ص:۴۶۹،باب أشراط السّاعة)

فرمایا: ''آخر زمانہ میں ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا، جو مال تقسیم کرے گا (یعنی داد و دہش کرے گا) اور اس کو شمار نہیں کرے گا''۔.........اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ''میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا، جو لپ بھر بھر کر دے گا، اور اس کو شمار نہیں کرے گا''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۴) .....حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت مہدی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا: اے مہدی! مجھے دیجئے، مجھے دیجئے، تو حضرت مہدی لپ بھر بھر کر اس کے کپڑے میں اتنا ڈالیں گے کہ وہ اس کو اٹھا سکے''۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت مہدی کے زمانہ کی بے مثال خوشحالی

۲۵) .....حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

۲۴) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ! أَعْطِنِي أَعْطِنِي. قَالَ: فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (مشكاة المصابيح ،ص:۴۷۰/۴۷۱، باب أشراط السّاعة)

۲۵) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ ، حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ ، فَيَبْعَثُ اللهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي وَ أَهْلِ بَيْتِي ، فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا ، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَآءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ ، لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا ، وَ لَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ ، يَعِيْشُ =

ایک بلا اور مصیبت کا تذکرہ کیا جو اس امت کو پہنچے گی یہاں تک کہ کسی کو کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی جہاں وہ ظلم وستم سے پناہ حاصل کرے، پھر اللہ تعالیٰ میرے خاندان اور میرے اہل بیت سے ایک شخص کو بھیجے گا، وہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح (اس کی آمد سے پہلے) ظلم وستم سے بھری ہوگی اس سے آسمان میں رہنے والے (فرشتے) بھی خوش ہوں گے، اور زمین میں رہنے والے (انسان اور دیگر حیوانات) بھی خوش ہوں گے، اور آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی، اور زمین سے خوب پیداوار ہوگی، یہاں تک کہ جو لوگ زندہ ہوں گے، وہ مُردوں کے زندہ ہونے کی تمنا کریں گے (تاکہ مُردے بھی زندہ ہوکر بے مثال خوشحالی سے لطف اندوز ہوں) وہ شخص (یعنی حضرت مہدی) اس بے مثال خوشحالی میں سات (۷) سال یا آٹھ (۸) سال یا نو (۹) سال زندہ رہیں گے۔ اس کو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے، اور کہا کہ یہ روایت صحیح ہے۔

دجّال کا تذکرہ

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ جب قُسطنطینیّہ (استنبول) کو فتح کرکے مُلک شام پہنچیں گے تو دجال پوری دُنیا میں فتنہ برپا کرکے مُلک شام پہنچ چکا ہوگا، اس کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے، اس لیے دجال کے بارے میں احادیث مبارکہ میں جو تفصیلات وارد ہوئی ہیں ان کو ذکر کیا جاتا ہے۔

دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں

۲۶) ..... حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

= فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ، أَوْ ثَمَانِ سِنِيْنَ، أَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ وَقَالَ: صَحِيْحٌ. (مشكاة، ص: ۴۷۱، باب أشراط الساعة)

۲۶) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ =

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قیامت کے قائم ہونے تک کوئی فتنہ دجال کے فتنے سے بڑا نہیں ہے''۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے

۲۷) ...حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی نبی نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے (دجال) سے نہ ڈرایا ہو، آگاہ رہو! دجال کانا ہوگا، اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک ف ر'' لکھا ہوا ہوگا''۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

دجال کے خوف سے لوگ پہاڑوں پر چلے جائیں گے

۲۸) .....حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ دجال (کے خوف) سے بھاگ کر پہاڑوں پر چلے جائیں

= رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشكاة المصابيح، ص:۴۷۲، باب العلامات بين يدى الساعة و ذكر الدجال)

۲۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: ك ف ر. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكاة ،ص:۴۷۲-۴۷۳، باب العلامات بين يدى الساعة)

۲۸) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا =

گے"۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ان ایام میں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ بہت کم ہوں گے"۔ (اس لیے وہ دجال کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوں گے) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

دجال کانا ہوگا

۲۹) ..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مخفی نہیں ہے، بلا شبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں، اور مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا، گویا اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور کا دانہ ہے"۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

۳۰) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

— بِالْجِبَالِ. قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ قَلِيْلٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشكاة المصابيح، ص: ۴۷۵، باب العلامات بين يدى الساعة و ذكر الدجال)

۲۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكاة، ص: ۴۷۲، باب العلامات بين يدى الساعة و ذكر الدجال)

۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ: إِنَّهُ أَعْوَرُ وَ إِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَالَّتِي يَقُوْلُ: إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكاة، ص: ۴۷۳، باب العلامات بين يدى الساعة الخ)

نے فرمایا: ''آگاہ رہو! میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی (وہ بات یہ ہے کہ) دجال کانا ہوگا، اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی دو چیزیں لائے گا، پس وہ جس چیز کو جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی، اور میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا تھا''۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

دجال کی جنت و دوزخ

(۳۱) ..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی، پس لوگ جس چیز کو پانی سمجھیں گے وہ حقیقت میں جلانے والی آگ ہوگی، اور لوگ جس چیز کو آگ سمجھیں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا اور شیریں پانی ہوگا، لہٰذا تم میں سے جو شخص اس کو (یعنی دجال کو یا اس کی جنت و دوزخ کو) پائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس چیز میں گرے جس کو وہ آگ دیکھتا ہے، کیونکہ حقیقت میں (وہ آگ نہیں ہوگی، بلکہ) ٹھنڈا شیریں پانی ہوگا''۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

اور مسلم شریف کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ''دجال کی ایک آنکھ مٹی ہوئی

---

(۳۱) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَإِنَّ مَعَهُ مَآءً وَ نَارًا، فَأَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَآءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. —— وَزَادَ مُسْلِمٌ: وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ، يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ. (حوالہ سابقہ)

ہوگی (یعنی پیشانی کی طرح بالکل ہموار ہوگی) اور اس پر موٹا ناخنہ (گوشت کی ابھری ہوئی بوٹی) ہوگا، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا، ہر مؤمن اس کو پڑھے گا، خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو''۔

دجال کہاں سے نکلے گا؟

(۳۲) ..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی کہ: ''دجال مشرق میں واقع ایک علاقہ سے نکلے گا، جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ بہت لوگ ہوں گے، ان کے چہرے تہ بہ تہ پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہوں گے (یعنی ان کے چہرے چوڑے اور رُخسار پھولے ہوئے ہوں گے)''۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال خراسان سے نکلے گا، جو ماوراء النہر کے شہروں میں سے ایک شہر ہے، اور آگے حضرت تمیم داری کی روایت میں آرہا ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے نکلے گا، اور حضرت نوّاس بن سَمعان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ دجال اس گھاٹی سے نمودار ہوگا جو شام اور عراق کے درمیان ہے تو دائیں بائیں فساد پھیلائے گا، اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا کہ اَصفہان (اصبہان) سے نکلے گا، اور بعض روایتوں میں ہے کہ دجال کی پہلی منزل خوز د کرمان ہوگی —— ان سب روایتوں میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ اوّلاً

---

۳۲) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (مشکاۃ ص: ۴۷۷، باب العلامات بین یدی الساعۃ إلخ)

دجال کا ظہور عراق وشام کے درمیان ہوگا، پھر وہاں سے اُصفہان چلا جائے گا جہاں یہودی اس کا انتظار کر رہے ہوں گے، وہاں سے یہودیوں کے جم غفیر کے ساتھ نکلے گا تو اس کی پہلی منزل خوز وکرمان ہوگی، جہاں ترک آباد ہوں گے جن کے چہرے چوڑے اور رخسار پھولے ہوئے ہوتے ہیں، پھر وہاں سے خراسان پہنچے گا اور ساری دُنیا میں فتنہ وفساد پھیلائے گا، اور مذکورہ تمام شہر چونکہ مشرق میں واقع ہیں، اس لیے بعض روایتوں میں ہے کہ دجال مشرق کی جانب یعنی ماوراء النہر کے علاقہ سے نکلے گا۔ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدّث دہلویؒ ''قیامت نامہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

اوّلاً اس کا ظہور ملک عراق وشام کے درمیان ہوگا، جہاں نبوّت ورسالت کا دعویٰ کرتا ہوگا، پھر وہاں سے اُصفہان چلا جائے گا، یہاں اس کے ہمراہ ستر (۷۰) ہزار یہودی ہوں گے، یہیں سے خدائی کا دعویٰ کر کے چاروں طرف فساد برپا کرے گا، اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کر کے لوگوں کو اپنے تئیں خدا کہلوائے گا۔ (قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟ ص:۲۹، مرتبہ: محمد اسحاق ملتانی)

اور ترمذی کی شرح تحفۃ الالمعی میں ہے: خروج دجال کے سلسلے میں روایات میں چار (۴) جگہوں کا تذکرہ آتا ہے، (۱) شام وعراق کی درمیانی گھاٹی (۲) اصفہان کے مقام یہودیہ (۳) سرزمین مشرق یعنی خراسان (۴) خوز وکرمان۔

اور ان روایات میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ دجال کا خروج اوّلین شام وعراق کی وسطی گھاٹی سے ہوگا، مگر اس وقت اس کی شہرت نہ ہوگی، اور اس کے اَعوان واَنصار یہودیہ گاؤں میں اس کے منتظر ہوں گے، وہاں جائے گا، اور ان کو ساتھ لے کر پہلا پڑاؤ خوز وکرمان میں کرے گا، پھر مسلمانوں کے خلاف اس کا خروج خراسان سے ہوگا۔ (تحفۃ الالمعی، ۵/ ۶۰۶-۶۰۷)

دجال کے تابع دار

(۳۳) ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اَصفہان کے ستر (۷۰) ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے، اُن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی''۔ (جن کو علماء اور مشائخ استعمال کرتے ہیں) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

دجال کی سواری

(۳۴) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' دجال نہایت سفید گدھے پر (سوار ہوکر) نکلے گا، اس گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان ستر (۷۰) باع کا (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے بقدر) فاصلہ ہوگا''۔ (اس سے مراد شاید ہمارے زمانے کا ہوائی جہاز ہے، اور اس کو گدھے سے اس لیے تعبیر کیا کہ سواری کے جانوروں میں گدھے کے کان بہت بڑے ہوتے ہیں، جیسے ہوائی جہاز کے دونوں بازو بہت بڑے ہوتے ہیں) اس کو

---

۳۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ أَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا ، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . (مشكاة المصابيح ، ص: ۴۷۵ ، باب العلامات بين يدى الساعة و ذكر الدجال)

۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ ، مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ . (مشكاة المصابيح ، ص: ۴۷۷، باب العلامات بين يدى الساعة و ذكر الدجال)

بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں روایت کیا ہے۔

دجّال سے دور رہنے کی تاکید

(۳۵) .....حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دجال کے نکلنے کی خبر سُنے وہ اس سے دور رہے، خدائے پاک کی قسم! ایک مرد دجال کے پاس آئے گا، اور اس کا گمان ہوگا کہ وہ مؤمن ہے، لیکن اشتباہ میں ڈالنے والی جن چیزوں کے ساتھ اس کو بھیجا جائے گا ان کی وجہ سے، وہ اس کا تابع اور فرمانبردار ہو جائے گا''۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

دجّال کا حلیہ اور اس کی فریب کاریاں

(۳۶) .....حضرت نوّاس بن سَمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں تمہارے درمیان موجود ہوں گا اور دجال نکلے گا تو میں تمہارے سامنے اس سے حجت و بحث

---

۳۵) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ ، فَوَاللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَ هُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ ، فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. (مشكاة المصابيح ،ص: ۴۷۷ ، باب العلامات بين يدى الساعة وذكر الدجال)

۳۶) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الدَّجَّالَ ، فَقَالَ: إِنْ يَخْرُجْ وَ أَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَ لَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ ، وَ اللهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ . ==

کروں گا (اور میں غالب آؤں گا) اور اگر دجال اس وقت نکلے گا جب کہ میں تمہارے درمیان نہیں ہوں گا تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت کرنے والا ہوگا، اور

== إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِـ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَ فِي رِوَايَةٍ: فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِـ فَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَ الْعِرَاقِ فَعَاثٍ يَمِيْنًا وَ عَاثٍ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ! فَاثْبُتُوْا.

قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَ مَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهٖ كَأَيَّامِكُمْ.

قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَ تَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا، اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ.

قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَ مَا إِسْرَاعُهٗ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ. فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَيَأْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ، وَ الْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى، وَ أَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا، وَ أَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ.

وَ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَيَقُوْلُ لَهَا: أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيُقْبِلُ وَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ. الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشكاة المصابيح، ص: ۴۷۳، باب العلامات بين يدى الساعة وذكر الدجال)

اللہ تعالیٰ میرے وکیل وکارساز ہوں گے ہر مسلمان کے لیے''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مدد فرمائیں گے، چنانچہ ہر مسلمان اس کی بات کو شرعی اور عقلی دلیلوں سے رد کرے گا اور وہ غالب آئے گا)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دجال جوان ہوگا، اس کے بال بہت مُڑے ہوئے ہوں گے، اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی، اور قطنؓ کے بیٹے عَبۡدُ العُزّٰی کے مشابہ ہوگا''۔ (عَبۡدُ العُزّٰی قبیلہ خُزاعہ کا ایک مشرک شخص تھا جس کی شکل وصورت سے صحابہ کرامؓ واقف تھے)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص دجال کو پائے وہ دجال کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی (دس) آیتیں پڑھے، کیونکہ وہ آیتیں تمہیں دجال کے فتنے سے مامون ومحفوظ رکھیں گی''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا: ''دجال اس راستے سے نکلے گا جو شام وعراق کے درمیان واقع ہے، تو دائیں بائیں فساد پھیلائے گا (لہٰذا) اے اللہ کے بندو! تم (اپنے دین پر) ثابت قدم رہنا''۔ (حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! دجال زمین میں کتنی مدّت ٹھہرے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چالیس (۴۰) دن، ایک دن ایک سال کے برابر (دراز) ہوگا، ایک دن ایک مہینے کے برابر، اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، باقی دن تمہارے دنوں کے مانند ہوں گے''۔ —— ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! جو دن ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ہم کو ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں (بلکہ) نماز ادا کرنے کے لیے نماز کی مقدار کا اندازہ کرنا'' (یعنی فجر اور ظہر کے درمیان جتنا فاصلہ ہوتا ہے، اتنا وقت گزر جائے تو ظہر کی نماز پڑھنا، اور ظہر اور عصر کے درمیان جتنا وقت ہوتا ہے اتنا وقت گزر جائے تو عصر کی نماز پڑھنا، اسی طرح اندازہ کر کے نماز پڑھتے رہنا —— نیز جو دن

ایک مہینے یا ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اس میں بھی اندازہ کر کے نماز پڑھتے رہنا)

(راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی تیز رفتاری کی کیا کیفیت ہوگی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی تیز رفتاری اس بادل کے مانند ہوگی جس کے پیچھے ہوا ہو (یعنی اس کی سواری ہوائی جہاز کی طرح نہایت تیز رفتار ہوگی) وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، اور لوگوں کو باطل کی طرف بلائے گا تو لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے، پھر وہ آسمان (بادل) کو حکم دے گا تو آسمان سے خوب بارش ہوگی، اور زمین کو حکم دے گا تو زمین سے خوب سبزہ اُگے گا، چنانچہ شام کو جب اُن کے مویشی جانور چراگاہ سے لوٹیں گے تو دراز قد ہوں گے، ان کے تھن دودھ سے لبریز ہوں گے، اور ان کی کوکھیں (پیٹ) خوب اُبھری ہوئی ہوں گی۔

پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئے گا اور ان کو (اپنی خدائی کی طرف) بلائے گا تو وہ اس کی دعوت کو رد کر دیں گے (یعنی اس کی خدائی پر ایمان لانے سے انکار کر دیں گے) پھر دجال ان کے پاس سے چلا جائے گا تو اس قوم کے لوگ قحط اور خشک سالی میں مبتلا ہو جائیں گے، یہاں تک کہ وہ لوگ مال واَسباب سے بالکل خالی ہو جائیں گے (یعنی ان کی تباہ حالی انتہاء کو پہنچ جائے گی، مگر وہ صابر وشاکر ہوں گے)

اور دجال ایک ویرانے سے گزرے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانوں کو نکال دے تو اس ویرانے کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے جس طرح شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے شہد کی مکھیاں چلتی ہیں۔

پھر دجال ایک نوجوان کو (اپنی خدائی کی طرف) بلائے گا (تو وہ نوجوان اس پر ایمان لانے سے انکار کر دے گا) پھر دجال تلوار سے اس کو مارے گا، اور اس کے دو ٹکڑے کر کے اتنا دور پھینک دے گا جتنا دور تیر کا نشانہ ہوتا ہے، پھر دجال اس

نوجوان (کے جسم کے ٹکڑوں) کو بلائے گا تو وہ (زندہ ہوکر) اس کی طرف متوجہ ہوگا، اس وقت اس نوجوان کا چہرہ چاند کی طرح روشن اور چمکتا ہوگا، اور وہ نوجوان ہنس رہا ہوگا"۔ یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

اس مردِ مومن کا قصّہ جس کو دجال قتل کر کے زندہ کرے گا

مذکورہ بالا حدیث میں جس نوجوان کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کی مزید تفصیل یہ ہے:

۳۷) ..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۳۷) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ ، فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُوْلُ: أَعْمِدُ إِلَى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا ؟ فَيَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ. فَيَقُوْلُوْنَ: اقْتُلُوْهُ. فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوْا أَحَدًا دُوْنَهُ ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ إِلَى الدَّجَّالِ ، فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ . قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَجُّ ، فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ ، فَيُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ. قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: قُمْ ، فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِيْ ؟ فَيَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ إِلَّا بَصِيْرَةً. قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! --

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دجال نکلے گا تو مؤمنین میں سے ایک مرد اس کی طرف روانہ ہوگا (راستے میں) دجال کے کچھ مسلح لوگ اس سے ملیں گے اور اس سے پوچھیں گے: کہاں جارہا ہے؟ وہ مرد مؤمن کہے گا: دجال کے پاس جارہا ہوں جو نکلا ہے، دجال کے پیروکار اس سے کہیں گے: کیا تو ہمارے رب (یعنی دجال) پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ مرد مؤمن کہے گا: ہمارے رب کی صفات پوشیدہ نہیں، دجال کے پیروکار کہیں گے: اس کو قتل کردو، پھر وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہارے رب (یعنی دجّال) نے اس بات سے تم کو منع نہیں کیا کہ تم اس کے حکم کے بغیر کسی کو قتل کرو، پھر دجال کے پیروکار اس مرد مؤمن کو دجال کے پاس لے جائیں گے، جب وہ مرد مؤمن دجال کو دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، پھر دجال اس مرد مؤمن کو چت لٹانے کا حکم دے گا تو اس کو چت لٹا دیا جائے گا، پھر دجال کہے گا: اس کو پکڑو اور اس کا سر توڑ دو، چنانچہ اس مرد مؤمن کو اتنا مارا جائے گا کہ اس کی پیٹھ اور پیٹ کشادہ ہو جائے گا، پھر دجال کہے گا: کیا تو اب بھی مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ مرد مؤمن کہے گا: (ہرگز نہیں) تو جھوٹا مسیح ہے، پھر دجال اس کے بارے میں حکم دے گا تو آرے سے اس کو سر کی طرف سے چیرا جائے گا، یہاں تک کہ دونوں ٹانگوں کے بیچ سے اس کے دو

== إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ. قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ ، فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا ، فَلَا يَسْتَطِيْعُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا. قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ ، فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشکاۃ المصابیح ، ص: ۴۷۴ - ۴۷۵، باب العلامات بین یدی السّاعۃ و ذکر الدجال)

ٹکڑے کر دیئے جائیں گے، پھر دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا، پھر اس سے کہے گا: کھڑا ہو جاتو وہ (زندہ ہو کر) سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر جب دجال اس مردمؤمن سے کہے گا: کیا تو اب بھی مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ مردمؤمن کہے گا: (ہر گز نہیں) اب تو میری بصیرت میں اضافہ ہو گیا، (اور مجھے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ تو ہی جھوٹا مسیح ہے) پھر وہ مردمؤمن کہے گا: لوگو! اچھی طرح جان لو کہ اس نے میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے آئندہ کسی دوسرے آدمی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر دجال اس مردمؤمن کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا تو اس کی گردن کو ہنسلی کی ہڈی تک تانبے کی طرح سخت بنا دیا جائے گا، جس کی وجہ سے دجال اس کو ذبح نہیں کر سکے گا، پھر دجال اس کے دونوں ہاتھوں اور پیروں کو پکڑے گا اور اس کو (اپنی آگ میں) پھینک دے گا، تو لوگ یہی خیال کریں گے کہ اس کو آگ میں پھینکا ہے، حالانکہ وہ جنت میں پھینکا گیا ہوگا''۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مردمؤمن رب العزت کے نزدیک شہادت کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بڑا ہے''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۸) ..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

۳۸) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَأْتِي الدَّجَّالُ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِيْنَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! =

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال (مدینہ منوّرہ میں داخل ہونے کے ارادہ سے) آئے گا، جب کہ اس پر مدینہ کے راستوں میں داخل ہونا ممنوع اور حرام ہوگا تو وہ مدینہ منوّرہ کے قریب ایک کھاری جگہ میں قیام کرے گا، پھر (مدینہ منوّرہ سے نکل کر) ایک شخص اس کے پاس جائے گا جو (اس زمانے کے) لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا''۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ ''وہ بہترین لوگوں میں سے ہوگا، وہ شخص دجال سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے ہیں، تو دجال (اپنے تابع داروں سے) کہے گا: بتاؤ! اگر میں اس شخص کو قتل کر کے زندہ کروں تو تمہیں میرے معاملے میں کوئی شک وشبہ باقی رہے گا؟ اس کے تابع دار کہیں گے: ہرگز نہیں، پھر دجال اس کو قتل کر کے زندہ کرے گا، تو وہ شخص (زندہ ہونے کے بعد) کہے گا: خدائے پاک کی قسم! آج مجھے تیرے باطل پر ہونے کا جتنا یقین ہے اتنا پہلے نہیں تھا، پھر دجال اس کو (دوبارہ) قتل کرنے کا ارادہ کرے گا، مگر وہ اس کو قتل نہیں کر سکے گا''۔ یہ بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔

☑ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس نوجوان کو دجال قتل کر کے زندہ کرے گا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی اور مدینہ منوّرہ کا رہنے والا ہوگا، اور جن حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے، ان کی بات کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

دجال کا سخت ترین فتنہ اور مومنین کا حال

(۳۹) .....حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک دن)

= مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ ، فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكاة المصابيح ، ص:۴۷۵ باب العلامات بين يدى الساعة وذكر الدجال)

(۳۹) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ =

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے کہ آپ نے دجال کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا: ''دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ایسے ہوں گے کہ ان میں سے پہلے سال میں آسمان ایک تہائی بارش کو اور زمین ایک تہائی پیداوار کو روک لے گی ، اور

ـــ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِيْنَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَ الْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَ الثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَ الْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، وَ الثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ، فَيَقُوْلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانَ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا، وَ أَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً . قَالَ: وَ يَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوْهُ، وَ مَاتَ أَبُوْهُ، فَيَقُوْلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَ أَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنَ نَحْوَ أَبِيْهِ وَ نَحْوَ أَخِيْهِ . قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ وَ الْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَ غَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ، قَالَتْ: فَأَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ: مَهْيَمْ أَسْمَاءُ؟ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ. قَالَ: إِنْ يَخْرُجْ وَ أَنَا حَيٌّ، فَأَنَا حَجِيْجُهُ، وَ إِلَّا فَإِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَ اللهِ! إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَ التَّقْدِيْسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ. (مشكاة المصابيح، ص: ۴۷۷، باب العلامات بين يدى الساعة وذكر الدجال)

دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی، اور تیسرے سال میں آسمان اپنے تمام قطروں کو اور زمین اپنی تمام پیداوار کو روک لے گی، چنانچہ نہ کوئی کُھر والا جانور باقی رہے گا، نہ کوئی دانت والا وحشی جانور باقی رہے گا (یعنی تمام حیوانات قحط سالی کی وجہ سے مرجائیں گے)

اور دجال کا سخت ترین فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور اس سے کہے گا: بتا اگر میں تیرے لیے تیرے اونٹوں کو زندہ کردوں پھر بھی تو یقین نہیں کرے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ دیہاتی کہے گا: کیوں نہیں (میں تجھے ضرور اپنا رب مان لوں گا) پھر دجال اس کے سامنے شیاطین کو اس کے اونٹوں کے مانند بنا کر پیش کرے گا، وہ اونٹ تھنوں اور کوہانوں کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے اچھے ہوں گے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نیز وہ ایک شخص کے پاس آئے گا جس کا بھائی مرچکا ہوگا اور اس کا باپ بھی مر چکا ہوگا، پھر دجال اس سے کہے گا: بتا اگر میں تیرے لیے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو زندہ کردوں تب بھی تو نہیں مانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ شخص کہے گا: کیوں نہیں (میں تجھے ضرور اپنا رب مان لوں گا) پھر دجال شیاطین کو اس کے باپ اور اس کے بھائی کے مانند بنا کر پیش کرے گا''۔

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات بتا کر اپنی کسی ضرورت کے لیے باہر تشریف لے گئے، پھر واپس تشریف لائے تو لوگ اس بات کی وجہ سے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بتائی تھی انتہائی فکر وغم میں مبتلا تھے، حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر فرمایا: ''کیا حال ہے تیرا اے اسماء!''۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا تذکرہ کرکے ہمارے دل اُچک لیے (یعنی دجال کے بارے میں آپ نے جو باتیں بیان فرمائیں اس سے ہم بہت فکر مند ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(فکر مت کرو) اگر میری حیات میں دجال نکلے گا تو میں اس سے نمٹ لوں گا، ورنہ میرا رب میرا وکیل و کارساز ہے ہر مؤمن کے لیے''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کی مدد فرمائیں گے اور دجال کے فتنے سے اس کو محفوظ رکھیں گے)

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکانے میں کچھ دیر ہوجاتی ہے تو بھوک ہمیں ستاتی ہے، تو اس وقت مؤمنین کا کیا حال ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اس وقت) مؤمنین کے لیے وہ چیز کافی ہوگی جو آسمان والوں (یعنی فرشتوں) کے لیے کافی ہوتی ہے، یعنی تسبیح وتقدیس''۔ (ان کی غذا ہوگی جیسے فرشتوں کی غذا تسبیح و تقدیس ہے) اس کو احمد نے اور ابوداؤد طیالسی نے روایت کیا ہے۔

خروج دجال کے وقت مؤمنین کی قلبی حالت

(٤٠) .....حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''حضرت نوح علیہ السلام

---

٤٠) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ ، وَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوْهُ . فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ: لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي . قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْ دَاوُدَ. (مشکاۃ المصابیح ،ص:٤٧٦ - ٤٧٧، باب العلامات بين يدی السّاعة و ذکر الدجال)

کے بعد کوئی نبی نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، اور میں بھی تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے دجال کے احوال بیان کیے اور ارشاد فرمایا: ''ہوسکتا ہے جس نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے ان میں سے کوئی شخص اس (دجال) کو پائے''۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس وقت ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بالکل ایسی ہی ہوگی جیسی آج ہے یا اس سے بھی بہتر ہوگی''۔ اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

دجال کا خوف مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

۴۱) ..... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسیح دجال کا رُعب اور خوف مدینہ منوّرہ میں داخل نہیں ہوگا (جب دجال نکلے گا) اس وقت مدینہ منوّرہ کے سات دروازے (یعنی سات راستے) ہوں گے، اور ہر دروازے (یعنی راستے) پر دو فرشتے ہوں گے''۔ (جو دجال کو مدینہ منوّرہ میں داخل ہونے سے روکیں گے) اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

دجّال مکّہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا

۴۲) ..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۴۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (مشکاۃ ، ص: ۴۷۵، باب العلامات بین یدی السّاعة و ذکر الدجال)

۴۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ ـــ

نے فرمایا: ''کوئی شہر نہیں ہے مگر دجال اس کو پامال کرے گا مکہ اور مدینہ کے سوا، اور اس کے راستوں میں سے کوئی راستہ نہیں ہے مگر فرشتے اس پر صف بستہ کھڑے ہوں گے، اور اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے، چنانچہ دجال ایک شور زمین میں اُترے گا تو مدینہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا (اس وقت) مدینہ سے ہر کافر اور منافق نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا''۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔

تمیم داری کی دجّال سے ملاقات

۴۳) .....حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول

= وَالْمَدِيْنَةَ ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهَا ، فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ ، فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ ، يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ. (الصحيح لمسلم ، ۲ / ۴۰۵، باب قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ)

۴۳) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ: ''اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ''. فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ ، فَقَالَ: لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ. ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ ؟. قَالُوا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِنِّيْ وَاللهِ! مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا ، فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِيْ أَنَّهُ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ، فَأَرْفَئُوْا =

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنادی (اعلان کرنے والے) کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ : (نماز جمع کرنے والی ہے یعنی نماز کے لیے سب لوگ جمع ہوجائیں) تو میں مسجد کی طرف روانہ ہوگئی (مسجد میں پہنچ کر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کی تو منبر پر بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے (جیسا کہ آپ کی عادت شریفہ تھی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر شخص اپنی جگہ بیٹھا رہے''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول

= إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ ، لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ ، قَالُوا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً . قَالَ : فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا ، وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا ، مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ. قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ ؟ قَالَ: قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي ، فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا: نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ ، رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ ، فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا ، فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ ، فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ ، فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ ، اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا فِي الدَّيْرِ ، فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا ، فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ ؟ قُلْنَا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ ، قَالَ: إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ =

بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: " خدائے پاک کی قسم! میں نے تمہیں نہ کسی پسندیدہ چیز کے لیے جمع کیا ہے نہ کسی خوف ناک چیز کے لیے، بلکہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو ایک نصرانی اور عیسائی شخص تھے، وہ آئے اور اسلام قبول کیا، انہوں نے مجھے مسیح دجال کے بارے میں ایسی بات بتائی جو میں تمہیں بتا چکا ہوں"۔ (کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا)

چنانچہ تمیم داری نے مجھے بتایا کہ وہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے، ان کے

--- هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ ؟ قُلْنَا: نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ ، وَ أَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا ، قَالَ: أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ ؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَ نَزَلَ يَثْرِبَ. قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَ أَطَاعُوْهُ ، قَالَ أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيْعُوْهُ. وَ إِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ: أَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ ، وَ إِنِّيْ يُوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَأَخْرُجَ ، فَأَسِيْرَ فِي الْأَرْضِ ، فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ، غَيْرَ مَكَّةَ وَ طَيْبَةَ ، هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا ، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا ، وَ إِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : وَ طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ: هٰذِهٖ طَيْبَةُ ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ. أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ؟ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ ، أَلَا إِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ ، وَ أَوْمَأَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَشْرِقِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشکاۃ المصابیح، ص: ۴۷۵ - ۴۷۶، باب العلامات بین یدی الساعۃ و ذکر الدجال)

ساتھ قبیلۂ لخم اور جذام کے تیس (٣٠) آدمی تھے، پانی کی موجیں ان کو ایک مہینہ تک سمندر میں اِدھر اُدھر گھماتی رہیں (ایک مہینے کے بعد) وہ لوگ غروب آفتاب کے وقت جہاز کو ایک جزیرہ کے قریب لے گئے، اور چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوکر جزیرہ میں داخل ہوئے تو ایک چوپایہ اُن سے ملا جو بہت بالوں والا تھا، اور بالوں کی کثرت کی وجہ سے لوگ جان نہیں سکتے تھے کہ اس کا اگلا اور پچھلا حصہ کونسا ہے، لوگوں نے کہا: تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جاسوسہ ہوں، تم اس شخص کے پاس چلو جو بڑے محل میں ہے کیونکہ وہ تمہاری خبروں کا مشتاق ہے (یعنی تم سے خبریں سننے کا خواہش مند ہے)

تمیم داری کہتے ہیں کہ جب اس (چوپایہ) نے ہمارے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا تو ہم اس (چوپایہ) سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو، پھر ہم لوگ تیز چلے یہاں تک کہ محل میں داخل ہوگئے، تو ہم نے دیکھا کہ اس میں بڑے ڈیل ڈول والا ایک آدمی ہے، ہم نے ایسا قوی ہیکل آدمی کبھی دیکھا نہیں تھا، اس کے ہاتھ اس کی گردن سے جکڑے ہوئے تھے، اور وہ گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے نہایت مضبوط بندھا ہوا تھا، ہم نے کہا: تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا: تمہیں میرا اَتا پتا معلوم ہوگیا، لہٰذا تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ (اور کہاں سے آئے ہو؟) لوگوں نے کہا: ہم عرب کے باشندے ہیں، ہم بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ سمندری طوفان ایک مہینہ تک ہمیں اِدھر اُدھر گھماتا رہا، پھر ہم اس جزیرہ میں پہنچے تو ہمیں بہت بالوں والا ایک چوپایہ ملا، اس نے بتایا کہ میں جاسوسہ ہوں، تم لوگ اس شخص کے پاس جاؤ جو محل میں ہے، تو ہم جلدی سے تیرے پاس آگئے۔

پھر اس نے کہا: مجھے بَیْسَان (جو مُلک شام کی ایک بستی ہے، اس) کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ کہ ان میں پھل آتے ہیں یا نہیں؟ ہم نے کہا: ہاں پھل آتے ہیں، اس نے کہا: وہ وقت قریب ہے جب بیسان کی کھجوروں میں پھل

نہیں آئیں گے — پھر اس نے پوچھا: مجھے بُحَيْرَۂ طَبَرِيَّه(۱) کے بارے میں بتاؤ کہ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا: اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا: وہ وقت قریب ہے جب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔

پھر اس نے کہا: مجھے زُغَرْ (جو ملک شام کی ایک بستی ہے، اس) کے چشمے کے بارے میں بتاؤ کہ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ اور وہاں کے باشندے اس چشمے کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں یا نہیں؟ ہم نے کہا: ہاں! اس میں بہت پانی ہے، اور وہاں کے باشندے اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں۔

پھر اس نے کہا: مجھے اُمیوں (یعنی عربوں) کے نبی کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا: وہ مکہ سے ہجرت کر کے یثرب (مدینہ) آگئے ہیں — — پھر اس نے پوچھا: کیا عرب کے لوگوں نے ان سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! — پھر اس نے پوچھا: انہوں نے عربوں کے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ (یعنی نتیجہ کیا رہا؟) ہم نے اس کو بتایا کہ وہ اپنے گرد ونواح کے لوگوں پر غالب آچکے ہیں، اور لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی ہے، اس نے کہا: سنو! ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ اس نبی کی اطاعت کریں۔

اور اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں، اور وہ وقت قریب ہے جب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی تو میں نکلوں گا، اور پوری دُنیا کا سفر کروں گا، اور چالیس (۴۰) دن کے اندر کوئی بستی نہیں چھوڑوں گا جس میں میں داخل نہ ہوں سوائے مکّہ اور طیبہ کے، ان دونوں بستیوں میں میرا داخلہ ممنوع ہے، جب بھی میں ان دونوں بستیوں میں سے کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو میرے سامنے ایک فرشتہ آجائے گا جس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی، وہ

(۱) بُحَيْرَۂ طَبَرِيَّه: اُردن میں طبریہ بستی کے قریب ایک بہت بڑی جھیل ہے یعنی چھوٹا دریا ہے جس کا پانی میٹھا ہے۔

مجھے ان میں داخل ہونے سے روک دے گا، اور مذکورہ دونوں بستیوں میں سے ہر بستی کے تمام راستوں پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں''۔

(حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لاٹھی منبر پہ مار کر فرمایا: ''یہ ہے طیبہ، یہ ہے طیبہ، یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ منورہ''۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) ''بتاؤ! کیا یہ بات میں نے تم سے نہیں بتائی؟''۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے بتائی ہے، (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) ''سنو! وہ دجال شام کے سمندر یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب سے نکلے گا''۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خواب اور اس کی تعبیر

(٤٤) ..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

٤٤) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا ، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً ، مُتَّكِئًا عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ: ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ ، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكاة ص: ٤٧٦، باب العلامات بين يدى الساعة و ذكر الدجال)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج رات میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا، پھر میں نے ایک گندمی رنگ کا آدمی دیکھا جو بہت خوب صورت تھا، اور اس کے (سر پر) نہایت خوب صورت بال تھے، اس نے بالوں میں کنگھی کر رکھی تھی، اور بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، وہ دو (۲) آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگا کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح ابن مریم (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) ہیں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جس کے بال گھونگھریالے اور بہت مڑے ہوئے تھے، اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، گویا اس کی آنکھ انگور کا پھولا ہوا دانہ ہے، میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں قطن کے بیٹے (عبدالعزی) کے مشابہ تھا، وہ بھی دو (۲) آمیوں ک کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا''۔ میں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' تو لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح دجال ہے۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

خواب کی تعبیر: اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام دین کے گرد پھریں گے، دین کو قائم کرنے اور اس کے خلل و فساد کو درست کرنے کے لیے، اور دجال بھی دین کے گرد پھرے گا دین میں خلل و فساد ڈالنے کے قصد و ارادہ سے، اور دونوں کے اَعوان و مددگار ہوں گے، کچھ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مددگار ہوں گے تو کچھ مسیح دجال کے تابع دار ہوں گے۔ (مظاہر حق قدیم)

دجال کے فتنوں سے محفوظ رہنے کے طریقے

✓ ... دجال کے فتنوں سے محفوظ رہنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ روزانہ نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف کے بعد، یا نماز سے فارغ ہونے کے بعد دجال

کے فتنوں سے پناہ مانگ رہا ہے۔

۴۵) .....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص تشہد سے فارغ ہوجائے تو اس کو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے: (۱) دوزخ کے عذاب سے (۲) اور قبر کے عذاب سے (۳) اور زندگی اور موت کے فتنے سے (۴) اور مسیح دجال کے شر سے''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴۶) .....حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دُعا سکھاتے تھے، جس طرح ان کو قرآن کریم کی سورت سکھاتے تھے (یعنی اہتمام کے ساتھ یہ دُعا سکھاتے تھے تاکہ لوگ اس کو اپنی نمازوں میں پڑھا کریں) (دُعا سکھانے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یہ دُعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، وَ أَعُوْذُ بِكَ

---

۴۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة المصابيح، ص: ۸۷، باب الدعاء في التشهد)

۴۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. يَقُوْلُ: قُوْلُوْا: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ''. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (حوالہ بالا)

مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ .

ترجمہ:''اے اللہ! میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، اور میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے، اور میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

✓ ... اور دجال کے فتنوں سے محفوظ رہنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس (۱۰) آیتیں معنی اور مطلب کے ساتھ یاد کرے اور ان کو وقتاً فوقتاً پڑھتا رہے، اور معانی میں غور کرتا رہے —— اور مسلم کی ایک روایت میں سورۂ کہف کی آخری دس (۱۰) آیتوں کی یہی فضیلت بیان کی گئی ہے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں اور آخری دس آیتیں معنی اور مطلب کے ساتھ یاد کرے، اور ان کو پڑھتا رہے، ان شاء اللہ آپ دجال کے فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔

۴۷) ..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس (۱۰) آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا —— امام مسلم نے کہا: شعبہ کی روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی آخری دس (۱۰) آیتیں، اور ہمام کی روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس (۱۰) آیتیں''۔

✓ ... اور دجال کے فتنوں سے محفوظ رہنے کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اہتمام

---

۴۷) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. قَالَ مُسْلِمٌ: قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ. وَقَالَ هَمَّامٌ: مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ. (الصحيح لمسلم ۱/۲۷۱، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي)

کے ساتھ جمعہ کے دن پوری سورۂ کہف پڑھتا رہے، اور اس میں جو واقعات اور مضامین بیان کیے گئے ہیں ان کو سچا جانے۔

۴۸) .....حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا، اس کے لیے دو (۲) جمعوں کے درمیان نور چمکتا رہے گا''۔ اس کو بیہقی نے ''دعوات کبیر'' میں روایت کیا ہے۔

۴۹) .....نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا وہ آٹھ دن تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا، اور اگر اس ہفتہ میں دجال نکلے گا تو وہ اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا''۔ اس کو حافظ ضیاء مقدسیؒ نے المختارۃ میں ذکر کیا ہے۔

دجّال مُلکِ شام میں مارا جائے گا

۵۰) .....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۴۸) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ. (مشكاة المصابيح، ص:۱۸۹، كتاب فضائل القرآن)

۴۹) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَهُوَ مَعْصُوْمٌ إِلَى ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ، وَإِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ. (الدرّ المنثور فی التأويل بالمأثور للسيوطی :۴/۲۰۹، فضائل سورة الكهف)

۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ، ==

فرمایا: ''مسیح دجال مدینہ منوّرہ میں داخل ہونے کے ارادہ سے مشرق کی جانب سے آئے گا یہاں تک کہ وہ اُحُد پہاڑ کے پیچھے ٹھہرے گا، پھر فرشتے اس کا چہرہ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے اور دجال وہاں ہلاک ہوگا '' (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے) یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانے کے بعد دجال کو قتل کرنا — اور یہود کا صفایا

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ قسطنطینیّہ فتح کرنے کے بعد جب ملک شام پہنچیں گے، تو دجال سے جنگ کرنے کی تیاری میں مصروف ہو جائیں گے، کیونکہ دجال بھی اس وقت شام پہنچ چکا ہوگا۔

ایک دن فجر کی نماز کے لیے اقامت کہی جا رہی ہوگی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی شرقی جانب سفید مینارہ پر دو فرشتوں کے پروں پر اپنے ہاتھ رکھ کر آسمان سے اُتریں گے، جب مسجد میں پہنچیں گے، تو حضرت مہدی امامت کی درخواست کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت سے انکار کریں گے تو حضرت مہدی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھیں گے اور فجر کی نماز پڑھائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے، اس کے بعد تمام نمازوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کریں گے، اور حضرت مہدی آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں گے، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی سے افضل ہیں،

= حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ ، وَ هُنَالِكَ يَهْلِكُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . (مشكاة المصابيح ، ص: ۴۷۵، باب العلامات بين يدى السّاعة و ذكر الدجال)

اور افضل کی امامت اولیٰ ہے۔ اور پہلی نماز اس لیے نہیں پڑھائیں گے کہ اقامت حضرت مہدی کے لیے کہی گئی ہوگی۔

نماز کے بعد حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلامی فوج کے ساتھ میدانِ کارزار میں تشریف لائیں گے، اُدھر دجال اور اس کا لشکر پوری تیاری کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہوگا، چنانچہ جنگ شروع ہو جائے گی، جنگ کے دوران جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگے گا، اور اس کا لشکر بھی اس کی اتباع کرے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کا تعاقب کریں گے، بھاگتے بھاگتے جب مُلک شام کے ایک شہر ''لُد'' کے گیٹ پر پہنچے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس پر نیزے سے وار کریں گے، اور اس کو قتل کریں گے، دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا خون آلود نیزہ بلند کر کے لوگوں کو اس کی ہلاکت سے آگاہ کریں گے۔

احادیث مبارکہ میں ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرنے میں عجلت نہ کرتے تب بھی وہ آپ کے دَم سے اس طرح پگل جاتا جس طرح پانی میں نمک پگل جاتا ہے، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دَم میں یہ تاثیر ہوگی کہ جس کافر تک پہنچے گا وہ مر جائے گا، اور آپ کا دَم جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی ہوگی وہاں تک پہنچے گا۔

اس کے بعد مسلمان دجال کے تابع داروں کو جن میں اکثریت یہودیوں کی ہوگی، قتل کریں گے، اس وقت یہودیوں کو کوئی چیز پناہ نہیں دے گی، حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپا ہوگا تو وہ پتھر یا درخت آواز دے گا کہ اے اللہ کے بندے! آ، اور اس یہودی کو قتل کر، مگر غرقد کا درخت یہودیوں کو چھپائے گا اور آگاہ نہیں کرے گا، اسی لیے یہودی غرقد کے درخت کو بابرکت سمجھتے ہیں، اب اس سلسلے کی چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

جب حضرت عیسیٰ آئیں گے تو نماز کون پڑھائے گا؟

۵۱) .....ابن ماجہ میں حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت ہے؛ اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دن مسلمانوں کا امام لوگوں کو فجر کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت آسمان سے اُتریں گے تو وہ امام رُک کر اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا؛ تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے دونوں شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں، کیونکہ اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے، چنانچہ مسلمانوں کے امام (حضرت مہدی) نماز پڑھائیں گے''۔

تنبیہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کے وقت آسمان سے اُتریں گے، اور فجر کی نماز حضرت مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے، یہی صحیح ہے اور جن کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عصر کے وقت آسمان سے اُتریں گے اور سب سے پہلے عصر کی نماز ادا کریں گے وہ غلط ہے۔

---

۵۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ...... فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى، لِيَتَقَدَّمَ عِيسٰى يُصَلِّي، فَيَضَعُ عِيسٰى يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ. (ابن ماجة، ص: ۳۰۸، باب فتنة الدجال و خروج عيسى ابن مريم)

۵۲) .....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے قیامت تک (یعنی نزولِ عیسیٰ تک) برابر قتال کرتی رہے گی، اور (اپنے دشمن پر) غالب رہے گی''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیسیٰ ابن مریم اُتریں گے تو اُن کا امیر کہے گا: تشریف لائیے، ہمیں نماز پڑھائیے، عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: نہیں (یعنی میں نماز نہیں پڑھاتا) بے شک تم میں سے بعض؛ بعض پر امیر و امام ہے، اس بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا فرمائی ہے''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

☑ مذکورہ بالا دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے تو حضرت مہدی امامت کی درخواست کریں گے، جب آپ انکار کریں گے تو خود حضرت مہدی نماز پڑھائیں گے۔

۵۳) .....لیکن مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ جب مسلمان جنگ کی تیاری میں مصروف ہوں گے، نماز کے لیے صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے، نماز کے لیے اقامت کہی جا رہی ہوگی کہ عیسیٰ ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے اُتریں گے،

---

۵۲) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ، فَيَقُوْلُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا ، فَيَقُوْلُ: لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشکاۃ، ص: ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

۵۳) فَبَيْنَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوفَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ ، الحدیث. (الصحیح لمسلم ،ج:۲/ ۳۹۲) ——— پوری حدیث دیکھنی ہو تو حدیث نمبر (۱۸) ملاحظہ فرمائیں۔

اور مسلمانوں کی امامت کریں گے۔

☑ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کریں گے، ان روایتوں میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ نزول کے بعد پہلی نماز حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے، تا کہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ آپ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر تشریف لائے ہیں، اس کے بعد تمام نمازوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کریں گے، اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں گے۔

۵۴) ..... چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر لوگ دیکھیں گے کہ عیسیٰ ابن مریم تشریف فرما ہیں، اور نماز کے لیے اقامت کہی جا رہی ہے تو مسلمانوں کے امام حضرت مہدی پیچھے ہٹیں گے، عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آگے بڑھیں! اس نماز کی اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے، چنانچہ حضرت مہدی وہ نماز پڑھائیں گے، پھر اس نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے''۔ اس کو نعیم بن حماد نے الفتن میں روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی جائے نزول اور دجال کی قتل گاہ

پہلے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث: (۳۶) گزر چکی ؛ اس میں دجال کی فریب کاریوں کا تذکرہ ہے۔

---

۵۴) عَنْ كَعْبٍ مَرْفُوْعًا .... قَالَ: فَيَنْظُرُوْنَ فَإِذَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، قَالَ: وَتُقَامُ الصَّلَاةُ ، فَيَرْجِعُ إِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمَهْدِيُّ ، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى : تَقَدَّمْ فَلَكَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ ، فَيُصَلِّيْ بِهِمْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ الصَّلَاةَ ، قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ عِيْسٰى إِمَامًا بَعْدَهٗ. (الفتن لنعیم بن حماد ،ص:۳۹۳، رقم الحدیث: ۱۳۳۶)

۵۵) ..... اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الغرض دجال اسی طرح کی فریب کاریوں اور کرشمہ سازیوں میں مصروف ہوگا کہ اچانک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجیں گے جو دمشق کی شرقی جانب سفید منارے کے پاس اتریں گے، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زرد رنگ کے دو (۲) کپڑے پہنے ہوئے، اور اپنے دونوں ہاتھ دو (۲) فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے، جب آپ اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے، اور جب سر اُٹھائیں گے تو سر سے موتیوں کی طرح پانی کے دانے (یعنی پانی کے بڑے بڑے قطرے آپ کے رُخِ انور پر) گریں گے۔

پھر جس کافر تک آپ کے سانس کی ہوا پہنچے گی وہ مر جائے گا، اور آپ کا دَم جہاں تک آپ کی نگاہ کی رسائی ہوگی وہاں تک پہنچے گا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے، یہاں تک کہ اس کو لُدْ شہر کے گیٹ پر پائیں گے، اور اس کو قتل کریں گے''۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دِمَشق کی شرقی جانب سفید منارہ کے نزدیک اُتریں گے، اس سے مُراد بیت المقدس ہے جو دِمَشق کی شرقی جانب واقع ہے، ابن ماجہ میں ایک طویل حدیث ہے؛ اس میں ہے کہ

---

۵۵) .... فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ إِلَّا مَاتَ ، وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ ، فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ ، فَيَقْتُلُهٗ. (مشکاۃ، ص: ۴۷۳، باب العلامات بین یدی الساعۃ الخ)

۵۶) ..... حضرت اُم شریک رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ! جب دجال نکلے گا اُس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب اُس وقت کم ہوں گے، اور ان میں سے اکثر بیت المقدس میں ہوں گے، اور اُن کا امام ایک نیک مرد (مہدی) ہوگا، اور جب اُن کا امام فجر کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے''۔

اور مرقاۃ میں ہے: حافظ ابن کثیر نے کہا: اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''بیت المقدس'' میں اُتریں گے۔ اور ایک روایت میں ہے: ''اُردن'' میں۔ اور ایک روایت میں ہے: مسلمانوں کی ''لشکر گاہ'' میں۔

میں (یعنی حافظ ابن کثیر) کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیت المقدس میں نازل ہونے کی حدیث ابن ماجہ میں ہے، اور وہ میرے نزدیک راجح ہے، اور دیگر روایتوں کے منافی نہیں، اس لیے کہ بیت المقدس دِمَشق کی شرقی جانب ہے، اور وہ اُس وقت مسلمانوں کی لشکر گاہ ہوگی، اور 'اُردن' ایک علاقہ کا نام ہے، اور بیت المقدس اس میں داخل ہے، اگرچہ بیت المقدس میں اِس وقت کوئی مینارہ نہیں ہے، لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ضرور مینارہ بنے گا، واللہ اعلم (۱)

---

۵۶) فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ ؟قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ ،وَ جُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ ،وَ إِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ ،فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ. (سنن ابن ماجة ،ص:۳۰۸، باب فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ)

(۱) ذَكَرَ السُّيُوْطِيُّ فِي تَعْلِيْقِهِ عَلَى ابْنِ مَاجَهْ أَنَّهُ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: فِي رِوَايَةٍ: إِنَّ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ يَنْزِلُ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ فِي رِوَايَةٍ: بِالْأُرْدُنِّ .وَفِي رِوَايَةٍ: بِمُعَسْكَرِ الْمُسْلِمِيْنَ. =

اور لُدّ بیت المقدس کے قریب ایک بستی ہے، مسلم شریف کی شرح نووی میں ہے: قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: (يُدْرِكُهٗ بِبَابِ لُدّ) ..... هُوَ بَلْدَةٌ قَرِيبَةٌ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ (شرح نووی مع مسلم شریف: ۲/ ۴۰۱)

☑ الحاصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام دِمشق کی شرقی جانب یعنی بیت المقدس میں جو اُس وقت مسلمانوں کی لشکر گاہ ہوگی، سفید مینارہ کے نزدیک اُتریں گے، اور بیت المقدس کے قریب لُد نامی جو بستی ہے اس کے گیٹ پر دجال کو قتل کریں گے۔ و اللہ اعلم بالصواب۔

یہود کی تباہی و بربادی

۵۷) ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود تم سے جنگ کریں گے تو تمہیں اُن پر مسلّط کیا جائے گا

— قُلْتُ: حَدِيْثُ نُزُوْلِهٖ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ ، وَ هُوَ عِنْدِيْ أَرْجَحُ ، وَلَا يُنَافِي سَائِرَ الرِّوَايَاتِ ، لِأَنَّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ وَ هُوَ مُعَسْكَرُ الْمُسْلِمِيْنَ إِذْ ذَاكَ ، وَ الْأُرْدُنُّ اسْمُ الْكُوْرَةِ كَمَا فِي الصِّحَاحِ وَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ دَاخِلٌ فِيْهِ ، وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ الْآنَ مَنَارَةٌ ، فَلَا بُدَّ أَنْ تَحْدُثَ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ ، وَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ. (مرقاة المفاتيح ص: ۱۰/ ۱۹۷، باب العلامات بين يدي السّاعة و ذكر الدجال)

۵۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ. (الصّحيح لمسلم: ۲/ ۳۹۶، كتاب الفتن و أشراط السّاعة)

یہاں تک کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے (چھپا ہوا) ہے، اس کو قتل کر''۔ یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

۵۸) ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور مسلمان اُن کو قتل کریں گے حتیٰ کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپے گا تو پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے (چھپا ہوا) ہے، آ! اور اس کو قتل کر، مگر غرقد کا درخت (نہیں بتائے گا) کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے''۔ یہ بھی مسلم شریف کی روایت ہے۔

حضرت مہدی کی اہم فتوحات اور آپ کی وفات

حضرت مہدی سب سے پہلے سفیانی سے جنگ کریں گے، اس پر فتح حاصل کرنے کے بعد ملک شام کی طرف روانہ ہوں گے، اور حلب کے قریب اَعماق و دابق میں رومیوں سے جنگ کریں گے، جو مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے اکٹھا ہوئے ہوں گے، بہت بڑی جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت مہدی اور اُن کے ساتھیوں کو فتح نصیب فرمائیں گے، اس کے بعد حضرت مہدی عیسائیوں کے ملکوں کو فتح کرتے ہوئے قسطنطینیّہ پہنچیں گے، قسطنطینیّہ کو فتح کرنے کے بعد شام کی طرف لوٹیں گے، جب شام پہنچیں گے تو دجال نکل چکا ہوگا، حضرت

---

۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ! فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ. (حوالہ بالا)

مہدی اس سے جنگ کرنے کی تیاری کر رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے، پھر دونوں مل کر دجال اور اس کے لشکر سے جنگ کریں گے، جن میں اکثریت یہودیوں کی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک شام کے شہر لُد کے دراوزے پر دجال کو قتل کریں گے، اور مسلمان دجال کے تابع داروں کو موت کے گھاٹ اُتاریں گے۔

ان فتوحات میں حضرت مہدی کے سات (۷) سال صَرف ہوں گے، پھر آٹھویں سال میں یا نویں سال کے آخر میں آپ دُنیا سے رحلت فرمائیں گے، مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھ کر آپ کو سپردِ خاک کریں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کی امامت وقیادت کریں گے۔

حضرت مہدی کا انتقال کہاں ہوگا؟ اور آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟ حدیثوں میں اس کی صراحت نہیں، اور قیاس وگمان سے کوئی بات کہنا درست نہیں۔

حضرت مہدی اور دجال کے بارے میں اسلامی عقیدہ

✓ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں احقر نے جو احادیث مبارکہ ذکر کی ہیں وہ سب صحیح ہیں، اور ان میں سے اکثر احادیث متعدد کتبِ حدیث میں ہیں، ان روایتوں کا اگر خلاصہ نکالا جائے تو یہ نکلے گا کہ قیامت سے پہلے حضرت مہدی ضرور تشریف لائیں گے، یعنی ان کا آنا یقینی ہے، یہی اسلامی عقیدہ ہے، اس کو دل سے ماننا اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے، جو شخص اس کا انکار کرتا ہے وہ گمراہ ہے۔

✓ اسی طرح صحیح اور معتبر احادیث میں حضرت مہدی کے بارے میں جو تفصیلات وارد ہوئی ہیں وہ تمام تفصیلات کسی شخص پر منطبق نہ ہوتی ہوں اور وہ ''مہدی مُوعود'' ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، تو وہ ضال و مُضِل ہے یعنی خود گمراہ ہے، اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا ہے، جو مسلمان ایسے گمراہ شخص کو ''مہدی مُوعود'' مانتا ہے وہ

بھی گمراہ ہے، لہٰذا جھوٹے مہدیوں سے اپنے آپ کو بچاؤ اور سچے مہدی کا آنا یقینی جانو، یہی تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاقی عقیدہ ہے۔

۷۔ نیز قیامت سے پہلے دجال کا آنا بھی یقینی ہے، اس لیے اس بات پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ قیامت سے پہلے دجال نکلے گا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے، جو لوگ ظہورِ مہدی اور خروجِ دجال کا یہ کہہ کر انکار کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں ان کا ذکر نہیں وہ گمراہ ہیں اور احادیث صحیحہ کے منکر ہیں، اسی طرح جو لوگ دجال کے بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں تاویلیں کرتے ہیں وہ بھی راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ نزول کے بعد کونسی شریعت پر عمل کریں گے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمانے کے بعد اپنی شریعت پر عمل نہیں کریں گے، بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دورِ نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ختم ہو چکا، اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دورِ نبوّت ورسالت چل رہا ہے، اور قیامت تک چلے گا، آپ کی شریعت آخری شریعت ہے، اور حضرت عیسیٰ کی شریعت منسوخ ہوچکی ہے، اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہونے کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔

(۵۹) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ ...... قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: تَدْرِيْ مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ ؟ قُلْتُ: تُخْبِرُنِيْ. قَالَ: فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ --

فرمایا: ''تمہاری (خوشی کی) کیا کیفیت ہوگی جب مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان اُتریں گے، اور تمہاری امامت وقیادت کریں گے تمہاری شریعت سے .... حدیث کے راوی ابن ابی ذئبؒ نے (اپنے شاگرد ولید بن مسلم سے) پوچھا: کیا تم جانتے ہو فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ کا کیا مطلب ہے؟ (ولید بن مسلم کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: آپ ہی بتائیں کہ اس کا کیا مطلب ہے، ابن ابی ذئب نے فرمایا: فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جب آسمان سے اُتریں گے تو) تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے تمہاری امامت و قیادت کریں گے''۔ (یعنی اللہ کی کتاب قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر خود بھی عمل کریں گے، اور لوگوں کو بھی اسی کی تاکید کریں گے) یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

نزولِ عیسیٰ کے مقاصد واَغراض

یہود ونصاریٰ کا خیال ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکا کر قتل کردیا ہے، حالانکہ یہود ونصاریٰ کا یہ خیال غلط ہے، یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا تھا، نہ سولی پر لٹکایا تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ آسمان پر اُٹھالیا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ (سورۂ نساء، آیت: ۱۵۷): ''اور یہود نے نہ اس (عیسیٰ) کو قتل کیا اور نہ اس کو سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی اُن کے آگے''۔

== صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (الصحیح لمسلم: ۱/ ۸۷، کتاب الإیمان، باب نُزُوْلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيْعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

قصہ یہ ہوا کہ جب یہودیوں نے حضرت مسیح کے قتل کا عزم کیا تو پہلے ایک آدمی ان کے گھر میں داخل ہوا، حق تعالیٰ نے ان کو تو آسمان پر اٹھالیا، اور اس شخص کی صورت حضرت مسیح علیہ السلام کی صورت کے مشابہ کردی، جب باقی لوگ گھر میں گھسے تو اس کو مسیح سمجھ کر قتل کردیا، پھر خیال آیا تو کہنے لگے کہ اس کا چہرہ تو مسیح کے چہرہ کے مشابہ ہے، اور باقی بدن ہمارے ساتھی کا معلوم ہوتا ہے، کسی نے کہا کہ یہ مقتول مسیح ہے تو ہمارا آدمی کہاں گیا؟! اور ہمارا آدمی ہے تو مسیح کہاں ہے؟! اب صرف اٹکل سے کسی نے کچھ کہا، کسی نے کچھ کہا، علم کسی کو بھی نہیں، حق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز مقتول نہیں ہوئے، بلکہ آسمان پر اللہ تعالیٰ نے اُٹھا لیا، اور یہود کو شبہ میں ڈال دیا (فوائد عثمانی) اس اشتباہ کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ آگے ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا، وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ (سورۂ نساء، آیت: ۱۵۷ تا ۱۵۹): "اور یہود نے اس (عیسیٰ) کو قتل نہیں کیا بے شک، بلکہ اس کو اُٹھالیا اللہ نے اپنی طرف، اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے، اور اہل کتاب کے جتنے فرقے ہیں سب آپ پر ایمان لائیں گے، آپ کی وفات سے پہلے" — یعنی جب دجال نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جہاں میں تشریف لاکر اس کو قتل کریں گے، اس وقت حقیقت واضح ہوجائے گی، اور یہود و نصاریٰ آپ پر ایمان لائیں گے کہ بے شک عیسیٰ زندہ ہیں مرے نہ تھے — یہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا سب سے اہم مقصد۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اس کے علاوہ بھی کچھ مقاصد ہیں، چنانچہ دارالعلوم کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

دامت برکاتہم ترمذی کی شرح تحفۃ الالمعی میں ارقام فرماتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی مسیح ہیں اور دجال بھی، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح بمعنی مَاسِح (ہاتھ پھیرنے والا) ہیں، آپ کے ہاتھ پھیرنے سے بیمار چنگے ہوجاتے تھے، اس لیے آپ کا یہ لقب قرآن میں آیا ہے، اور دجال مسیح بمعنی مَمْسُوح (ہاتھ پھیرا ہوا) ہے، اس کی ایک آنکھ پر پیدائشی طور پر ہاتھ پھیرا ہوا ہوگا، جس سے وہ آنکھ چوپٹ ہوگئی ہوگی، اس لیے اس کا لقب بھی مسیح ہے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحِ ہدایت ہیں، اور دجال مسیحِ ضلالت۔

تورات میں دونوں مسیحوں کی خبر دی گئی تھی، مگر جب مسیحِ ہدایت یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو یہود نے ان کو مسیحِ ضلالت سمجھا اور ان کے قتل کے درپے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے محفوظ رکھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالیا، مگر یہود کا خیال ہے کہ انہوں نے مسیحِ ضلالت کو کیفرِ کردار تک پہنچادیا، اور وہ مسیحِ ہدایت کا انتظار کر رہے ہیں، چنانچہ آخر زمانہ میں جب مسیحِ ضلالت پیدا ہوگا تو یہود بڑھ کر اس کی پیروی کریں گے، اور اسی اشتباہ کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ مسیحِ ہدایت کو آسمان سے اُتاریں گے، جو مسیحِ ضلالت کو قتل کریں گے، پس لوگوں کے سامنے یہ بات واضح ہوجائے گی کہ مسیحِ ہدایت کون ہے؟ اور مسیحِ ضلالت کون؟

اسی طرح عیسائیوں کو بھی ایک اشتباہ ہے، نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا مقصد اس کا ازالہ بھی ہے، یہ بات سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین ہیں، یعنی آپ انبیاء بنی اسرائیل کے خاتم ہیں، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاتم النبیین ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبھی انبیاء کے خاتم ہیں، پس عیسیٰ علیہ السلام کے خاتم النبیین میں الف لام عہدی ہے، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین میں الف لام استغراقی ہے، مگر عیسائیوں کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ ان کے خاتم النبیین میں الف لام

استغراقی ہے، اور عیسیٰ علیہ السلام آخری پیغمبر ہیں، اس لیے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے قائل نہیں، آخر زمانے میں جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر دینِ محمدی کی پیروی کریں گے، تب برملا ظاہر ہوجائے گا کہ خاتم النبیین کامل کون تھا، اور مقید کون؟ یہ بھی نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک مقصد ہے۔ (تحفۃ الالمعی: ۵/ ۶۰۳ تا ۶۰۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اہم کارنامے

۶۰) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ وہ وقت قریب ہے جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) تمہارے درمیان (آسمان سے) اُتریں گے، اس حال میں کہ انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، پھر صلیب کو توڑیں گے، سُور کو قتل کریں گے (یعنی دینِ نصرانیت کو نیست و نابود کریں گے اور سب کو اسلام کا حکم دیں گے) اور جزیہ (وہ ٹیکس جو کافروں سے وصول کیا جاتا ہے، اس) کو ساقط کریں گے، اور (اُن کے زمانے میں) مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا (یعنی لوگوں کے نزدیک مال کی کوئی

---

۶۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ ، وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ ، وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَ يَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ أَحَدٌ ، حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا. ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: {وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰيَةَ} مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكاة المصابيح ،ص:۴۷۹، بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)

قدر و قیمت باقی نہیں رہے گی) یہاں تک کہ ایک سجدہ دُنیا اور دُنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا'' —— اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ کہا کرتے تھے کہ اگر تم (نزول عیسیٰ کی دلیل طلب کرنا) چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿ وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ﴾ (سورۂ نساء، آیت :۱۵۹): ''اہل کتاب کے جتنے فرقے ہیں سب اس (عیسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لائیں گے، اس کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے) مرنے سے پہلے''۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

یاجوج و ماجوج کا عروج

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴾ (سورۂ انبیاء، آیت :۹۶): ''یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے چلے آئیں گے''۔

یعنی قیامت کے قریب نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یاجوج ماجوج کا لشکر ٹوٹ پڑے گا، یہ لوگ اپنی کثرت کی وجہ سے تمام بلندی و پستی پر چھا جائیں گے، جدھر دیکھو ان ہی کا ہجوم نظر آئے گا، ان کا بے پناہ سیلاب ایسی شدت اور تیز رفتاری سے آئے گا کہ کوئی انسانی طاقت روک نہ سکے گی، یہ معلوم ہوگا کہ ہر ایک ٹیلہ اور پہاڑ سے ان کی فوجیں پھسلتی اور لڑھکتی چلی آ رہی ہیں (فوائد عثمانی)

یاجوج و ماجوج کی غارت گری اور ان کی ہلاکت

۶۱) ..... حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ

۶۱) .... ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ ، فَيَمْسَحُ ---

ﷺ نے فرمایا: "پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں سے گرد و غبار صاف کریں گے (یعنی اپنی عنایات و نوازشات سے ان کی بدحالی کو دور فرمائیں گے) اور ان کو ان کے درجات سے آگاہ کریں گے جو جنت میں پائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کاموں میں مصروف ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی بھیجیں گے کہ میں ایسے بندوں کو بھیج رہا ہوں جن سے جنگ کرنے

--- عَنْ وُجُوهِهِمْ ، وَ يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلٰى عِيسٰى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّوْرِ ، وَ يَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ ، فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا ، وَ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ ، وَ هُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ ، فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا ، وَ يُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ وَ أَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَ أَصْحَابُهٗ ، فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ . ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَ أَصْحَابُهٗ إِلَى الْأَرْضِ ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ وَ نَتْنُهُمْ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَ أَصْحَابُهٗ إِلَى اللهِ ، فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ---

کی کسی میں طاقت نہیں، لہٰذا آپ میرے (مؤمن) بندوں کو کوہِ طور پر لے جائیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجیں گے، اور وہ (کثرت کی وجہ سے) ہر بلندی (یعنی پہاڑ اور ٹیلے) سے پھسلتے ہوں گے، جب ان کا پہلا قافلہ (اُردن کی بہت بڑی جھیل) بحیرۂ طبریہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا، پھر اُن کا پچھلا قافلہ وہاں سے گزرے گا تو کہے گا: یقیناً اس جھیل میں کبھی پانی رہا ہوگا!! پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ جَبَلِ خَمَر تک پہنچ جائیں گے جو بیت المقدس کا پہاڑ ہے، پھر کہیں گے: بے شک ہم نے زمین میں جو لوگ تھے ان کو ختم کر دیا، اب آؤ! آسمان میں رہنے والوں کو قتل کریں، پھر وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو ان پر لوٹائیں گے، اس حال میں کہ وہ خون سے سُرخ ہوں گے۔

—وَ فِي رِوَايَةٍ : تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ ، وَ يَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَ نُشَّابِهِمْ وَ جِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ، الحَدِيْث . (مشكاة المصابيح ، ص: ۴۷۳–۴۷۴، باب العلامات بين يدى الساعة)

وضاحت: مشکاۃ شریف کے تمام نسخوں میں تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ ہے، اور مظاہر حق قدیم میں ہے: نَهْبَل: بیت المقدس میں ایک جگہ ہے —— لیکن ترمذی شریف کے موجودہ نسخوں میں فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ ہے، اور مَهْبِل کے معنی ہیں: گہرا گھڑا، اور یہی صحیح ہے، مظاہر حق قدیم میں قاموس سے یہ بات نقل کی ہے کہ ترمذی حدیث دجال میں فَتَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ نون سے لایا ہے، اور صواب مَهْبِل ہے، میم سے —— قاموس کی بات سے معلوم ہوا کہ ترمذی شریف کے بعض نسخوں میں نَهْبَل (نون سے) ہے، اور صاحب مشکاۃ کے سامنے شاید وہی نسخہ ہے، لیکن ترمذی شریف کے موجودہ نسخوں میں مَهْبِل (میم سے) ہے، یہی نسخہ صحیح ہے، اور جس نسخہ میں نَهْبَل ہے وہ صحیح نہیں۔

اس وقت اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (کوہ طور پر) گھیرے جائیں گے (یعنی وہ محصور ہوں گے) اور (اشیاء خوردنی کی اس قدر قلت ہوگی کہ) ان کے لیے بیل کا سر آج تمہارے نزدیک سو (۱۰۰) دینار کی جو قدر و قیمت ہے اس سے بہتر ہوگا (جب یہ حالت ہوگی تو) اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دُعا کریں گے (تاکہ ان کی یہ پریشانی ختم ہو) پھر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کی گردنوں میں نَغَف کیڑے کی بیماری بھیجیں گے (نَغَف وہ کیڑا ہے جو اونٹ یا بکری کے ناک میں پیدا ہوتا ہے، تو جانور فوراً مر جاتا ہے) چنانچہ سارے یاجوج و ماجوج یکبارگی مر جائیں گے۔

پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کوہِ طور سے نیچے اُتریں گے تو زمین یاجوج و ماجوج کی لاشوں اور بدبو سے بھری ہوئی ہوگی، اور بالشت بھر جگہ ایسی نہیں ہوگی جہاں ان کی چربی اور بدبو نہ ہو (اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لیے) اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (دوبارہ) اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے پرندے بھیجیں گے جو یاجوج و ماجوج کی لاشوں کو اُٹھا کر جہاں اللہ کی مرضی ہوگی پھینک دیں گے"۔ یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ وہ پرندے ان کی لاشوں کو گہرے گھڑے میں ڈالیں گے، اور مسلمان اُن کی کمانوں، اُن کے تیروں، اور اُن کے ترکشوں سے سات (۷) سال تک آگ جلائیں گے (ترمذی کی روایت پوری ہوئی)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتلِ دجال کے بعد پوری دُنیا کو فتح کر کے ہر جگہ اسلامی نظام قائم کریں گے،

اس وقت پورے عالم میں ایمان ہی ایمان کی بہار ہوگی۔(۱)

(۱)ایک کتاب میں ہے: **پوری دُنیا کی فتح**

یہودیت ونصرانیت اور کفروشرک کے اڈوں کوڈھا دینے کے بعد امام مہدی اور حضرت عیسیٰ پوری دُنیا کا ایک طوفانی دورہ کریں گے، تاکہ دجالی فتنے کے باقی ماندہ اَثرات کا بھی فوراً قلع قمع کیا جائے، اور باطل کا کوئی نقش روئے زمین پر موجود نہ رہے، چنانچہ وہ ہراس مقام پر واردہوں گے جہاں دجال نے بلوہ مچایا ہوگا، اس کے ہاتھوں ستائے گئے مسلمانوں کو اجرعظیم کی بشارت دیں گے، اور پوری دُنیا کو فتح کرکے ہرجگہ اسلامی نظام قائم کریں گے، اسلام کا جھنڈا بلند ہوگا، قرآن و حدیث کا غُلغلہ ہوگا، تمام مذاہب مٹادیئے جائیں گے، پوری دُنیا مسلمان ہوجائے گی، عرصہ بعد ’خلافت راشدہ‘ قائم ہوگی، ظلم وستم کی جڑمٹ جائے گی، عدل و انصاف کا دور دورہ ہوگا، مالِ غنیمت کے ڈھیر لگ جائیں گے، برکتوں کی بارش ہوگی، اور فضا میں ہرسمت نور بکھرتا محسوس ہوگا، اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی پوری ہوگی جو حضرت مقدادؓ کے حوالے سے مسند احمد میں منقول ہے:

عَنِ الْمِقْدَادِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ الخ.

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”روئے زمین پر کوئی گھر باقی نہیں رہے گا، حتی کہ بالوں اور کپڑوں والا خیمہ بھی مگر اللہ اس میں دین اسلام کوداخل کردیں گے، کسی کو عزّت دے کر اور کسی کو ذلیل کرکے، بہرحال اللہ جن قوموں کو عزّت دے گا تو ان کو اہل اسلام میں سے بنادے گا، یا جن کو ذلیل کرے گا تو وہ بھی بالآخر اسلام کو قبول کرلیں گے“۔ میں (حضرت مقداد) نے کہا: پھر تو پورا دین اللہ کے لیے ہوجائے گا۔

لیکن یہ بات کسی حدیث سے ثابت نہیں، حدیث سے جو بات ثابت ہے وہ یہ ہے کہ قتل دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں سے گردوغبار صاف کریں گے (یعنی ان کی بدحالی کو اپنی عنایات والتفات سے دور فرمائیں گے) اور ان کو ان کے درجات سے آگاہ فرمائیں گے جو جنت میں پائیں گے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ

ــ ایک اور کتاب میں ہے: **ساری دُنیا میں اسلام قائم ہوگا**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ دجال کے بعد دُنیا کے باقی ماندہ علاقوں کی فتح کی طرف متوجہ ہوں گے، اور ساری دُنیا میں اسلام کو قائم فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اسلام کو ہر اعتبار سے غالب فرمائیں گے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی پوری ہوگی جس کی طرف مندرجہ ذیل حدیث میں اشارہ ہے:

عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ الخ.

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "روئے زمین پر کوئی پکا اور کچا مکان نہ رہے گا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اسلام کا کلمہ داخل کرے گا، کسی کو عزت دے کر، کسی کو ذلت دے کر، بہر حال اللہ کو جنہیں عزت دینا ہوگا انہیں خود بہ خود مسلمان ہونے کی توفیق دے گا، اور جنہیں ذلیل کرے گا، وہ بھی بالآخر دین کو اختیار کر لیں گے"۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ظہور کے بعد سات (۷) سال تک عیسائیوں کے ساتھ مختلف جنگوں میں مشغول ہوں گے، اور آٹھواں سال دجال کے ساتھ مقابلہ آرائی میں، اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا، اس وقت پورے عالم میں ایمان ہی ایمان کی بہار ہوگی۔ ۱۲

مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ.

مشکاۃ شریف کے تمام نسخوں اور مسلم شریف کے اکثر نسخوں میں فَيَأْتِي عِيسٰى قَوْمٌ ہے، البتہ مسلم شریف کے بعض نسخوں میں ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى قَوْمًا ہے، یعنی قتلِ دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے، جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا ہوگا، یعنی آپ دارالاسلام کا دورہ کریں گے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قتلِ دجال کے بعد حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پوری دُنیا کو فتح کرکے ہر جگہ اسلامی نظام قائم کریں گے، کیونکہ مسلم شریف کی مذکورہ بالا حدیث میں ہے کہ قتلِ دجال کے کچھ ایام بعد یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا جن سے جنگ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہوگی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی کوہِ طور پر چلے جائیں گے۔

اور جن حضرات نے یہ کہا ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پوری دُنیا کو فتح کرکے ہر جگہ اسلامی نظام قائم کریں گے، اور اس وقت پورے عالم میں ایمان ہی ایمان کی بہار ہوگی، ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشین گوئی کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے، وہ پیشین گوئی یہ ہے:

۶۲) عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ الحديث.

اس حدیث کا ترجمہ اور مطلب جو مظاہرِ حق قدیم میں ہے؛ وہ یہ ہے:

---

۶۲) عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ، بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ، إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا، أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا. قُلْتُ: فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. (مشکاۃ ص:۱۶، کتاب الایمان)

اور روایت ہے مقداد رضی اللہ عنہ سے یہ کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: ''نہیں باقی رہے گا اوپر پیٹھ زمین کے کوئی گھر مٹی کا بنا ہوا یا خیمہ۔ مگر داخل کرے گا اللہ اس گھر میں کلمہ اسلام کا ساتھ عزت دینے عزیز کے، اور ذلت دینے ذلیل کے'' (آگے اسی کی وضاحت ہے) یا عزت دے گا ان کو اللہ، پس گردانے گا اُن کو اہل اُس کا، یا ذلیل کرے گا ان کو، پس فرمانبردار ہوں گے واسطے اس کلمہ کے، کہا میں نے: ''پس ہوگا دین تمام واسطے خدا کے''۔ روایت کی یہ احمدؒ نے۔

فائدہ: مراد زمین سے زمین جزیرۂ عرب کی ہے، اور اس کے گرد ونواح کی، اور شہر میں اور گاؤں میں گھر مٹی کے ہوتے ہیں، اور جنگل میں خیموں کے کہ گنوار اُن میں رہتے ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ'' کوئی مکان نہ ہوگا خواہ شہر، خواہ جنگل مگر کہ داخل کرے گا اُس میں اللہ تعالیٰ کلمہ اسلام کا، یا عزت دے گا، بہ سبب قبول کرنے کلمہ کے، پس کرے گا اہل اس کا کہ تا دمِ مرگ کلمہ پر ثابت رہے گا۔ یا ذلیل کرے گا، بہ سبب نہ قبول کرنے کلمہ کے، پس فرمانبردار ہوں گے یعنی جزیہ دینا قبول کریں گے اور ذمی ہوں گے۔ (مظاہر حق قدیم، ۱/ ۳۷، کتاب الایمان)

یہ ہے اس حدیث کا صحیح مطلب کہ جزیرۂ عرب اور اس کے گرد ونواح میں اسلام غالب ہوگا، اور دوسرے اَدیان مغلوب ہوں گے، اور عام طور پر لوگ اس کا جو مطلب سمجھتے ہیں وہ صحیح نہیں، کیونکہ حدیث کے الفاظ سے اس کی تائید نہیں ہوتی، اسی لیے صاحب مرقاۃ نے اس کو قیل کے ذریعہ بیان کیا ہے، یعنی بعض لوگوں نے اس کا جو مطلب بیان کیا ہے وہ کمزور ہے۔

اور جس حدیث میں وارد ہوا ہے کہ'' اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو ختم کریں گے''۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ: جب یاجوج وماجوج کا عروج ہوگا تو وہ تمام انسانوں کو مار ڈالیں گے، پھر وہ بھی مرجائیں گے، صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی باقی رہیں گے،

وہ سب مسلمان ہوں گے، اس وقت روئے زمین پر اسلام کے سوا کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا، اور زمین پر بسنے والے سبھی لوگ مسلمان ہوں گے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتلِ دجال کے بعد پوری دُنیا کو فتح کر کے ہر جگہ اسلامی نظام قائم کریں گے، اور اس وقت پورے عالم میں ایمان ہی ایمان کی بہار ہوگی، اس قسم کی مبالغہ آمیزی سے کچھ لوگ ظہورِ مہدی اور نزول عیسیٰ کے بارے میں جو صحیح احادیث وراد ہوئی ہیں ان کو بھی تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ من گھڑت کہانیاں ہیں، اس لیے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں صرف وہی باتیں بیان کرنی چاہئیں جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں، اپنی طرف سے کوئی بات کہنا درست نہیں۔

نیز بعض حضرات اِدھر اُدھر کے حوالوں سے حضرت مہدی کے ظاہر ہونے کی تعیین کرتے ہیں کہ حضرت مہدی فلاں سنہ میں ظاہر ہوں گے، یہ بھی غلط ہے، چند سال پہلے ایک پاکستانی عالم نے کتاب لکھی تھی اس میں موصوف نے لکھا تھا کہ حضرت مہدی ۲۰۱۲ء میں ظاہر ہوں گے، لیکن ان کی بات بالکل غلط ثابت ہوئی کیونکہ یہ ۲۰۱۶ء چل رہا ہے لیکن ابھی تک حضرت مہدی ظاہر نہیں ہوئے۔

یاجوج وماجوج کا تعارف

یاجوج وماجوج کے بارے میں اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ وہ عام انسانوں کی طرح آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، اور حضرت نوح علیہ السلام کی ذُرّیت میں سے ہیں، علّامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ (۲/۱۱۰) میں لکھا ہے کہ ''صحیح بات یہ ہے کہ وہ عام بنی آدم کی طرح ہیں، اور اُن ہی کی شکل وصورت اور جسمانی اَوصاف رکھتے ہیں''۔ —— اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری

(۶/ ۳۸۶) میں تحریر فرمایا ہے کہ'' یاجوج وماجوج یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے دو قبیلے ہیں''۔ —— اور روح المعانی میں ہے:'' یاجوج وماجوج یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے دو قبیلے ہیں، اور یہی رائے وہب بن مُنبہ کی ہے، اور متاخرین میں سے اکثر کی یہی رائے ہے''۔ —— بائبل، کتاب پیدائش، باب ۱۰، آیت ۲، میں بھی یافث کے ایک لڑکے کا نام ماجوج آیا ہے، اور یاجوج کے بارے میں بائبل کا بیان مختلف ہے۔

رہی یہ بات کہ دُنیا کی موجودہ اَقوام میں سے یاجوج وماجوج کون ہیں؟ اس کا جواب یقین کے ساتھ نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ یاجوج وماجوج بہت قدیم نام ہیں، اور مرورِ اَیام کے ساتھ نام بدل جاتے ہیں، آج دُنیا میں کوئی قوم ان ناموں سے موسوم نہیں، اس لیے اس کی تعیین دُشوار ہے، علمائے کرام کی ایک رائے یہ ہے کہ یاجوج وماجوج منگولیا (تاتار) کے اُن وحشی قبائل کو کہا جاتا ہے، جو یورپ، امریکہ اور روس کی اَقوام کے منبع ومنشا ہیں، ان کے دو بڑے قبیلے 'موگ' اور 'یوچی' کہلاتے تھے جو عربی زبان میں یاجوج وماجوج بن گئے ہیں، واللہ اعلم (ہدایت القرآن: ۵/ ۲۳۲ تا ۲۳۳، تفسیر سورۂ کہف۔ وتحفۃ الالمعی: ۵/ ۵۶۲)

یاجوج وماجوج کے بارے میں چند اسرائیلی روایات

یاجوج وماجوج کے بارے میں کچھ اسرائیلی روایات منقول ہیں جو صحیح نہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)..... یاجوج وماجوج بالشت، ڈیڑھ بالشت یا زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ لمبے ہوتے ہیں، اور بعض غیر معمولی طویل اور دراز قد ہوتے ہیں۔

(۲)..... ان کے کان اتنے بڑے ہیں کہ ایک کو اوڑھتے ہیں اور دوسرے کو بچھاتے ہیں۔

(۳)..... ان کی غذا کے لیے قدرت سال بھر میں دو مرتبہ سمندر سے ایسی مچھلیاں پھینک دیتی ہے جن کے سر اور دُم کا فاصلہ اس قدر طویل ہوتا ہے کہ دن رات دن اگر کوئی شخص اس پر چلتا رہے تب اس فاصلے کو طے کر سکتا ہے۔

(۴)..... وہ ایک برزخی مخلوق ہیں جو آدم علیہ السلام کی پشت سے تو ہیں مگر حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے بطن سے نہیں ہیں، کیونکہ وہ آدم علیہ السلام کے ایسے نطفے سے پیدا ہوئے ہیں جو احتلام کی حالت میں نکلا تھا، اور مٹی میں رَل مل گیا تھا۔

اس قسم کی تمام باتیں قطعاً بے دلیل اور اٹکل کے تیر ہیں، اسلامی روایات سے ان کا کوئی تعلق نہیں، علامہ یاقوت حموی نے معجم البلدان میں، ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں، حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمن نے قصص القرآن جلد سوم میں ان روایات کو غلط قرار دیا ہے (ہدایت القرآن)

یاجوج وماجوج کے بارے میں ایک مشہور روایت

یاجوج وماجوج کے بارے میں ایک مشہور حدیث ہے کہ وہ روزانہ سَدِّ ذو القرنین کو کھودتے ہیں، شام کو جب اتنی پتلی رہ جاتی ہے کہ سورج کی کرنیں نظر آنے کے قریب ہو جاتی ہیں تو اُن کا سردار کہتا ہے: اب کام ختم کرو، اب یہ اس قابل ہوگئی ہے کہ کل تم اس کو کھود ڈالو گے، مگر جب اگلے روز کام پر واپس آتے ہیں تو دیوار کو پہلے سے بھی زیادہ مضبوط و مستحکم پاتے ہیں، پھر وہ کھودنا شروع کرتے ہیں، یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا، یہاں تک کہ مقررہ مدت آجائے اور اللہ تعالیٰ کو منظور ہو کہ وہ انسانی دُنیا پر چھا جائیں تو اُن کا سردار کہے گا: اب واپس چلو، کل ان شاء اللہ اس کو کھود ڈالو گے، چنانچہ دوسرے دن ان کو دیوار ویسی ہی ملے گی اور وہ اس کو کھود ڈالیں گے، اور لوگوں پر نکل پڑیں گے۔

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون ہے، اور کعب احبار سے مروی

روایت میں یہ ہے کہ وہ روزانہ دیوار کو چاٹتے ہیں، اور یہی روایت لوگوں میں مشہور ہے، کعب احبار کی روایت عام کتابوں میں نہیں ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے عبد بن حمید کی مسند کا حوالہ دیا ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ترمذی شریف، ابن ماجہ، مسند احمد، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم وغیرہ کتابوں میں ہے، اور سب کی ایک ہی سند ہے، یعنی قتادہ عن أبی رافع عن أبی ھریرۃ عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، پھر قتادہ کے نیچے اس کی متعدد سندیں ہیں، اس حدیث کی ایک دوسری سند عاصم عن أبی صالح عن أبی ھریرۃ بھی ہے، مگر یہ روایت موقوف ہے، مرفوع نہیں، یعنی اس سند سے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں، یہ سند عبد بن حمید کی کتاب میں ہے، کما ذکرہ الحافظ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے ایک شاہد بھی ذکر کیا ہے، اور وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو ابنِ مَرْدَوَیہ نے روایت کی ہے، مگر اس کی سند بے حد ضعیف ہے، یعنی وہ متابعت کے قابل نہیں۔

الغرض حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو عام طور پر صحیح سمجھا جاتا ہے، البانی نے بھی اس کو سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ میں نمبر: ۱۷۳۵ پر ذکر کیا ہے، مگر ابن کثیر نے تفسیر میں اس پر سخت تنقید کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کی سند اگرچہ عمدہ ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت غلط ہے، (إِسْنَادُهُ جَیِّدٌ قَوِیٌّ وَلٰکِنْ مَتْنُهُ فِیْ رَفْعِهِ نَکَارَةٌ) —— نیز وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس قسم کی ایک اسرائیلی کہانی کعب احبار سے بھی مروی ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر کعب احبار کے پاس بیٹھتے تھے، اس لیے ممکن ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ مضمون کعب احبار سے سنا ہو، اور ایک کہانی کے طور پر بیان کیا ہو، مگر نیچے کے کسی راوی نے غلط فہمی سے اس کو مرفوع کر دیا ہو۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: ہدایت القرآن: ۵/ ۲۳۱ تا ۲۳۶

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کی برکات

۶۳) .....حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائیں گے کہ اس سے نہ مٹی کا گھر بچے گا نہ اون کا خیمہ (یعنی کوئی جگہ ایسی نہیں ہوگی جہاں بارش نہ ہو، ہر جگہ بارش ہوگی) وہ بارش زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف شفاف کردے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنی پیداوار نکال، اور اپنی برکتیں لوٹا دے، چنانچہ اس وقت ایک جماعت ایک انار کا دانہ کھائے گی (اور سیر ہوجائے گی) اور ایک جماعت ایک انار کے چھلکے کے نیچے (بیٹھ کر) سایہ حاصل کرے گی، اور دودھ میں اس قدر برکت ہوگی کہ لوگوں کی ایک جماعت ایک اونٹنی کے دودھ پر اکتفاء کرے گی، اور ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ پر اکتفاء کرے گا، اور ایک چھوٹا قبیلہ ایک بکری کے دودھ پر

---

۶۳) .... ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ: تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلٰى قَوْلِهِ: سَبْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ.

(مشکاۃ المصابیح ص: ۴۷۴، باب العلامات بین یدی الساعۃ)

اکتفاء کرے گا۔

الغرض لوگ اسی طرح خوش حال زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ایک فرحت افزا ہوا بھیجیں گے، جو مسلمانوں کو ان کے بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی (یعنی اس ہوا کی وجہ سے ہر صاحب ایمان کی بغل میں ایک درد پیدا ہوگا) وہ ہوا ہر مؤمن اور ہر مسلمان کی روح قبض کرے گی، اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ زمین میں گدھوں کی طرح (لوگوں کے سامنے) جماع کریں گے، ان ہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ مگر دوسری روایت جو تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ سے سَبْعَ سِنِيْنَ تک ہے، اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کی خوش حالی اور پاکیزہ معاشرہ

۶۴) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خدائے پاک کی قسم! یقیناً مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اس حال میں کہ وہ انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، پھر صلیب کو توڑیں گے

---

۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَ اللهِ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا ، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ ، وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا ، وَ لَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَ التَّبَاغُضُ وَ التَّحَاسُدُ ، وَ لَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة المصابيح ص:۴۷۹، ۴۸۰، بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ)

اور سور کو قتل کریں گے (یعنی دین نصرانیت کو نیست و نابود کریں گے) اور جزیہ (جو کافروں سے لیا جاتا ہے، اس) کو ساقط کریں گے، اور جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا، اور (مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے) ان پر (تجارت کی غرض سے سوار ہونے کی) کوشش نہیں کی جائے گی، اور باہمی کینہ، بغض اور حسد ختم ہو جانے گا، اور لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائے گا مگر کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔'' (یعنی مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے نہ کوئی کسی پر حسد کرے گا، نہ کسی سے بغض و کینہ رکھے گا، کیونکہ یہ بیماریاں مال کی قلت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں) یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

عرب کی زمین کا باغ و بہار اور نہروں والی ہو جانا

(۶۵) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال کی فراوانی ہوگی، اور اس قدر فراوانی ہوگی کہ ایک شخص اپنے مال کی زکاۃ نکالے گا، مگر اس کو ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس کی طرف سے زکاۃ کو قبول کرے ——— اور (قیامت قائم نہیں ہوگی) یہاں تک کہ عرب کی زمین باغ و بہار اور نہروں والی ہو جائے گی''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور مسلم شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ ''مدینہ منوّرہ کی عمارتیں اِہاب یا یَہاب تک پہنچ جائیں گی (اِہاب اور یَہاب مدینہ منوّرہ کے قریب دو جگہیں ہیں)

(۶۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَ يَفِيْضَ حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ، فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَ حَتّٰى تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَ أَنْهَارًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ. (مشکاة المصابیح، ص:۴۶۹، بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں موذی جانوروں کا تکلیف نہ پہنچانا

(٦٦) .....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں (یعنی شریعتیں) مختلف ہیں، اور ان کا دین (یعنی جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ) ایک ہے، اور میں عیسیٰ ابن مریم سے قریب تر ہوں، کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے، اور بے شک وہ آسمان سے اُترنے والے ہیں، پھر جب تم ان کو دیکھو گے تو ان کو پہچان لوگے، وہ میانہ قد سرخی مائل سفید ہوں گے، ان کے بدن پر ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے ہوں گے، گویا اُن کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، اگرچہ ان کے سر کو پانی نہیں

---

٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى ، وَ دِينُهُمْ وَاحِدٌ ، وَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ نَبِيٌّ ، وَ إِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلًا مَرْبُوعًا إِلَى الْحُمْرَةِ وَ الْبَيَاضِ ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَ إِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ ، وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ ، وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ ، فَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ ، وَ يُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ، وَ تَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ ، وَ النِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ ، وَ الذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ ، وَ يَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ ، لَا تَضُرُّهُمْ ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَ يُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. (مسند احمد ، رقم الحدیث : ۸۹۰۲)

لگا ہوگا (یعنی سر کو دھویا نہیں ہوگا، پھر بھی ایسا محسوس ہوگا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں) پھر وہ صلیب کو توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے، اور جزیہ کو ساقط کریں گے، اور تمام لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو ختم کریں گے (اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ جب یاجوج وماجوج نکلیں گے تو تمام انسانوں کو مار ڈالیں گے، پھر وہ بھی مرجائیں گے، صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی باقی رہیں گے وہ سب مسلمان ہوں گے)

نیز اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، اور روئے زمین پر امن وسکون کا دور دورہ ہوگا، یہاں تک کہ شیر اونٹنیوں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ، اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، یہ موذی جانور بچوں کو ضرر نہیں پہنچائیں گے (ایسے پُرامن زمانے میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس (۴۰) سال ٹھہریں گے، پھر آپ کی وفات ہوگی اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ ادا کریں گے"۔ یہ مسند احمد کی روایت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حج وعمرہ کرنا

۶۷) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یقیناً مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ پڑھتے ہوئے فَجِّ رَوْحَاء سے گزریں گے"۔ (فَجِّ رَوْحَاء: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے،

---

۶۷) عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا.

(الصّحيح لمسلم: ۴۰۸/۱، بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ)

جنگ بدر، فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تھے؛نووی ؒ) یہ مسلم کی روایت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شادی کرنا اور صاحبِ اولاد ہونا

۶۸)۔۔۔۔۔حضرت عبدُ اللہ بن عَمْرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) زمین کی طرف اُتریں گے، پھر شادی کریں گے اور آپ کے لیے بچے جنے جائیں گے (یعنی آپ صاحبِ اولاد ہوں گے) اور آپ علیہ السلام پینتالیس (۴۵) سال ٹھہریں گے، پھر آپ کی وفات ہوگی، اور میرے پہلو میں میرے مقبرہ میں دفن کیے جائیں گے، چنانچہ (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک ہی مقبرے سے کھڑے ہوں گے اس حال میں کہ (میں اور عیسیٰ) ابوبکر اور عمر کے درمیان ہوں گے''۔اس کو ابن جوزی نے ''کتاب الوفاء'' میں روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی وفات اور آپ کی جائے تدفین

۶۹)۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۶۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهٗ، وَ يَمْكُثُ خَمْسًا وَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ، فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي، فَأَقُوْمُ أَنَا وَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي ''كِتَابِ الْوَفَاءِ''. (مشكاة المصابيح، ص: ۴۸۰، بَابُ نُزُوْلِ عِيسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ)

۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ــــ

فرمایا: ''میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے، اور بے شک عیسیٰ (علیہ السلام آسمان سے) اُترنے والے ہیں، پھر جب تم ان کو دیکھو گے تو تم ان کو پہچان لوگے، وہ میانہ قد سرخی مائل سفید ہوں گے، دو ہلکے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے (اور ایسا محسوس ہوگا) گویا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں حالانکہ آپ کا سر تر نہیں ہوگا، پھر وہ لوگوں سے اسلام (قبول نہ کرنے) پر قتال کریں گے، چنانچہ صلیب کو توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے، اور جزیہ کو ساقط کریں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو ختم کریں گے، اور مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس (۴۰) سال ٹھہریں گے، اس کے بعد آپ کی وفات ہوگی، اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے''۔ یہ ابوداؤد کی روایت ہے۔

اور ابن جوزی کی روایت میں یہ بات گزر چکی کہ وفات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روضۂ اطہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔

۷۰) ..... نیز حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تورات

= وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ يَعْنِيْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهٗ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَ الْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهٗ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَ يُهْلِكُ اللهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَ يُهْلِكُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. (أبو داود: ۲/ ۲۳۸، كِتَابُ الْمَلَاحِمِ، باب خُرُوْجِ الدَّجَّالِ)

(۷۰) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ. =

میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوصاف مذکور ہیں (ان میں یہ بھی ہے:) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پہلو میں دفن کیے جائیں گے (حدیث کے ایک راوی) ابو مودود کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ نزول کے بعد کتنی مدت ٹھہریں گے؟

۷۱) ..... حضرت عبدُ الله بن عَمْرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال نکلے گا پھر چالیس ٹھہرے گا (حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ (چالیس سے) چالیس دن (مراد ہیں) یا مہینے، یا سال (لیکن دوسری روایتوں میں صراحت ہے کہ دجال چالیس دن ٹھہرے گا)

پھر اللہ تعالیٰ مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیں گے، گویا وہ عروہ بن مسعود ثقفی ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام شکل وصورت میں حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوں گے)

چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے، اور اس کو مار ڈالیں گے

= قَالَ أَبُوْ مَوْدُوْدٍ: وَ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (مشکاۃ ص:۵۱۵، باب فضائل سید المرسلین)

۷۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ. لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکاۃ المصابیح، ص:۴۸۱، بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ)

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے درمیان سات سال ٹھہریں گے اس حال میں کہ دو شخصوں کے درمیان عداوت و دشمنی نہیں ہوگی''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: مسلم شریف کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دُنیا میں سات سال ٹھہریں گے —— اور مسند احمد کی روایت (٦٦) اور ابوداؤد کی روایت (٦٩) جو پہلے گزر چکیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دُنیا میں چالیس سال ٹھہریں گے، اور ابن جوزی کی روایت (٦٨) جو پہلے گزری ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پینتالیس سال ٹھہریں گے۔

ان روایتوں میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ کم مدت جو مسلم شریف کی روایت میں مذکور ہے وہ زیادہ مدت کے مُنافی نہیں، اور جن روایتوں میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال ٹھہریں گے ان میں شاید کسر کو حذف کر دیا ہے۔(۱)

اس توجیہ کا حاصل یہ ہے کہ ابن جوزی کی روایت میں جو مدت مذکور ہے اتنی مدت یعنی پینتالیس (۴۵) سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد ٹھہریں گے۔

اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ ان روایتوں میں تعارض ہے، اور تعارض کے وقت جو روایت قوی ہوتی ہے اس کو ترجیح دی جاتی ہے، اور مسلم شریف کی روایت تمام روایتوں میں سب سے قوی ہے، لہٰذا مسلم شریف کی روایت میں جو مدت مذکور ہے اتنی مدت یعنی سات سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد ٹھہریں گے۔

لیکن محققین کی رائے یہ ہے کہ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال ٹھہریں گے، کیونکہ اس مدت کا ذکر متعدد روایتوں میں ہے، چنانچہ ابوداؤد،

(۱) وَ لٰكِنَّ الْقَلِيْلَ لَا يُنَافِيْ الْكَثِيْرَ ، وَ لَعَلَّ رِوَايَاتِ الْأَرْبَعِيْنَ وَرَدَتْ بِإِلْغَاءِ الْكَسْرِ . (التعليق الصّبيح على مشكاة المصابيح ، ۲۷۱/۶، باب نزول عيسٰى عليه السّلام)

مسند احمد اور طبرانی کی متعدد روایتوں میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد چالیس (۴۰) سال ٹھہریں گے۔(۱)

حضرت عیسیٰ کے بارے میں اسلامی عقیدہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ یہود نے نہ آپ کو قتل کیا ہے نہ سولی پر لٹکایا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جسم و روح کے ساتھ آسمان پر اُٹھالیا ہے، اور قیامت سے پہلے آسمان سے اُتریں گے، اور دجال کو قتل کریں گے، قرآن کریم اور صحیح احادیث سے یہ تمام باتیں ثابت ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ (سورۂ نساء، آیت: ۱۵۷): ”اور یہود نے نہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی اُن کے آگے“۔ (ترجمہ شیخ الہند)

---

(۱) وَ وَرَدَ مَكْثُ عِيْسٰى أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فِيْ عِدَّةِ أَحَادِيْثَ مِنْ طُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ ؛ فَمِنْهَا حَدِيْثُ أَبِيْ دَاوُدَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ وَ هُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ . وَ مِنْهَا مَا أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا :يَنْزِلُ عِيسَى ابنُ مَرْيَمَ فَيَمْكُثُ فِي النَّاسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً .وَ مِنْهَا مَا أَخْرَجَ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ عَنْهُ قَالَ : يَلْبَثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ،لَوْ يَقُوْلُ لِلْبَطْحَاءِ: سِيْلِيْ عَسْلًا لَسَالَتْ .وَ مِنْهَا مَا أَخْرَجَ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا فِيْ حَدِيْثِ الدَّجَّالِ : فَيَنْزِلُ عِيْسٰى فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ عِيْسٰى فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً إِمَامًا عَادِلًا وَ حَكَمًا مُقْسِطًا .وَ مِنْهَا مَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهُ . فَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الْمُتَعَدِّدَةُ الصَّرِيْحَةُ أَوْلٰى مِنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ. (التعليق الصبيح على مشكاة المصابيح : ۲۷۱/۶، باب نزول عيسى عليه السلام)

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا، وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ (سورۂ نساء، آیت: ۱۵۷ تا ۱۵۹): ''اور یقیناً انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اُٹھالیا ہے، اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے، اور اہل کتاب کے جتنے فرقے ہیں سب آپ پر ایمان لائیں گے، آپ کے مرنے سے پہلے'' (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ موجود ہیں آسمان پر، جب دجال پیدا ہوگا تب اس جہاں میں تشریف لاکر اُسے قتل کریں گے، اور یہود ونصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے کہ بے شک عیسیٰ زندہ ہیں مرے نہ تھے)

(فوائد عثمانی)

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾ (سورۂ زُخرف، آیت: ۶۱): ''اور وہ (یعنی مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کا نشان ہیں، سو اس میں (یعنی قیامت کے آنے میں) شک مت کرو، اور میرا کہا مانو، یہ ایک سیدھی راہ ہے''۔

فوائد عثمانی میں ہے: حضرت مسیح کا اوّل مرتبہ آنا خاص بنی اسرائیل کے لیے ایک نشانی تھا کہ بدون باپ کے پیدا ہوئے اور عجیب وغریب معجزات دکھائے ——
—— اور دوبارہ آنا قیامت کا نشان ہوگا، ان کے نزول سے لوگ معلوم کرلیں گے کہ قیامت بالکل نزدیک آلگی ہے۔ (فوائد عثمانی)

اور نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کو قتل کرنا ایسی حدیثوں سے ثابت ہے جو معناً متواتر ہیں، لہٰذا جو شخص نزول عیسیٰ کا انکار کرتا ہے، یا اس میں تاویل کرتا ہے، وہ نہ صرف گمراہ بلکہ کافر ہے، کیونکہ وہ ایسی بات کا انکار کرتا ہے جو قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے صراحتہً ثابت ہے، جس میں تاویل کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

''عقیدۂ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے، اس کا انکار کرنا کفر ہے، اور اس کی تاویل کرنا زیغ وضلال اور کفر والحاد ہے''۔ (فتاوی محمودیہ: ۱/ ۲۳۴؛ مطبوعہ: ادارہ صدیق، ڈابھیل، گجرات)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد کیا ہوگا؟

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ ''قیامت نامہ'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے کے بعد قبیلۂ قحطان میں سے ایک شخص جن کا نام جہجاہ ہوگا، آپ کے خلیفہ ہوں گے، جو نہایت ہی عدل وانصاف کے ساتھ امورِ خلافت انجام دیں گے، ان کے بعد چند اور بادشاہ ہوں گے جن کے عہد میں کفر وجہل کی رسوم عام ہو جائیں گی۔

اسی اثناء میں ایک مکان مشرق میں دوسرا مغرب میں دھنس جائے گا.... نیز ان ہی دنوں میں ایک بڑا دھواں نمودار ہو کر زمین پر چھا جائے گا، جس سے آدمی تنگ آجائیں گے، مسلمان تو صرف ضعفِ دماغ وکدورتِ حواس وزکام میں مبتلا ہوں گے، مگر منافقین وکفار ایسے بے ہوش ہوں گے کہ بعض ایک دن، بعض دو دن، بعض تین دن میں ہوشیار ہوں گے، یہ دھواں چالیس (۴۰) روز تک مسلسل رہے گا، پھر مطلع صاف ہو جائے گا۔

اس کے بعد ایک رات اس قدر لمبی ہو جائے گی کہ مسافر تنگ دل، بچے خواب سے بیدار، مویشی جانور چراگاہ کے لیے بے قرار ہو جائیں گے، یہاں تک کہ لوگ ہیبت و بے چینی کی وجہ سے نالہ وزاری شروع کر کے توبہ توبہ پکاریں گے، آخر تین چار رات کی مقدار کے برابر دراز ہونے کے بعد حالتِ اضطراری میں آفتاب مانند چاند گرہن کے ایک قلیل روشنی کے ساتھ جانب مغرب سے طلوع ہوگا، اس وقت

تمام لوگ خدائے قدوس کی وحدانیت کا اعتراف واقرار کریں گے، مگر اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا، اس کے بعد اپنی معمولی روشنی و نورانیت کے ساتھ مشرق سے طلوع ہوتا رہے گا۔

دوسرے روز لوگ اسی چرچہ و تذکرہ میں ہوں گے کہ کوہِ صفا جو کعبہ کی مشرقی جانب واقع ہے زلزلہ سے پھٹ جائے گا، جس میں سے ایک نادر شکل کا جانور برآمد ہوگا .... تمام شہروں میں ایسی سُرعت و تیزی کے ساتھ دروہ کرے گا کہ کوئی فردِ بشر اس کا پیچھا نہ کرسکے گا، اور کوئی بھاگنے والا اس سے چھٹکارا نہ پاسکے گا، ہر شخص پر نشان لگاتا جائے گا، اگر وہ صاحبِ ایمان ہوگا تو اس کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچ دے گا، جس کی وجہ سے اس کا تمام چہرہ منوّر ہوجائے گا، اگر صاحبِ ایمان نہیں ہوگا تو اس کی ناک پر سیاہ نشان لگائے گا، جس کے سبب سے اس کا تمام چہرہ مکدّر و بے رونق ہوجائے گا، یہاں تک کہ اگر ایک دسترخوان پر چند آدمی جمع ہوں گے تو ہر ایک کے کفر و ایمان میں بخوبی امتیاز ہوسکے گا، اس جانور کا نام ''دابۃ الارض'' ہے، جو اس کام سے فارغ ہوکر غائب ہوجائے گا۔

''دابۃ الارض'' کے غائب ہونے کے بعد جنوب کی طرف سے ایک نہایت فرحت اَفزا ہوا چلے گی، جس کے سبب سے ہر صاحبِ ایمان کی بغل میں ایک درد پیدا ہوگا، جس کے باعث اَفضل فاضل سے، فاضل ناقص سے، ناقص فاسق سے پہلے بالترتیب مرنے شروع ہوجائیں گے۔

قربِ قیامت کے وقت حیوانات، جمادات، چابک اور جوتے کا تسمہ وغیرہ کثرت سے گویا ہوں گے جو گھروں کے احوال اور دیگر اُمور سے خبردار کریں گے۔

جب تمام اہلِ ایمان اس جہاں سے کوچ کرجائیں گے تو اہلِ حبش کا غلبہ ہوگا اور تمام ممالک میں ان کی سلطنت پھیل جائے گی، خانہ کعبہ کو ڈھادیں گے، حج موقوف ہوجائے گا، قرآن شریف دلوں، زبانوں اور کاغذوں سے اُٹھالیا جائے گا،

خدا ترسی، حق شناسی، خوفِ آخرت لوگوں کے دلوں سے معدوم ہو جانے گا، شرم وحیا جاتی رہے گی، بر سرِ راہ گدھوں اور کتوں کی طرح سے زنا کریں گے، حکام کا ظلم وجہل اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھ جائے گی۔

پس دیہات ویران ہو جائیں گے، بڑے بڑے قصبے گاؤں کے مانند، بڑے بڑے شہر معمولی قصبوں کے مانند ہو جائیں گے، قحط، وباء اور غارت گری کی آفتیں پے در پے نازل ہونے لگیں گے .... جہالت اس قدر بڑھ جائے گی کہ کوئی لفظ اللہ تک کہنے والا نہ رہے گا، اس اَثناء میں مُلک شام میں امن وارزانی نسبۃً زیادہ ہوگی، پس دیگر ممالک سے ہر قسم کے لوگ آفتوں سے تنگ آکر مع عیال واَطفال مُلک شام کی طرف چلنے شروع ہو جائیں گے۔

کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑی آگ جنوب کی طرف سے نمودار ہو کر لوگوں کی طرف بڑھے گی، جس سے لوگ بے تحاشا بھاگیں گے، آگ ان کا تعاقب کرے گی، جب لوگ دوپہر کے وقت تھک تھکا کر پڑ جائیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی، جب دھوپ کی تیزی ختم ہو جائے گی، تو آگ پھر ان کا پیچھا کرے گی، جب شام ہو جائے گی تو ٹھہر جائے گی، اور آدمی بھی آرام لیں گے۔

صبح ہوتے ہی آگ پھر تعاقب کرے گی اور آدمی اس سے بھاگیں گے، اس طرح کرتے کرتے مُلک شام تک پہنچا دے گی، اس کے بعد آگ لوٹ کر غائب ہو جائے گی۔ (شاہ رفیع الدین کی بات پوری ہوئی)

قربِ قیامت کی یہ آخری علامت ہے، اس کے بعد قیامت قائم ہوگی، اور دُنیا فنا ہو جائے گی، اب اس سلسلہ کی آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

جَھجَاہ نامی قحطانی کی خلافت وحکومت

۷۲) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ==

نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک مرد نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا''۔ (یعنی لوگوں پر حکومت کرے گا اور لوگ اس کی اطاعت کریں گے) یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

مرقاۃ میں ہے: بعض حضرات نے کہا: شاید قحطانی وہی ہے جس کو جہجاہ کہا جاتا ہوگا، جس کا ذکر اگلی روایت میں آرہا ہے۔(۱)

۷۳) ..... نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات دن ختم نہیں ہوں گے (یعنی قیامت قائم نہیں ہوگی) یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جاتا ہوگا'' (یعنی اس کا نام یا لقب جہجاہ ہوگا) —— اور ایک روایت میں ہے کہ ''یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جو موالی (آزاد کردہ غلاموں) میں سے ہوگا''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

قیامت کی دس بڑی نشانیاں

۷۴) ..... حضرت حُذَیفَة بن اَسِیْد غِفَارِی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم

= صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکاۃ المصابیح، ص: ۴۶۶، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ الْمَلَاحِمِ)

(۱) قِيْلَ: لَعَلَّ الرَّجُلَ الْقَحْطَانِيَّ هُوَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ عَلٰى مَا سَيَأْتِيْ. (مرقاۃ المفاتیح، ۱۰/ ۱۴۳، بَابُ الْمَلَاحِمِ)

۷۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مشکاۃ المصابیح، ص: ۴۶۶، بَابُ الْمَلَاحِمِ)

۷۴) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: =

(قیامت کا) تذکرہ کررہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: ''کس چیز کا تذکرہ کررہے ہو؟'' لوگوں نے کہا: قیامت کا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''(۱) دُخان (دُھواں) کا (۲) دجال کا (۳) دابۃ الارض کا (۴) آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا (۵) عیسیٰ ابن مریم کا (۶) یاجوج و ماجوج کا۔ اور تین خسفوں (یعنی لوگوں کے زمین میں دھنسنے) کا تذکرہ فرمایا: (۷) ایک خسف مشرق میں (۸) ایک خسف مغرب میں (۹) اور ایک خسف جزیرۂ عرب میں ہوگا (۱۰) اور سب سے آخر میں ایک آگ یمن سے نمودار ہوگی جو لوگوں کو سرزمین حشر (یعنی مُلک شام) کی طرف ہانکے گی''۔

—— اور ایک روایت میں ہے کہ ''ایک آگ (یمن کے مشہور شہر) ''عدن'' کے نشیبی علاقہ سے نکلے گی، جو لوگوں کو سرزمین حشر کی طرف ہانکے گی''۔ —— اور ایک روایت میں دسویں نشانی کے بارے میں ہے کہ ''ایک ہوا ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی''۔ یہ سب مسلم کی روایتیں ہیں۔

= اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ. فَقَالَ: مَا تَذْكُرُوْنَ؟. قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ. قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَ الدَّجَّالَ، وَ الدَّابَّةَ، وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَ نُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ، وَ ثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَ خَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَ آخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ، تَسُوْقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ: وَ رِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکاة المصابیح ص:۴۷۲، باب العلامات بین یدی السّاعة و ذکر الدجال)

تین خسفوں کا ذکر

وضاحت: اس حدیث میں تین خسفوں کا ذکر ہے، ان میں سے جو خسف مشرق اور مغرب میں ہوں گے، وہ کب واقع ہوں گے؟ احادیث میں اس کی صراحت نہیں ہے، البتہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ دونوں خسف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب لوگوں میں بگاڑ پیدا ہوگا، اس وقت واقع ہوں گے۔ واللہ اعلم

اور جو خسف جزیرۂ عرب میں ہوگا، اس کے بارے میں احادیث میں صراحت ہے کہ جب حضرت مہدی ظاہر ہوں گے اور مکہ میں قیام پزیر ہوں گے اس وقت مُلک شام سے ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہوگا، جب مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں پہنچے گا تو پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۷۵) ..... چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہوگا، پھر جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو اوّل سے آخر تک سب لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا"۔ (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اوّل سے آخر تک سب لوگوں کو کیونکر دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں ان کے بازار بھی ہوں گے،

---

۷۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ، وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکاۃ المصابیح، ص:۲۳۸، بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى)

اور (بازار میں) وہ لوگ ہوں گے جو اُن میں سے نہیں ہوں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اوّل سے آخر تک سب لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر (قیامت کے دن) ان کو ان کی نیتوں پر اُٹھایا جائے گا"۔ (یعنی جو حملہ کرنے کی نیت سے آیا ہوگا اس کو سزا دی جائے گی، اور جو بازار میں خرید و فروخت کی غرض سے آیا ہوگا اور صاحبِ ایمان ہوگا اس کو سزا نہیں دی جائے گی) یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

۷۶) .....اور اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ایک لشکر اس گھر (یعنی خانہ کعبہ) پر حملہ کرنے کے قصد و ارادہ سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو اس کے درمیان میں جو لوگ ہوں گے ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور جو لوگ آگے ہوں گے وہ پچھلے والوں کو (آگاہ کرنے کے لیے) پکاریں گے، پھر ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پس کوئی باقی نہیں رہے گا، سوائے ایک شخص کے جو بدک کر بھاگنے والا ہوگا، وہ ان کے احوال سے لوگوں کو خبردار کرے گا"۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔

۷۷) .....نیز ام المؤمنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ

---

۷۶) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهٗ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ، وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ، فَلَا يَبْقٰى إِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ.

(الصّحیح لمسلم: ۲/۳۸۸، باب الْفِتَنِ وَ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ)

۷۷) عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ --

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم اس گھر میں یعنی خانہ کعبہ میں پناہ لے گی، ان کے پاس نہ فوج ہوگی، نہ لوگوں کی زیادہ تعداد ہوگی، نہ سامانِ حرب ہوگا، ان (نہتے مسلمانوں) کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ مقام بیداء میں ہوں گے کہ سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا''۔ یہ بھی مسلم شریف کی روایت ہے۔

۷۸) ..... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سوئے ہوئے تھے کہ آپ نے حرکت کی، تو (بیدار ہونے کے بعد) ہم نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے نیند کی حالت میں ایسی حرکت کی کہ عام طور پر آپ ویسی حرکت نہیں کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تعجب کی بات یہ ہے کہ میری اُمت کے کچھ لوگ بیت اللہ کا قصد کریں گے، قریش میں سے ایک شخص (یعنی حضرت مہدی) پر حملہ کرنے کے لیے؛ جس نے بیت اللہ میں پناہ لے رکھی ہوگی،

= لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ، وَلَا عَدَدٌ، وَلَا عُدَّةٌ، يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ.

(الصّحيح لمسلم: ۲/ ۳۸۸)

۷۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَبِثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ مَنَامِهٖ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! صَنَعْتَ شَيْئًا فِيْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ فَقَالَ: الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِيْ يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ! فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَ الْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يُهْلَكُوْنَ مَهْلَكًا وَاحِدًا، وَ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. (الصّحيح لمسلم: ۲/ ۳۸۸، باب الْفِتَنِ وَ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ)

یہاں تک کہ جب وہ لوگ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا"۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) ہم نے کہا: یارسول اللہ! کبھی راستے میں مختلف قسم کے لوگ جمع ہوجاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جی ہاں! ان میں حالات کا جائزہ لینے والے، مجبور (قیدی) اور مسافر بھی ہوں گے، ان سب کو ایک جگہ میں ہلاک کیا جائے گا، اور (قیامت کے دن) مختلف جگہوں سے لوٹیں گے یعنی اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں پر اُٹھائیں گے"۔ یہ بھی مسلم شریف کی روایت ہے۔

☑ مسلم شریف کے شارح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جو عبرت کی بات ہے وہ یہ ہے کہ ظالموں، باغیوں اور باطل پرستوں سے دور رہنا چاہیے، اور ان کی مجلسوں میں شریک نہیں ہونا چاہیے، تاکہ جو عذاب اُن پر نازل ہوتا ہے اس میں ہم مبتلا نہ ہوں، کیونکہ جو لوگ ظالموں اور باطل پرستوں کے مجمع میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں، اُن پر بھی دُنیا میں عذاب نازل ہوتا ہے۔(۱)

دُھواں جو سب لوگوں کو گھیر لیگا

سورۂ دُخان میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (سورۂ دُخان، آیت: ۱۰، ۱۱): "پس انتظار کرو اُس دن کا جب آسمان واضح دھواں لائے گا جو سب لوگوں کو گھیر لیگا، یہ دردناک عذاب ہے"۔

---

(۱) وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْفِقْهِ التَّبَاعُدُ مِنْ أَهْلِ الظُّلْمِ، وَالتَّحْذِيْرُ مِنْ مُجَالَسَتِهِمْ وَمُجَالَسَةِ الْبُغَاةِ وَنَحْوِهِمْ مِنَ الْمُبْطِلِيْنَ لِئَلَّا يَنَالُهُ مَا يُعَاقَبُوْنَ بِهِ، وَفِيْهِ أَنَّ مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ جَرٰى عَلَيْهِ حُكْمُهُمْ فِي ظَاهِرِ عُقُوْبَاتِ الدُّنْيَا .(شرح النووی)

فوائد عثمانی میں ہے: دھواں سے یہاں کیا مُراد ہے؟ اس میں سلف کے دو قول ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ کہتے ہیں کہ قیامت کے قریب ایک دھواں اُٹھے گا جو تمام لوگوں کو گھیر لے گا، نیک آدمی کو اُس کا اَثر خفیف پہنچے گا، جس سے زُکام سا ہو جائے گا، اور کافر و منافق کے دماغ میں گھس کر بے ہوش کر دے گا، وہی یہاں مُراد ہے۔ .... اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ زور و شور کے ساتھ دعوی کرتے ہیں کہ اس آیت سے مُراد وہ دھواں نہیں جو علامات قیامت میں سے ہے، بلکہ قریش کے تمرّد و طغیان سے تنگ آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی تھی کہ اُن پر بھی سات (۷) سال کا قحط مسلّط کر دے جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصریوں پر مسلّط ہوا تھا، چنانچہ قحط پڑا، جس میں مکّہ والوں کو مُردار اور چمڑے، ہڈیاں کھانے کی نوبت آئی، غالبًا اسی دوران ''یمامہ'' کے رئیس ثُمامہ بن اُثال مشرّف بہ اسلام ہوئے، اور وہاں سے غلّہ کی جو بھرتی مکّہ کو جاتی تھی بند کر دی، غرض اہلِ مکّہ بھوکوں مرنے لگے، اور قاعدہ ہے کہ شدّت کی بھوک اور مسلسل خشک سالی کے زمانے میں جوّ یعنی زمین و آسمان کے درمیان دھواں سا آنکھوں کے سامنے نظر آیا کرتا ہے، اور ویسے بھی مدت دراز تک بارش بند رہنے سے گرد و غبار وغیرہ چڑھ کر آسمان پر دُھواں سا معلوم ہونے لگتا ہے، اس کو یہاں دُخان سے تعبیر فرمایا، اس تقدیر پر ﴿ يَّغْشَى النَّاسَ ﴾ میں لوگوں سے مُراد مکّہ والے ہوں گے، گویا یہ ایک پیشین گوئی تھی (كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ ﴿ فَارْتَقِبْ ﴾) جو پوری ہوئی۔ (فوائد عثمانی)

اور ترمذی شریف کی شرح تحفۃ الالمعی میں ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قطعی رائے یہ تھی کہ ''واضح دُھویں'' کی پیشین گوئی واقع ہو چکی ہے، ان کے نزدیک اس کا مصداق مکّہ مکرّمہ کا قحط تھا، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بددُعا سے اُن پر مسلّط کیا گیا تھا، جس سے وہ بھوکوں مرنے لگے تھے، مُردار اور ہڈیاں تک ان کو کھانی پڑی تھیں، اور

بھوک کی کثرت سے ان کو آسمان وزمین کے درمیان دُھواں، دُھواں نظر آتا تھا۔

الغرض ''دُخان مبین'' کے بارے میں دو رائیں ہیں، ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے ہے جو اوپر آ چکی —— اور دوسری رائے حضرت علی، ابن عباس، ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی ہے کہ ''یہ علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے، جو قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہوگی''۔ مسلم شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم دس (۱۰) علامتیں نہ دیکھ لو، اُن دس میں دُخان کا بھی ذکر ہے''۔

۷۹) .....اور تفسیر طبری میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تمہارا پروردگار تم کو تین چیزوں سے ڈراتا ہے، ایک ''دُخان'' ہے جو مؤمن میں زُکام سا پیدا کرے گا، اور کافر کے تمام بدن میں بھر جائے گا، یہاں تک کہ اس کے ہر کان سے نکلے گا، اور دوسری چیز ''دابۃ الارض'' ہے، اور تیسری چیز ''دجال'' ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند عمدہ ہے''۔

ان دونوں باتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ دُخان دو ہیں: ایک کا ذکر قرآن کریم میں ہے، یہ قیامت کی نشانیوں میں سے نہیں ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ —— اور دوسرا وہ ہے جس کا ذکر

---

۷۹) وَقَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ أَيْضًا: ...... عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَبَّكُمْ أَنْذَرَكُمْ ثَلَاثًا: الدُّخَانَ يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَالزَّكْمَةِ، وَيَأْخُذُ الْكَافِرَ فَيَنْتَفِخُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ كُلِّ مِسْمَعٍ مِنْهُ، وَالثَّانِيَةُ: الدَّابَّةُ، وَالثَّالِثَةُ: الدَّجَّالُ. وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ بِهِ، وَهٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ. (تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ دخان)

حدیثوں میں ہے، جو قیامت سے کچھ پہلے ظاہر ہوگا، اور پوری فضاء کو بھر دے گا، یہ دُھواں قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے، جیسا کہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ کی رائے ہے، اور یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، چنانچہ روح المعانی میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''دُخان دو ہیں: ایک گزر چکا (جس کا ذکر سورۂ دُخان میں ہے) اور دوسرا جو باقی ہے وہ آسمان اور زمین کی درمیانی فضاء کو بھر دے گا، اور مؤمن کو اس سے صرف زُکام کی کیفیت پیدا ہوگی، اور کافر کے کانوں کو پھاڑ ڈالے گا، تفصیل کے لیے دیکھیں ترمذی شریف کی شرح تحفۃ الالمعی: ۷/۴۴۹ تا ۴۵۰۔

آفتاب مغرب کی جانب سے کب طلوع ہوگا؟

۸۰) ..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آفتاب کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کی کیا نشانی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ رات لمبی ہوگی یہاں تک کہ دو راتوں کے برابر ہوجائے گی''۔ یہ ابنِ مَرْدَوَیْه کی روایت ہے۔

۸۱) .....اور ابنِ مَرْدَوَیْه اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی

۸۰) رَوَی ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا آيَةُ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا فَقَالَ: تَطُوْلُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ قَدْرَ لَيْلَتَيْنِ. (التّعليق الصّبيح على المشكاة: ۶/۲۱۲، باب العلامات بين يدى السّاعة)

۸۱) وَرَوٰى هُوَ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: آيَةُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَنْ تَطُوْلَ قَدْرَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ، فَيَسْتَيْقِظُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ فَيُصَلُّوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ كَمَا كَانُوْا =

اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اُس رات کی نشانی یہ ہے کہ وہ رات دو راتوں یا تین راتوں کے بہ قدر دراز ہوگی تو جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوں گے، وہ بیدار ہو کر نماز پڑھیں گے، اور کام کریں گے جس طرح وہ کرتے تھے، اور تارے اپنی جگہ قائم رہیں گے، پھر سو جائیں گے، پھر بیدار ہوں گے، پھر اپنی نمازیں قضاء کریں گے، اور رات جوں کی توں ہوگی، تو لوگ شور مچائیں گے اور رات ان پر بہت دراز ہو جائے گی، جب لوگ اس کو دیکھیں گے تو خوف زدہ ہوں گے کہ یہ رات کا دراز ہونا کہیں بہت بڑے حادثہ کا پیش خیمہ نہ ہو، پھر لوگ مضطرب و پریشان ہو کر کہیں گے: یہ کیا ہے؟ پھر گھبرا کر مسجدوں کا رُخ کریں گے، پھر جب صبح صادق ہو جائے گی تو سورج نکلنے میں بہت دیر ہوگی، اور لوگ مشرق سے سورج نکلنے کا انتظار کر رہے ہوں گے کہ اچانک مغرب کی جانب سے سورج نکلے گا تو لوگ شور مچائیں گے (اور توبہ توبہ پکاریں گے) یہاں تک کہ سورج جب آسمان کے وسط میں پہنچے گا تو لوٹ جائے گا، پھر حسبِ معمول مشرق سے طلوع ہوتا رہے گا''۔

--- وَ قَدْ قَامَتِ النُّجُوْمُ مَكَانَهَا ، ثُمَّ يَرْقُدُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ ثُمَّ يَقْضُوْنَ صَلَوَاتِهِمْ ، وَ اللَّيْلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ فَيَضْطَجِعُوْنَ حَتّٰى يَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ ، فَإِذَا رَأَوْا ذٰلِكَ خَافُوْا أَنْ يَكُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ عَظِيْمٍ ، فَفَزِعَ النَّاسُ وَهَاجَ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ ، فَقَالُوْا: مَا هٰذَا ؟ فَيَفْزَعُوْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ ، فَإِذَا أَصْبَحُوْا طَالَ عَلَيْهِمْ طُلُوْعُ الشَّمْسِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَ طُلُوْعَهَا مِنَ الْمَشْرِقِ إِذَا هِيَ طَلَعَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ مَغْرِبِهَا فَضَجَّ النَّاسُ ضَجَّةً وَاحِدَةً حَتّٰى إِذَا صَارَتْ فِيْ وَسَطِ السَّمَاءِ رَجَعَتْ وَ طَلَعَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ مَطْلَعِهَا . (التعليق الصبيح على المشكاة ،٦ / ٢١٢ ، ٢١٣ ، باب العلامات بين يدى الساعة)

آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا

سورۂ اَنعام میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴾ (سورۂ اَنعام، آیت: ۱۵۸) ''جس دن تیرے رب کی ایک نشانی آئے گی کام نہ آئے گا کسی کو اس کا ایمان لانا، جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی تھی، آپ فرمادیجئے کہ تم بھی انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں''۔

فوائد عثمانی میں ہے: یاد رہے کہ قیامت کے نشانوں میں سے ایک نشان وہ بھی ہے جس کے ظاہر ہونے کے بعد نہ کافر کا ایمان لانا معتبر ہوگا، نہ عاصی (گنہ گار) کی توبہ، صحیحین کی احادیث بتاتی ہیں کہ یہ نشان آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا ہے، یعنی جب خدا کا ارادہ ہوگا کہ دُنیا کو ختم کرے، اور عالَم کا موجودہ نظام درہم برہم کر دیا جائے تو موجودہ قوانین طبیعیہ کے خلاف بہت سے عظیم الشان خوارق وقوع میں آئیں گے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ آفتاب مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوگا۔

غالبًا اس حرکت مقلوبی اور رجعتِ قہقری (اُلٹی چال) سے اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کہ جو قوانین قدرت اور نوامیس طبیعیہ (فطری قوانین) دُنیا کے موجودہ نظم ونسق میں کارفرما تھے، ان کی میعاد ختم ہونے اور نظام شمسی کے اُلٹ پلٹ ہوجانے کا وقت آپہنچا ہے، گویا اس وقت سے عالَم کبیر (پوری دُنیا) کے نزع اور جان کنی کا وقت شروع ہوتا ہے، اور جس طرح عالَم صغیر انسان کی جان کنی کے وقت ایمان اور توبہ مقبول نہیں کیونکہ وہ حقیقت میں اختیاری نہیں ہوتا، اسی طرح طلوع الشمس من المغرب کے بعد مجموعہ عالَم کے حق میں یہ ہی حکم ہوگا کہ کسی کا ایمان و

تو یہ معتبر نہ ہو۔

بعض روایات میں طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا: (آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے) کے ساتھ چند دوسرے نشانات بھی بیان ہوئے ہیں، مثلاً خروج دجال، خروج دابہ وغیرہ، ان روایات کی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب ان سب نشانات کا مجموعہ متحقق ہوگا، اور وہ جب ہی ہوسکتا ہے کہ طلوع الشمس من المغرب بھی متحقق ہوتو دروازہ توبہ کا بند کر دیا جائے گا، الگ الگ ہر نشان پر یہ حکم متفرع نہیں۔

ہمارے زمانے کے بعض ملحدین جو ہر غیر معمولی واقعہ کو استعارہ کا رنگ دینے کے خوگر ہیں، وہ طلوع الشمس من المغرب کو بھی استعارہ بنانے کی فکر میں ہیں، غالباً ان کے نزدیک قیامت کا آنا بھی ایک طرح کا استعارہ ہی ہوگا۔ (فوائد عثمانی)

۸۲) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو، پھر جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا تو سب لوگ ایمان لائیں گے، مگر اس دن کسی کو اس کا ایمان لانا کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ

---

۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا ، آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ فَيَوْمَئِذٍ﴿ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ {الأنعام:۱۵۸} (الصّحيح لمسلم :۱/ ۸۸، كتاب الإيمان، بَاب بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِيْ لَا يُقْبَلُ فِيْهِ الْإِيْمَانُ ، وصحيح البخاري : ۲ / ۹۶۳، كِتَابُ الرِّقَاقِ ، بَابٌ بَعْدَ بَابِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ)

کی تھی''۔ یہ مسلم کی روایت ہے اور بخاری میں بھی ہے۔

۸۳) ...... نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں ہیں: جب وہ ظاہر ہوں گی تو کسی کو اس کا ایمان لانا کام نہ آئے گا، جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی تھی: (۱) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا (۲) دجال (۳) اور دابۃ الارض کا نکلنا''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۸۴) ...... حضرت صَفْوان بن عَسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیے مغرب میں ایک دروازہ رکھا ہے، اس کی چوڑائی ستر (۷۰) سال کی مسافت کے بہ قدر ہے، وہ دروازہ بند نہیں کیا جائے گا، جب تک آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو، اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا: ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ

---

۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ الدَّجَّالُ، وَ دَابَّةُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مشکاۃ المصابیح، ص: ۴۷۲، باب العلامات بین یدی الساعۃ)

۸۴) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا، عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ. (مشکاۃ المصابیح، ص: ۲۰۴، ۲۰۵، بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ)

تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ﴾ (سورہ اَنعام، آیت:۱۵۸) ''جس دن تیرے رب کی ایک نشانی آئے گی کام نہ آئے گا کسی کو اس کا ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا''۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸۵) ..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں رات میں تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے، اور اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں دن میں تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے (یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک کہ آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۸۶) ..... نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص آفتاب کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں گے''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

دابۃ الارض کا نکلنا

اللہ تعالیٰ سورۂ نمل میں ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ

---

۸۵) عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشکاۃ ص:۲۰۳، بَابُ الاِسْتِغْفَارِ وَ التَّوْبَةِ)

۸۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشکاۃ ص:۲۰۳، بَابُ الاِسْتِغْفَارِ وَ التَّوْبَةِ)

أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴾ (سورۂ نمل، آیت: ۸۲): ''اور جب (قیامت کا) وعدہ اُن پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے، جو اُن سے باتیں کرے گا، اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں کرتے (یعنی زمین سے لوگوں کے زندہ ہو کر نکلنے پر ایمان نہیں لاتے، اس لیے قیامت کے قریب ان کو یہ کرشمہ دکھایا جائے گا، زمین سے ایک جانور نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کرے گا، پھر بعث بعد الموت (مرنے کے بعد زندہ ہونے) میں کیا استبعاد باقی رہ جائے گا؟!)

۸۷) ..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''قیامت کی نشانیوں میں سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانی آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے، اور چاشت کے وقت لوگوں پر دابۃ الارض کا نکلنا ہے، ان دو نشانیوں میں سے جو نشانی پہلے ظاہر ہوگی، اس کے بعد دوسری نشانی فوراً ظاہر ہوگی''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۸۸) ..... نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۸۷) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَالْأُخْرٰى عَلٰى أَثَرِهَا قَرِيْبًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة المصابيح، ص:۴۷۲، باب العلامات بين يدى السّاعة وذكر الدجال)

۸۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة، ص:۴۷۲، باب العلامات الخ)

نے فرمایا:'' چھ (۶) چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے تم نیک کاموں کی طرف سبقت کرو؛ وہ چھ (۶) چیزیں یہ ہیں: (۱) دُخان (دُھواں) (۲) دجّال (۳) دابۃ الارض (۴) آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا (۵) عام فتنہ جو سب لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا (۶) اور خاص فتنہ (یعنی موت کا فتنہ) جو تم میں سے کسی کے ساتھ مخصوص ہوگا''۔ اس کو بھی مسلم نے روایت کیا ہے۔

۸۹) ..... حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:'' دابۃ الارض نکلے گا تو لوگوں کی ناک پر نشان لگائے گا، پس تم میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہوجائے گی، یہاں تک کہ ایک آدمی اونٹ خریدے گا تو کوئی کہے گا: تو نے یہ اونٹ کس سے خریدا؟ وہ کہے گا: ایک نشان زدہ شخص سے''۔ یہ مسند احمد کی روایت ہے۔

دابۃ الارض کہاں سے نکلے گا؟

۹۰) ..... حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے مکّہ کے

---

۸۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ ، ثُمَّ يَغْمُرُوْنَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيرَ فَيَقُوْلُ مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهُ، فَيَقُوْلُ: اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَّمِيْنَ. (مسند أحمد: ۵/۲۶۸، رقم الحديث: ۲۱۲۷۶، وسلسلة الأحاديث الصّحيحة للألباني ، رقم الحديث: ۳۲۲)

۹۰) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ :ذَهَبَ بِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ ، فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ==

قریب جنگل میں ایک جگہ کے پاس لے گئے جو خشک زمین تھی، اس کے اردگرد ریت تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس جگہ سے دابۃ الارض نکلے گا''۔ یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔

۹۱) .....اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ''دابۃ الارض صفا پہاڑی کے شگاف سے نکلے گا''۔ اور یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے ہے۔

دابۃ الارض کے بارے میں معتبر اور غیر معتبر روایات

فوائد عثمانی میں ہے: حضرت شاہ (عبدالقادرؒ) صاحب لکھتے ہیں: قیامت سے پہلے صفا پہاڑ مکہ کا پھٹے گا، اس میں سے ایک جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے، اور سچے ایمان والوں کو اور چھپے منکروں کو نشان دے کر جدا کر دے گا۔ (موضح قرآن)

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل آخر زمانے میں طلوع الشمس من المغرب کے دن ہوگا، قیامت تو نام ہی اس کا ہے کہ عالَم کا سب موجودہ نظام درہم برہم کر دیا جائے، لہٰذا اس قسم کے خوارق پر کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے جو قیامت کی علامات قریبہ اور اس کے پیش خیمہ کے طور پر ظاہر کی جائیں گی۔

= تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ. (ابن ماجہ، ص:۲۹۵، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ، رقم الحديث: ۴۰۵۷)

۹۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَخْرُجُ مِنْ صَدْعٍ فِي الصَّفَا..

..... وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَرَعَ الصَّفَا بِعَصَاهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَالَ: إِنَّ الدَّابَّةَ تَسْمَعُ قَرْعَ عَصَايَ.

(تفسير المظهري، ۷/۱۳۲، تفسير سورة النّمل)

تنبیہ: دابۃ الارض کے متعلق بہت سے رطب و یابس اَقوال و روایات تفاسیر میں درج کی گئی ہیں، مگر معتبر روایات سے تقریباً اتنا ہی ثابت ہے جو حضرت شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم (فوائد عثمانی)

دابۃ الارض کے بارے میں ایک مشہور حدیث

۹۲) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک جانور نکلے گا، اس کے ساتھ سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی ہوگی، وہ لاٹھی سے مؤمن کے چہرے کو چمکائے گا، اور انگوٹھی سے کافر کی ناک پر مُہر لگائے گا، یہاں تک کہ لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو یہ کہے گا: اے مؤمن! اور یہ کہے گا: اے کافر''۔ (یعنی مؤمن اور کافر کو پہچاننا آسان ہو جائے گا، ان کے چہروں سے یہ بات ہُویدا ہوگی) یہ ترمذی شریف کی روایت ہے۔

یہ حدیث ضعیف ہے، ابو خالد اوس بن ابی اوس حجازی جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے: مجہول راوی ہے ——— اور علی بن زید بن جُدعان: مشہور ضعیف راوی ہے ——— اور حماد بن سلمہ کا حافظہ آخر عمر میں بگڑ گیا تھا۔

اور یہ حدیث ابن ماجہ (حدیث: ۴۰۶۶) میں بھی حماد کی سند سے ہے، اور اس میں أَهْلَ الْخُوَان کے بجائے أَهْلَ الْحَوَاء ہے، حواء: وہ گھر جو کسی چشمہ پر

---

۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَخْرُجُ الدَّابَّةُ ، مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَ عَصَا مُوْسٰى ، فَتَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا ، وَ تَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى إِنَّ أَهْلَ الْخُوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ ، فَيَقُوْلُ هٰذَا: يَا مُؤْمِنُ! وَيَقُوْلُ هٰذَا : يَا كَافِرُ!

(جامع الترمذی، ۲/ ۱۵۰، أبواب التفسير، سورة النمل)

ہوں یعنی چھوٹا گاؤں —— نیز یہ حدیث مسند احمد (۲/ ۲۹۵) میں بھی حماد کی سند سے ہے، اور اس میں أَهْلُ الْخُوَان ہے —— غرض نشان لگانے کا مضمون تو صحیح روایات سے ثابت ہے (سلسلة الأحاديث الصّحيحه، حدیث: ۳۲۲) مگر سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کی بات صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ (تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی: ۷/ ۳۷۸)

درندوں اور بے جان چیزوں کا باتیں کرنا

۹۳) ..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے گفتگو کریں گے، اور یہاں تک کہ آدمی کے کوڑے (چابک) کا پھندنا اور اس کے جوتے کا تسمہ اس سے باتیں کرے گا، اور آدمی کی ران اس کو ان کاموں سے باخبر کرے گی جو اس کے گھر والوں نے اس کے پیچھے کیے ہوں گے“۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں تین باتیں قیامت کی علامت کے طور پر بیان کی گئی ہیں: (۱) درندوں کا انسانوں سے باتیں کرنا (۲) کوڑے کے کنارے کا اور چپل کے تسمہ کا آدمی سے باتیں کرنا (۳) اور آدمی کی ران کا اس کے گھر کے احوال کی اطلاع دینا؛ اس کی شکل کیا ہوگی؟ وہ وقت بتائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

۹۳) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَ حَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ، وَ شِرَاكُ نَعْلِهٖ، وَ يُخْبِرَهٗ فَخِذُهٗ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

(مشكاة المصابيح، ص: ۴۷۱، باب أشراط السّاعة)

زمانے کی تعبیرات میں کلام فرمایا ہے، وقت پر اس کی جو بھی صورت ہوگی وہ سامنے آئے گی، قبل از وقت اس کی تعیین مشکل ہے۔

(تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی:۵/ ۵۵۴)

فرحت افزا ہوا جو ہر صاحبِ ایمان کی روح قبض کرلے گی

۹۴) .....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا بھیجیں گے جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی، وہ ہوا کسی کو نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا، مگر اس (کی روح) کو قبض کرلے گی''۔ یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

۹۵) .....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے کہ ''دُخان دو ہیں: ایک گزر چکا (جس کا ذکر سورہ دُخان میں ہے) اور دوسرا جو

---

۹۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَبْعَثُ رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ ، قَالَ أَبُوْ عَلْقَمَةَ: مِثْقَالُ حَبَّةٍ ، وَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ: مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ. (الصحيح لمسلم ،۱/ ۷۵، كتاب الإيمان ، بَابٌ فِي الرِّيْحِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ قُرْبِ الْقِيَامَةِ تَقْبِضُ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْإِيْمَانِ)

۹۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: هُمَا دُخَانَانِ مَضٰى وَاحِدٌ، وَ الَّذِيْ بَقِيَ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَلَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ إِلَّا بِالزَّكْمَةِ، وَ أَمَّا الْكَافِرُ فَيَشُقُّ مَسَامِعَهُ فَيَبْعَثُ اللهُ تَعَالٰى عِنْدَ ذٰلِكَ الرِّيْحَ الْجَنُوْبَ مِنَ الْيَمَنِ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ. (تفسير روح المعاني، تفسير سورة الدخان)

باقی ہے وہ آسمان اور زمین کی درمیانی فضاء کو بھر دے گا، اور وہ دُھواں مؤمن کو زُکام جیسی کیفیت میں مبتلا کرے گا، اور کافر کے کانوں کو پھاڑ ڈالے گا، اس وقت اللہ تعالیٰ یمن سے جنوبی ہوا بھیجیں گے تو وہ ہوا ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی، اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے"۔ یہ روایت روح المعانی میں ہے۔

وضاحت: یمن سے جو ہوا چلے گی اس کو جنوبی ہوا؛ اس لیے کہا گیا کہ یمن جزیرۂ عرب کے جنوب میں واقع ہے۔

۹۶) ..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:...... "پھر (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے کافی دنوں بعد) اللہ تعالیٰ مُلک شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے تو روئے زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر خیر یا ایمان ہوگا، مگر وہ ہوا اس (کی روح) کو قبض کر لے گی، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے جگر میں داخل ہوگا تو وہ ہوا اس میں گھس کر اس (کی روح) کو قبض کر لے گی"۔ یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

وضاحت: مسلم شریف کی اس روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مُلک شام کی طرف سے ہوا بھیجیں گے، اور سابقہ روایات میں ہے کہ یمن سے بھیجیں گے۔ مسلم شریف کے شارح امام نووی رحمہ اللہ نے ان دونوں قسم کی روایتوں کے درمیان اس طرح تطبیق دی ہے کہ ہوسکتا ہے پہلے دو علاقوں میں سے ایک علاقہ سے ہوا نکلے

۹۶) عن عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ. (الصحیح لمسلم ۲/۴۰۳، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

گی، پھر دوسرے علاقہ میں پہنچ کر پھیلے گی —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ دو ہوائیں الگ الگ ہوں، ایک یمنی اور دوسری شامی۔ واللہ اعلم (۱)

قیامت سے پہلے قرآن پاک اُٹھالیا جائے گا

قیامت سے پہلے قرآن کریم لوگوں کے سینوں اور کاغذوں سے اُٹھالیا جائے گا، اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ جب یمن کی طرف سے فرحت اَفزا ہوا چلے گی تو تمام مسلمانوں کی روح قبض کر لے گی، کوئی صاحبِ ایمان اور حافظِ قرآن باقی نہیں رہے گا، اس کے بعد کاغذوں سے بھی اُٹھالیا جائے گا۔

۹۷)۔۔۔۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جس کو صاحبِ مشکاۃ نے بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ (قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ بات کہ علم اُٹھالیا جائے گا) اور دوسری روایت میں ہے: يَقِلُّ الْعِلْمُ وَ يَظْهَرُ الْجَهْلُ (علم کم ہوجائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا) اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ملا علی قاری مرقاۃ میں اِرقام فرماتے ہیں کہ:

شاید یہ دوسری حدیث ابتدائے امر پر مبنی ہے، کیونکہ اس کا آخری انجام یہ

(۱) وَ جَاءَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ: ''يَبْعَثُ اللهُ تَعَالٰى رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ'' وَ فِي حَدِيْثٍ آخَرَ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فِي آخِرِ الْكِتَابِ عَقِبَ أَحَادِيْثِ الدَّجَّالِ ''رِيْحًا مِنْ قِبَلِ الشَّامِ'' وَ يُجَابُ عَنْ هٰذَا بِوَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا: يَحْتَمِلُ أَنَّهُمَا رِيْحَانِ: شَامِيَّةٌ وَ يَمَانِيَّةٌ، وَ يَحْتَمِلُ أَنَّ مَبْدَأَهَا مِنْ أَحَدِ الْإِقْلِيْمَيْنِ ثُمَّ تَصِلُ الْآخَرَ وَ تَنْتَشِرُ عِنْدَهُ. وَاللهُ أَعْلَمُ. (شرح النووي مع الصحيح لمسلم ۱/۷۵، كتاب الإيمان، باب في الريح التي الخ)

ہوگا کہ علم بالکلیہ اُٹھالیا جائے گا، جیسا کہ اُس حدیث میں وارد ہے جس کو حافظ اَبُوْ نَصْر سِجْزِیؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حجرِ اسود اور قرآن اُٹھالیا جائے گا‘‘۔(۱)

۹۸) .....اور جمع الجوامع میں ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حجرِ اسود اور قرآن اٹھالیا جائے گا‘‘۔ یہ حدیث کنز العمال اور فیض القدیر میں بھی ہے۔

۹۹) .....حضرت شقیق تابعیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور

(۱) (وَ فِيْ رِوَايَةٍ: يَقِلُّ الْعِلْمُ، وَ يَظْهَرُ الْجَهْلُ) .... وَلَعَلَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ مَبْنِيَّةٌ عَلٰى أَوَّلِ الْأَمْرِ، فَإِنَّ مَآلَ آخِرِهٖ إِلٰى رَفْعِ الْعِلْمِ بِالْكُلِّيَّةِ، كَمَا جَاءَ فِيْ حَدِيْثٍ رَوَاهُ السِّجْزِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُرْفَعَ الرُّكْنُ وَ الْقُرْآنُ (مرقاة المفاتيح: ۱۰/ ۱۶۳، باب أشراط السّاعة)

اور اَعلام میں ہے: عُبَيْدُ اللهِ السِّجْزِيُّ (وفات: ۴۴۴ھ = ۱۰۵۲م)
عُبَيْدُ اللهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَاتِمٍ السِّجْزِيُّ الْوَائِلِيُّ الْبَكْرِيُّ أَبُوْ نَصْرٍ مِنْ حُفَّاظِ الْحَدِيْثِ، أَصْلُهٗ مِنْ سِجِسْتَان، وَ نِسْبَتُهٗ إِلَيْهَا عَلٰى غَيْرِ قِيَاسٍ، سَكَنَ مَكَّةَ وَ تُوُفِّيَ بِهَا، لَهٗ كُتُبٌ مِنْهَا: اَلْإِبَانَةُ عَنْ أُصُوْلِ الدِّيَانَةِ فِي الْحَدِيْثِ. (الأعلام: ۴/ ۱۹۴)

۹۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهٗ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُرْفَعَ الرُّكْنُ وَ الْقُرْآنُ.
(جمع الجوامع، رقم الحديث: ۹۰۰، كنز العمّال، رقم الحديث: ۳۸۴۸۹، فيض القدير شرح الجامع الصّغير، رقم الحديث: ۹۸۵۴)

۹۹) (۱) عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَ أَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَا: ـــ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان دونوں حضرات نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قیامت سے کچھ پہلے ایسے ایام اور دن ہوں گے کہ اُن دنوں میں جہالت نازل ہوگی، اور ان ایام میں علم اُٹھالیا جائے گا، اور ان ایام میں ہرج کی کثرت ہوگی، اور ''ہرج'' کے معنی ہیں: قتل و غارت گری''۔ یہ بخاری کی روایت ہے اور ابن ماجہ میں بھی ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ نے اس حدیث کو بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَ الْعِلْمِ میں ذکر کیا ہے، اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ علم سے مُراد قرآن کریم اور دینی علم ہے، اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت سے کچھ پہلے قرآن کریم اور دینی علم اُٹھالیا جائے گا، نہ کسی کو یہ پتا ہوگا کہ روزہ کیا ہے؟ نماز اور زکاۃ کیا ہے؟ حج اور صدقہ کیا ہے؟ اور نہ کوئی کتاب ہوگی کہ اس سے دینی باتوں کا علم ہو، خالص جہالت کا دور دورہ ہوگا، اور قتل و غارت گری عام ہوگی۔

ــ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَ يَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَ الْهَرْجُ: الْقَتْلُ. (صحیح البخاری، ۲/۱۰۴۶، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ)

(۲) عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَ يَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَ مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ: الْقَتْلُ. (سنن ابن ماجة، ص: ۳۰۲، كِتَابُ الْفِتَنِ)

(۳) عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَ يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَ يَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ ، وَ الْهَرْجُ الْقَتْلُ. (سنن ابن ماجة، ص: ۳۰۲، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَ الْعِلْمِ)

۱۰۰) ..... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام مٹ جائے گا جس طرح کپڑے کا نقش و نگار مٹ جاتا ہے، یہاں تک کہ کسی کو معلوم نہیں ہوگا کہ روزہ کیا ہے؟ نماز کیا ہے؟ حج کیا ہے؟ اور صدقہ کیا ہے؟ اور ایک رات میں اللہ تعالیٰ کی کتاب اُٹھ جائے گی اور زمین میں اللہ کی کتاب میں سے ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی''۔ یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔

اہلِ حبشہ کا غلبہ اور خانۂ کعبہ کی ویرانی

۱۰۱) ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کعبہ کو ویران کرے گا چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی''۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

۱۰۲) ..... اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

---

۱۰۰) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقٰى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ.

(سنن ابن ماجة، ص: ۳۰۳، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ)

۱۰۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكاة، ص: ۲۳۸، بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللهُ تَعَالٰى)

۱۰۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَأَنِّيْ بِهٖ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا ...

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گویا میں اس کے پاس ہوں اور کالے پھڈّے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ خانۂ کعبہ کا ایک ایک پتھر اُکھاڑ رہا ہے''۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

مظاہر حق قدیم میں ہے: مُقدّر یوں ہے کہ کعبہ کی خرابی حبشی کے ہاتھ ہوگی، اور جائے عبرت ہے کہ کعبہ اس قدر عظمت کے باوجود ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب ہوگا، اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی، اور دُنیا خراب ہوگی کہ بقاء اور عالَم کی آبادی متعلق ہے اس خانۂ مبارک کے وجود کے ساتھ۔

(مظاہر حق قدیم: ۲/ ۴۱۷)

وضاحت: أَفْحَجُ: (پھڈّا) اُس شخص کو کہتے ہیں جو چلتے وقت آڑے ترچھے پاؤں رکھے، یعنی قدم کے اگلے حصے کو قریب اور ایڑیوں کو دور رکھے، ایسا اس وجہ سے ہوگا کہ اس کی پنڈلیاں ترچھی ہوں گی۔

۱۰۳) ..... نیز حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اہل حبشہ کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑیں (یعنی ان سے تعرض نہ کرو جب تک وہ تم سے تعرض نہ کریں) کیونکہ کعبہ کا خزانہ ایک حبشی ہی نکالے گا، جس کی پنڈلیاں چھوٹی ہوں گی''۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

اور بخاری شریف کی شرح عمدۃ القاری میں ہے: قرطبی نے کہا: بعض حضرات

= حَجَرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (مشكاة المصابيح، ص: ۲۳۸، بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللهُ)

۱۰۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

(مشكاة المصابيح، ص: ۴۶۸، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ الْمَلَاحِمِ)

کا خیال ہے کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آئے گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قرآن کریم لوگوں کے سینوں اور کاغذوں سے اٹھالیا جائے گا، اور یہی بات صحیح ہے۔(۱)

۱۰۴) ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص (یعنی حضرت مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی۔

اور اس گھر (یعنی بیت اللہ) کی بے حرمتی نہیں کریں گے مگر اس کے متعلقین پھر جب وہ اس کی بے حرمتی کریں گے تو تم عربوں کی ہلاکت کے بارے میں نہ پوچھو (یعنی اس وقت عربوں کو بہت قتل کیا جائے گا)

پھر حبشی لوگ آئیں گے، اور اس گھر کو ایسا ویران کریں گے کہ اس کے بعد کبھی

---

(۱) وَقَالَ الْقُرْطُبِيُّ : وَ قِيْلَ :إِنَّ خَرَابَهُ يَكُوْنُ بَعْدَ رَفْعِ الْقُرْآنِ مِنَ الصُّدُوْرِ وَ الْمَصَاحِفِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ ،وَهُوَ الصَّحِيْحُ. (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ، كِتَابُ الْحَجِّ ،بَاب قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى ﴿جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ الخ ﴾)

۱۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ:يُبَايَعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ ، فَإِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِيءُ الْحَبَشَةُ فَتُخَرِّبُهُ خَرَابًا لَا يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا،وَ هُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهُ .هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. (المستدرك للحاكم: ۴ / ۴۵۲، كِتَابُ الْفِتَنِ وَ الْمَلَاحِمِ، مسند أحمد: ۱۵ / ۳۵ ، سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني رقم الحديث :۵۷۹)

آباد نہیں ہوگا، اور یہی حبشی لوگ اس کے خزانہ کو نکالیں گے"۔ یہ حدیث صحیح ہے، اور شیخین (بخاری اور مسلم) کی شرط پر ہے، اور انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔ یہ مستدرک حاکم کی روایت ہے اور مسند احمد میں بھی ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے بیت اللہ کے تعلق سے مختلف زمانوں میں پیش آنے والی تین باتیں بتائی ہیں:

پہلی بات یہ ہے کہ ایک شخص یعنی حضرت مہدی سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی، یہ بات دوسری حدیثوں سے بھی ثابت ہے۔

یہ بات چونکہ خوش کن ہے، اور اس میں بیت اللہ کی تعظیم ہے اس لیے اس کو پہلے ذکر کیا، اس کے بعد آپ نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں وہ افسوس ناک ہیں، اور ان میں بیت اللہ کی بے حرمتی ہے، اس لیے ان کو بعد میں ذکر کیا ہے۔

اور دوسری بات آپ نے یہ بتائی کہ بیت اللہ کی بے حرمتی اس کے متعلقین یعنی بیت اللہ کو قبلہ ماننے والے ہی کریں گے، چنانچہ مکہ میں کئی مرتبہ قتال واقع ہو چکا ہے۔ ان میں سب سے سنگین واقعہ وہ ہے: جو ۳۱۷ھ میں قرامطہ کی جانب سے رونما ہوا تھا، انہوں نے ترویہ کے دن یعنی ۸ / ذی الحجہ کو حاجیوں پر حملہ کر دیا تھا، اور اُن کی جان و مال کو حلال ٹھہرایا تھا، اس موقع پر قرامطہ نے مکہ شہر، اور اس کی مختلف گھاٹیوں، اور مسجد حرام اور صحن کعبہ میں بے شمار حاجیوں کو قتل کر دیا تھا، زمزم کا قبہ گرا دیا تھا، کعبہ کا دروازہ اُکھاڑ لیا اور اس کے غلاف کو نوچ ڈالا تھا، اور حجر اسود کو اُکھاڑ کر اپنے مُلک لے گئے تھے، اور بائیس (۲۲) سال تک ان کے پاس رہا، پھر واپس لایا گیا۔

قَرَامِطَۃُ: باطنیوں کا فرقہ ہے؛ جو حمدان قرمطہ نامی شخص کی جانب منسوب ہے، یہ کوفہ کا رہنے والا تھا، اس خبیث گروہ نے اپنی طویل رُسوا کن تاریخ میں بہت سے بدنما اور بدترین کارنامے انجام دیئے ہیں، ان میں سب سے سنگین مذکورہ بالا

واقعہ ہے، یہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے، لیکن حقیقت میں ملحد و مرتد تھے۔

اور تیسری بات آپ نے یہ بتائی کہ قیامت سے کچھ پہلے حبشی لوگ آئیں گے، اور کعبۃ اللہ کو ڈھادیں گے، اور اس کے مدفون خزانہ کو نکالیں گے، یہ بیت اللہ کی آخری بے حرمتی ہوگی، اس کے بعد کعبہ کبھی آباد نہیں ہوگا، اور حج موقوف ہو جائے گا، کیونکہ اس وقت دُنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہوگا صرف کافر ہوں گے۔

خطرناک آگ جو یمن سے نکلے گی

پہلے مسلم شریف کی حدیث (۷۴) گزری ہے جس میں قیامت کی دس بڑی نشانیوں کا ذکر ہے، اس میں ہے کہ ''سب سے آخر میں ایک آگ یمن سے نمودار ہوگی جو لوگوں کو سرزمین حشر (ملک شام) کی طرف ہانکے گی''۔ —— اور ایک روایت میں ہے کہ ''ایک آگ (یمن کے مشہور شہر) عدن کے نشیبی علاقہ سے نمودار ہوگی، جو لوگوں کو سرزمین حشر کی طرف ہانکے گی''۔ —— اور ایک روایت میں: ''دسویں نشانی کے بارے میں ہے کہ ایک ہوا ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی''۔ یہ سب مسلم شریف کی روایات ہیں۔

۱۰۵) ..... اور ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضر موت سے، یا فرمایا: حضر موت کے سمندر کی جانب سے قیامت سے پہلے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی''،

۱۰۵) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ. (جامع الترمذي، ۲ / ۴۴، أبواب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من قبل الحجاز)

صحابۂ کرامؓ نے پوچھا: ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم شام چلے جانا''۔

وضاحت: عدن: یمن میں جزیرۂ عرب کے جنوب میں ایک مشہور شہر ہے جو ''حضرموت'' کے علاقہ میں واقع ہے، جس کا آج کل نام ''بحرِ عربی'' ہے۔

(النہایۃ فی غریب الحدیث: ۳/ ۱۹۲)

☑ اس وضاحت سے تمام روایتوں میں تطبیق ہوجاتی ہے کہ قیامت کے قریب جو آگ نکلے گی وہ یمن کے مشہور شہر ''عدن'' کے نشیبی علاقہ یعنی سمندر کی جانب سے نکلے گی جو حضرموت کے علاقہ میں واقع ہے، اور اس آگ کے ساتھ ہوا بھی ہوگی جو پیچھے رہ جانے والوں کو اُٹھا کر سمندر میں پھینکے گی۔

۱۰۶) ..... نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو تین فرقوں اور گروہوں پر جمع کیا جائے گا، کچھ لوگوں کو اس حال

۱۰۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِيْنَ، رَاهِبِيْنَ، وَ اثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَ أَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَ عَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَ تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا، وَ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا، وَ تُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا، وَ تُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکاة المصابيح، ص: ۴۸۳، بَابُ الْحَشْرِ، الصحيح لمسلم: ۲/ ۳۸۴، كتاب الجنّة، باب في صفة يوم القيامة، صحيح البخاري: ۲/ ۹۶۵، كتاب الرّقاق، باب كيف الحشر؟)

نوٹ: مشکاۃ شریف میں جو روایت مذکور ہے وہ مسلم شریف کی ہے، اور بخاری شریف کی روایت میں ہے: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ الخ.

میں جمع کیا جائے گا کہ وہ رغبت کرنے والے، ڈرنے والے ہوں گے، (یعنی اپنے مُلک کے حالات سے خوف زدہ ہوکر مُلکِ شام کا رُخ کریں گے، کیونکہ اس وقت مُلکِ شام میں اور ملکوں کی بہ نسبت مال ودولت کی فراوانی اورامن وامان ہوگا، اس لیے لوگ مُلکِ شام کی طرف رغبت سے سفر کریں گے، یہ فرقہ سہولت کے ساتھ مُلکِ شام پہنچ جائے گا)

اور (دوسرا فرقہ اس وقت مُلکِ شام کا رُخ کرے گا جب سواریوں کی قلت ہوگی جس کی بناء پر) دو آدمی ایک اونٹ پر، اور تین آدمی ایک اونٹ پر، اور چار آدمی ایک اونٹ پر، اور دس آدمی ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوں گے۔

(اور تیسرا فرقہ اس وقت مُلکِ شام کی طرف بھاگے گا جب یمن سے آگ نمودار ہوگی، اوران کو کوچ کرنے پر مجبور کرے گی، جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے:) اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، آگ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی، جہاں لوگ قیلولہ کریں گے، اوران کے ساتھ رات گزارے گی جہاں لوگ رات گزاریں گے اور صبح کرے گی ان کے ساتھ جہاں لوگ صبح کریں گے، اور شام کرے گی ان کے ساتھ جہاں وہ شام کریں گے"۔ یہ بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔

حدیث کا مطلب: حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں اور علامہ قسطلانی نے ارشادالساری میں اس حدیث کا جو مطلب بیان کیا ہے وہ یہ ہے:

سورۂ واقعہ کی آیتوں میں جو تقسیم مذکور ہے ضروری نہیں کہ وہی تقسیم اس حدیث میں مذکور ہو، کیونکہ یہ حدیث فتنے سے نجات کے بارے میں وارد ہوئی ہے، لہٰذا جو شخص فرصت کو غنیمت سمجھے گا وہ اس وقت روانہ ہوگا جب سواری کی وسعت اور زادِ راہ میں آسانی ہوگی، اس کے آگے جو اَحوال ہوں گے ان کی طرف رغبت کرنے والا، اوراس کے پیچھے جو حالات ہوں گے ان سے ڈرنے والا ہوگا، اور یہ حدیث میں مذکور فرقوں میں سے پہلا فرقہ ہوگا، اوروہ راغبین وراہبین کا فرقہ ہے۔

اور دوسرا فرقہ وہ ہوگا جو سست ہوکر بیٹھا رہے گا یہاں تک کہ سواریوں کی قلت ہوجائے گی، اور سواریاں اس قدر کم ہوجائیں گی کہ لوگوں کی سواری کے لیے کافی نہیں ہوں گی، تو لوگ سواریوں میں شرکت اختیار کریں گے، اور باری باری سوار ہوں گے، چنانچہ آدمیوں میں سے دو یا تین ایک اونٹ پر سوار ہوں گے، اور یہ حدیث میں مذکور فرقوں میں سے دوسرا فرقہ ہوگا، یہ لوگ ایک اونٹ پر ایک ساتھ سوار ہوں گے، بایں وجہ کہ اللہ تعالیٰ اونٹ میں ان سب کو اُٹھانے کی قوت وطاقت پیدا فرمادیں گے، یا مُراد یہ ہے کہ لوگ باری باری سوار ہوں گے اس طرح کہ بعض سوار ہوں گے اور دوسرے بعض پیدل چلیں گے۔

رہا تیسرا فرقہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اپنے اس ارشاد میں وضاحت فرمائی ہے کہ "بقیہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی"۔ اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ وہ لوگ سواری حاصل کرنے سے عاجز ہوں گے، اور اس حدیث میں ان لوگوں کا حال بیان نہیں کیا گیا ہے کہ وہ پیدل چلیں گے، یا ان کو چہروں کے بَل گھسیٹا جائے گا، واللہ اعلم۔(۱)

(۱) وَ مَعْنَى الْحَدِيْثِ عَلَى مَا قَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ وَ تَبِعَهُ الْقَسْطَلَانِيُّ فِيْ الإِرْشَادِ : أَنَّ التَّقْسِيْمَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ آيَاتِ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ لَا يَسْتَلْزِمُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ التَّقْسِيْمُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ فَإِنَّ الْحَدِيْثَ قَدْ وَرَدَ عَلَى الْخَلَاصِ مِنَ الْفِتْنَةِ، فَمَنِ اغْتَنَمَ الْفُرْصَةَ سَارَ عَلَى فُسْحَةٍ مِنَ الظَّهْرِ وَ يُسْرَةٍ فِي الزَّادِ رَاغِبًا فِيْمَا يَسْتَقْبِلُهُ رَاهِبًا (مِمَّا) يَسْتَدْبِرُهُ ، وَ هٰؤُلَاءِ هُمُ الصِّنْفُ الأَوَّلُ فِي الْحَدِيْثِ ، وَ هُوَ قِسْمُ الرَّاغِبِيْنَ وَ الرَّاهِبِيْنَ . وَ الصِّنْفُ الثَّانِي: مَنْ تَقَاعَدَ وَ تَوَانَى حَتّٰى قَلَّ الظَّهْرُ وَ ضَاقَ عَنْ أَنْ يَسَعَهُمْ لِرُكُوْبِهِمْ فَاشْتَرَكُوْا وَ رَكِبُوْا عُقْبَةً ، فَرَكِبَ مِنْهُمْ اثْنَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيْرٍ ، وَ هٰؤُلَاءِ هُمْ =

مزید وضاحت: بخاری شریف اور مسلم شریف کی اس حدیث میں جس حشر کا ذکر ہے، اس سے کونسا حشر مراد ہے؟ اس میں علماء کی دو رائیں ہیں، بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ حشر مراد ہے جو قبروں سے اُٹھائے جانے کے بعد قیامت کے دن ہوگا، اور بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ حشر مراد ہے جس کا ذکر علاماتِ قیامت میں ہے، مشکاۃ شریف کے حاشیہ میں ہے: بخاری شریف کے شارح علامہ خطابی نے کہا: جس حشر کا اس حدیث میں ذکر ہے، وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے ہوگا، لوگوں کو (مرنے سے پہلے) زندہ ہونے کی حالت میں جمع کیا جائے گا شام کی طرف، رہا وہ حشر جو قبروں سے اُٹھائے جانے کے بعد ہوگا، وہ اس صورت کے خلاف ہوگا یعنی اونٹوں پر باری باری سوار ہونے کے خلاف ہوگا، وہ حشر حدیث میں مذکور طریقے پر ہوگا کہ لوگوں کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا اس حال میں کہ وہ ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہوں گے۔(۱)

= الصِّنْفُ الثَّانِي فِي الْحَدِيْثِ ،فَهٰؤُلَاءِ يَرْكَبُوْنَ عَلَى الْبَعِيْرِ الْوَاحِدِ أَمَّا جُمْلَةً بِأَنْ يَخْلُقَ اللهُ فِي الْبَعِيْرِ قُوَّةً يَقْوٰى بِهَا عَلٰى حَمْلِهِمْ ،أَوِ الْمُرَادُ أَنَّهُمْ يَرْكَبُوْنَ عُقْبَةً وَ مُنَاوَبَةً بِأَنْ يَرْكَبَ بَعْضٌ وَ يَمْشِي بَعْضٌ آخَرُ. وَ أَمَّا الصِّنْفُ الثَّالِثُ : فَعَبَّرَ عَنْهُ بِقَوْلِهٖ : وَ تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ. إِشَارَةً إِلٰى أَنَّهُمْ عَجِزُوْا عَنْ تَحْصِيْلِ مَا يَرْكَبُوْنَهٗ ،وَلَمْ يَقَعْ فِي الْحَدِيْثِ بَيَانُ حَالِهِمْ ،بَلْ يَحْتَمِلُ أَنَّهُمْ يَمْشُوْنَ ،أَوْ يُسْحَبُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَاللهُ أَعْلَمُ. (التّعليق الصّبيح على مشكاة المصابيح ،٦/٢٩٧،٢٩٨)

(۱) وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ : اَلْحَشْرُ الْمَذْكُوْرُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّمَا يَكُوْنُ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ، يُحْشَرُ النَّاسُ أَحْيَاءً إِلَى الشَّامِ، فَأَمَّا الْحَشْرُ بَعْدَ الْبَعْثِ مِنَ الْقُبُوْرِ ، فَإِنَّهٗ عَلٰى خِلَافِ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ مِنْ رُكُوْبِ الْإِبِلِ وَ الْمُعَاقَبَةِ عَلَيْهَا، وَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا وَرَدَ فِي =

اور مسلم شریف کے شارح امام نوویؒ اسی حدیث کی تشریح میں ارقام فرماتے ہیں:

علماء نے کہا ہے کہ یہ حشر دُنیا کے آخر میں قیامت سے کچھ پہلے یعنی صور پھونکے جانے سے کچھ پہلے ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، رات گزارے گی ان کے ساتھ اور قیلولہ کرے گی اور صبح کرے گی اور شام کرے گی ان کے ساتھ، اور یہ قیامت کی علامتوں میں سے آخری علامت ہے، جیسا کہ امام مسلم نے اس کے بعد قیامت کی نشانیوں میں ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب نشانیوں کے آخر میں ''عدن'' کے نشیبی علاقہ سے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو کوچ کرنے پر مجبور کرے گی''۔

اور ایک روایت میں ہے: ''جو لوگوں کو ہانکے گی ان کی سرزمین حشر کی طرف، اور تین طرائق سے تین فرقے مراد ہیں، اور اسی قبیل سے ہے جناتوں کے احوال سے خبردار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: ﴿كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا﴾ (سورۂ جن، آیت:۱۱): ''یعنی ہم مختلف خواہشوں والے فرقے تھے''۔(۱)

== الحَدِيثِ: أَنَّهُمْ يُبْعَثُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا.(مشكاة المصابيح ص: ۴۸۳، رقم الحاشية:۲. و مرقاة المفاتيح:۱۰/ ۲۵۰،بَابُ الحَشْرِ)

(۱) قَالَ الْعُلَمَاءُ: هٰذَا الحَشْرُ فِي آخِرِ الدُّنْيَا قُبَيْلَ الْقِيَامَةِ وَ قُبَيْلَ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ، بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''وَ تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيْتُ مَعَهُمْ وَ تَقِيْلُ وَ تُصْبِحُ وَ تُمْسِيْ'' وَ هٰذَا آخِرُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ كَمَا ذَكَرَ مُسْلِمٌ بَعْدَ هٰذَا فِي آيَاتِ السَّاعَةِ، قَالَ: وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ. وَفِي رِوَايَةٍ: ''تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ'' وَ الْمُرَادُ بِثَلَاثِ طَرَائِقَ: ثَلَاثُ فِرَقٍ. وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى إِخْبَارًا عَنِ الْجِنِّ: ==

قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

۱۰۷) ..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر''۔ اس کو مسلم شریف نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸) ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

= ﴿ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا﴾ أَيْ فِرَقًا مُخْتَلِفَةَ الْأَهْوَآءِ. (شرح النّووي مع الصّحيح لمسلم :٢/ ٣٨٢، كتاب الجنّة، باب فناء الدّنيا و بيان الحشر يوم القيامة)

۱۰۷) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة المصابيح، ص:٤٨٠، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ)

۱۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَ الْعُزّٰى . فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ ﴿ هُوَ الَّذِيْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا؟ قَالَ: إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، فَتُوُفِّيَ كُلُّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ، فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشكاة المصابيح، ص:٤٨١، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''رات اور دن ختم نہیں ہوں گے (یعنی قیامت برپا نہیں ہوگی) یہاں تک کہ لات وعُزّیٰ کی (دوبارہ) پوجا کی جائے گی''۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی: —— ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (سورۂ توبہ، آیت: ۳۳، اور سورۂ صف، آیت: ۹): ''وہی ہے جس نے اپنا رسول بھیجا سیدھی راہ کی سوجھ بوجھ اور سچا دین دے کر، تاکہ اس دین کو سب دینوں سے اوپر کرے، اور پڑے بُرا مانیں شرک کرنے والے''۔ —— تو میں یہ سمجھی تھی کہ یہ پیشین گوئی پوری ہوگی (اور اسلام قیامت تک جزیرۂ عرب اور اس کے گردونواح میں غالب رہے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایسا ہی ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوش گوار ہوا بھیجیں گے تو ہر وہ شخص مرجائے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا، صرف وہی شخص باقی رہے گا جس میں کوئی خیر نہیں ہوگی، تو باقی ماندہ لوگ اپنے باپ دادا کے دین (یعنی کفر و شرک) کی طرف لوٹ جائیں گے''۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: لات وعُزّیٰ دو (۲) بُت تھے جن کو مکّہ والے اور عرب اللہ تعالیٰ کا شریک وساجھی سمجھتے تھے، اور ان کی عبادت وپرستش کرتے تھے، فتح مکّہ کے بعد جب اسلام کا غلبہ ہوا تو تمام مشرکینِ عرب مسلمان ہوگئے، اور لات وعُزّیٰ کی عبادت وپرستش موقوف ہوگئی، اور ان شاء اللہ قربِ قیامت تک جزیرۂ عرب اور اس کے گردونواح میں بت پرستی نہیں ہوگی، قیامت سے کچھ پہلے جب یمن سے فرحت اَفزا ہوا چلے گی تو ہر صاحبِ ایمان کی روح قبض کرلے گی، اور جو لوگ باقی رہیں گے وہ دوبارہ لات وعُزّیٰ کی پرستش شروع کردیں گے۔

۱۰۹) .....اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوش گوار ہوا کے بعد صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، جو انتہائی شہوت پرست اور بڑے ظالم ہوں گے، وہ نہ نیکی کو اچھا سمجھیں گے، نہ بُرائی کو بُرا سمجھیں گے، پھر شیطان انسان کی شکل وصورت اختیار کر کے ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟! لوگ کہیں گے: تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ پھر شیطان ان کو بُت پرستی کا حکم دے گا (تو سب بُت پرستی شروع کردیں گے) اور اس حالت میں بھی ان کے رزق میں فراوانی ہوگی، اور ان کی زندگانی اچھی ہوگی''۔ یہ مسلم کی طویل روایت کا ایک حصہ ہے۔

دُنیا کب فنا ہوگی؟

پوری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں قیامت کی جتنی نشانیاں بیان کی گئی ہیں، وہ سب سچی پیشین گوئیاں ہیں، اور اپنے اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہوں گی، جب تمام نشانیاں ظاہر ہوجائیں گی، اور دُنیا میں کوئی اللہ، اللہ کہنے والا نہیں رہے گا تو دُنیا فنا ہوجائے گی، اور اللہ بزرگ و برتر کی ذات بابرکت باقی رہے گی۔

۱۱۰) .....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۱۰۹) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: .... فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ.

(مشکاۃ ص:۴۸۱، كِتَابُ الْفِتَنِ)

۱۱۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ==

فرمایا: ''قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین میں اللہ، اللہ کہنے والا کوئی نہیں ہوگا''۔ —— اور ایک روایت میں ہے کہ ''قیامت اُس شخص پر قائم نہیں ہوگی جو اللہ، اللہ کہتا ہوگا''۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور ارشادِ خداوندی ہے: ﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ﴾ (سورۂ رحمن، آیت: ۲۶، ۲۷): ''جو کوئی ہے زمین پر فنا ہونے والا ہے، اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو بُزرگی اور عظمت والی ہے''۔ الحمدللہ کتاب پوری ہوگئی۔

= وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللهُ اللهُ. وَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُوْلُ: اللهُ اللهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکاۃ المصابیح، ص: ۴۸۰، بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ)

آبِ حیات

یہ کتاب طالبانِ علوم نبوّت کے لیے نہایت قیمتی سوغات ہے، اس میں حضرت اقدس مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری دامت برکاتہم العالیہ (اُستاذِ حدیث وفقہ ومرتبِ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند) کے حالات زندگی کے علاوہ آبِ حیات یعنی مسلکِ دارالعلوم دیوبند کی نہایت جامع وضاحت ہے، جس کو اختیار کر کے آپ اپنی زندگی کو زندۂ جاوید بنا سکتے ہیں۔

نیز اس کتاب میں حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری کے اساتذۂ کرام اور مشائخ عظام (حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رام پوریؒ، حضرت مولانا شیخ محمد زکریا صاحب سہارن پوریؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبندیؒ، حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہیؒ، حضرت مولانا محمد رضا صاحب اجمیریؒ اور حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری زید مجدہ وغیرہم) کا ذکر خیر اور موصوف کی تصانیف وتعلیقات اور اصلاحات کا مفصّل تعارف ہے، اور طالبانِ علوم نبوت کے لیے نہایت قیمتی نصائح اور سبق آموز واقعات ہیں، ان کے علاوہ اس کتاب میں کچھ نادر باتیں ہیں جن کو دیکھنے کے بعد آپ کی خوشی دوبالا ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ العزیز


آبِ حیات
تین نادر سبق
آداب نکاح وطلاق
اصلاحِ معاشرہ
تہذیب الاصول
آسان اصولِ تفسیر
حکایاتِ صحابہ
صحابہ کرام کی پاکیزہ زندگی
سبق آموز منتخب مکالمے
تاریخ ہند
تاریخ الاسلام
سیرت خاتم الانبیاء
رسول اللہ کی سنتیں